عمران سیریز

پلاٹینیم جوبلی نمبر

# کاروانِ دہشت



مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

پانچ ٹیم ہوئی نمبر

# کاروانِ دہشت

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز

پاک گیٹ
ملتان

# چند باتیں

محترم قارئین!

پیش خدمت ہے [illegible] آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دونوں عمران کے منصوبے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مگر جب عمران کو ان ترتیب کے [illegible] کا علم ہوتا ہے تو وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

[illegible]

ناشران ---- اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
پرنٹر ------- محمد یونس
مطبع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ----- 50/- روپے

. روشنی نے گھر آتے ہی اس واسطے تیز رفتاری سے ذہن پر چھینٹے ڈال کر بجلی میں
اپنی نظر پر قبضہ ہو جاتی ہے کسی طرح ایک رنگ برنگی اور جان لیوا جنگ
کا آغاز ہوتا ہے۔ جس کا ... ایک جنگ کے دور میں وہ حل ہوا ہے اور ہر طرف
تباہی ہی تباہی پھیل جاتی ہے۔ انسان کی حرکت سے پھر مقابلہ ہوتا ہے
ایسا ہوتا ہے کہ گولیاں اور ان کے ساتھی گولیوں کی بارش میں نہا جاتے ہیں۔
جو آس میں وہ مارے گئے تھے ان کے نام بھی ہیں۔ ہر شخص ایک جگہ کی طرف
جا رہا ہے اور پیچھے گولیاں۔ بدن کے ترجمان کا ادراک اور نفس میں
اس نے ہر جگہ انسانی لاشیں۔ وہ خود اپنی ماں کے آنسو جب کے عمران کی داستان
ذہن کا دامن ہر جگہ اسے ستاتا چلا جا رہا ہے۔ ایک ایسے دن کی رات میں گنہ گار
معصوم شہر اپنے کے تحفظ کے لیے ایک ... والد نے عمران کے سر پر ہاتھ رکھ کر
چلے۔ نہ سخت ہیں۔ رات کے ... اچھے وقت پر ... کے ... دیتے تھے۔ وہ عمران
سکھی ... ہوتے ہیں۔ بچے ہوتے تو ایک دوسرے کے درمیان محبت کا ... 
کرتے رہتے لیکن وہ اپنی دہشت سے دیکھ کر ... گھرا لیا۔ ... سے کرتا
کا دل ایک اسلام عمران تھا اور اس کے ساتھی وہ لوگ تھے جو صرف جان لیتا
تھے۔ جن کا ... دینا ہی جانتے تھے۔ ... موت کو ... آنکھیں
سے عمران کا منصوبہ دشمنوں کو ... کر ... کے ... دبا لیتا ہے
تو گھر ... کیا ... کے ... سامنے ... نکلنے ... باہر
کی ... ہے۔ ... آئندہ ... لکھ ... جانتے ہیں
... ہر طرف ایک ... بنا ... کر کے
... کی ... ہے۔ ... فرض ... ہے۔
دانشاد ... خاطر کلیم زمہ ہے

عمران صوفے پر آرام سے بیٹھا ... اخبار کے مطالعہ
میں مصروف تھا۔ اس کے چہرے پر ... تھا اور آنکھوں میں ایک ... گہری
سنجیدگی ... دیکھ رہی تھی ... ایک سادہ دل ... ہوا تھا۔
ایک طویل ... وہ ... سے ... آنسو ... لیا
... سے ... دیکھا ... اخبار ... جاتا۔
... اخبار ... آنسو ... میں مصروف ہو جاتا۔ اور
ایک ... کو ... ہو جاتا۔
... ہے ... کر ... بھر
ہے ... وہ ... کر ... کی ...
... کر ... اصل میں تھا۔
- ... کا ... تھے ... ہے
... عمران نے ... سے رومال اٹھایا اور ... دی

سوال سر دیا گیا اور بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر تو مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ اخبار ہے ـــــ مگر آپ کے کیس کی رپورٹ خوبصورت ہو رہی ہے۔ مجھے کیا کرنا ہوگا" ـــــ سلیمان کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہوگیا۔

"میں تو معمول کی بات کر رہا ہوں۔ صرف رابطے کی کوشش کر رہا ہوں ـــــ یہ دنیا کا عجیب اور سب سے بیہودہ رواج ہے ـــــ اور تم جانتے ہو کہ کیا اخبار میں تبصرہ کر رہے ہیں ـــــ اور اب تو یہ بات زیادہ ہوگئی ہے۔ ہم جو اخبار پڑھتے ہوتے ہیں ـــــ آپ سے بڑا کوئی ـــــ کچھ زور نہیں۔ کوئی بات جو آپ کو لگتی ہو" ـــــ عمران نے سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"آپ دیکھتے رہیے اسی طرح ہوتی رہے گی ـــــ لیکن مجھے بہت خوبصورت لگتی ہے ـــــ اور میں ایسے کھیل میں خوبصورت کر رہا ہوں" ـــــ سلیمان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر جھک کر اخبار اٹھایا اور اسے ایک طرف رکھتے ہوئے میز پر اچھال دیا۔

"اپنے گھر میں ـــــ اسے اپنا اخبار کرو ـــــ یہ گھر سوپر فیاض کا ہے ـــــ اگر اس نے دیکھ لیا تو بغیر کچھ کہے گردن سے پکڑ کر باہر نکال دے گا" ـــــ عمران نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"بے شک ـــــ جب آپ کو باہر نکال دے گا ـــــ اب وہ زمانے گئے ـــــ جب سوپر فیاض آپ کو گردن سے پکڑ لیتا تھا ـــــ اب تو آپ اسے باہر نکال دیتے ہیں" ـــــ سلیمان نے چائے کی پیالی میز پر رکھتے ہوئے بے پروائی سے کہا۔

"تو کیا تم اسے ـــــ" عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے



ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ بہت بڑا ہوتا ہے ـــــ دنیا کے سات عجوبوں میں ہے ـــــ اور آپ بھی آج کل جیسی دنیا میں رہ رہے ہیں ـــــ سلیمان نے کندھے اچکاتے ہوئے میز پر رکھا ـــــ سلیمان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات ہے ـــــ کیا کسی نے بھی اس کا اعتبار کیا ہے ـــــ میں تو سمجھتا ہوں" ـــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ اسے کیا سمجھتے ہیں ـــــ جو شخص ـــــ آپ جیسے کام کرتے ہیں ـــــ وہی آپ جیسے سمجھتے ہیں ـــــ آپ کو ایسے ہی اپنی بات پر ضد کرنی ہے ـــــ میں تو خود بھی ان کا پیچھا کر رہا ہوں" ـــــ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ سب کچھ اور بات ہے ـــــ غضب خدا کا ـــــ میں تو سوپر فیاض نے تیار کیا ہے ـــــ کچھ میں پانچ سو روپے ہیں ـــــ اب تو صرف جاننا ہے ـــــ عمران نے کہا ـــــ جیسے اس کا چہرہ غصے کی شدت سے پیلا پڑ گیا تھا۔

"کیا یہ ایسے ہی ہے ـــــ یہ سب کچھ نہیں کیا ـــــ اس نے آپ کو سب کچھ بتا دیا ہے ـــــ میں کیا کروں ـــــ یہ سب آپ کی جاسوسی کا کام ہے"

رہتے ہیں ۔۔۔ اب کیا تنخواہ کا مطالبہ کروں ۔۔۔ اور آپ اتنا کچھ بھی کیوں نہ دیتا"۔ سلیمان نے عمران سے بھی زیادہ ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"تنخواہ! ۔۔۔ ارے باپ رے ۔۔۔ میری تو ہوش کی امانت ہو گئی ۔۔۔ کھر چھوڑ دو ۔۔۔ اٹھا کر اپنے ذہن سے نکال دو ۔۔۔ سلیمان بھائی! تم تو ایسا کہہ رہے ہو ۔۔۔ تم نے کیا تنخواہ مانگنا ہے ۔۔۔ ہاں اگر کبھی تم پانچ سو روپے خرچ کرو تو یہ خوشخبری دے دو ۔۔۔ انشاءاللہ اعلان کر دے گا ۔۔۔" عمران بیگم رضیہ کے دیے ہوئے ..... اس کے پاس سے اپنے لیے ایک قالین کی دو گز تھی۔

"میرے بستر سے ایسا پیارا کیا ہو۔ عادی نہیں جناب صاحب ۔۔۔ الحمد اللہ آپ ہی کا دیا ہے ۔۔۔ کیا کر رکھا ہے ۔۔۔ اور ہاں اب لوگ دفتر بن گیا ہے ۔۔۔ ایک کمرے کا دفتر ۔۔۔ میں نے یہاں دفتر بنا کر بیٹھ کر آپ کو جیب خرچ کی ضرورت نہیں ۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے کسی دن انگریز نما ایجنٹ پکڑ لے ۔۔۔" سلیمان نے پہلے سے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"انگریزی ہوشی پڑ جائے گی" ... عمران نے چونکتے ہوئے اپنی جیب سے نکال کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے! ۔۔۔ میں تو تمہیں ابھی اپنی انگریزی بولی پڑ گئی ہے ۔۔۔ کاش آپ کچھ پڑھ گئے ہوتے ۔۔۔ تو مجھے سب کچھ آپ کو سمجھانے میں اتنا وقت نہ لگتا" سلیمان نے بڑے اطمینان سے کہا۔



"اس نے ایک پلیٹ اٹھا کر دوسری طرف رکھ دی۔ یہاں سو کا نوٹ کا ایک جس پر دستخط ہے ۔۔۔ جو آپ باہر بیٹھا کر دن کے ہر روز ادا کرتا ہوں ۔۔۔" عمران نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"ہم ۔۔۔ چھوڑو تم نے عمران کی بات ۔۔۔ اللہ کا شکر ہے ۔۔۔ کوئی اور بات کرو ۔۔۔ اب کان کھول کر سن لو ابھی ذرا صرف کرکے سن لیجئے ۔۔۔ اب یہ دفتر اس طرح اپنی الیوسی ایشن کو مرکزی دفتر ہے ۔۔۔ اور یہ ہمیں ضرورت آپ سلیمان بھائی ایسوسی ایشن کا صدر ہوں" ۔۔۔ سلیمان نے کاندھے پر پڑی ہوئی رومال کھینچ کر اس کی سلوٹیں درست کرتے ہوئے جواب دیا۔

"ماشاءاللہ ۔۔۔ ماشاءاللہ ۔۔۔ تم کس کو کہتے ہیں ۔۔۔ الحمد نہیں آل ورلڈ بٹلرز ایسوسی ایشن کا صدر بنا ہے ۔۔۔ میری تو بہت بڑی دعا ہے" ۔۔۔ عمران نے چائے کی پیالی میز پر رکھ کر سلیمان کو دعا دیتے ہوئے کہا۔

"آمین ۔۔۔ شکریہ ۔۔۔ کیا آپ کو پتہ ہے ۔۔۔ یہ کیا ہے" ۔۔۔ سلیمان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"آپ تو بعد میں بتائیں گے ۔۔۔ یہی تو تمہیں بتا رہا ہوں سلیمان ۔۔۔ یہ تو بڑی نوکری ہوتی ہے" ۔۔۔ عمران نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ۔۔۔ یہ کیسی ایسوسی ایشن ہے ۔۔۔ لیکن یہ کس کے لیے ہے ۔۔۔ الحمد ہم ۔۔۔ یا ۔۔۔ الکوب کے گھر میں" ۔۔۔ سلیمان نے ٹرالی واپس دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"جو آپ نے سمجھا ہے یہ نہیں ہے ۔۔۔ جو اپنی ہی طرح کام کرتا ہے"

تب جا کر بیچارے کی نوکری چلتی ہے ۔۔۔ اور وہ بھی قسمت والے کو ۔۔۔ ورنہ تمام عمر چپڑاسی ہی رہ کر ریٹائر ہو جاتے ہیں ۔۔۔۔ عمران نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ سلیمان کوئی جواب دیتا ۔۔۔ اچانک قریب ہی پڑا ہوا ٹیلیفون گھنٹی بج اٹھی۔ سلیمان چونکہ میز کے قریب تھا اس لئے اس نے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔ عزت مآب سلیمان پاشا ۔۔۔ سعد آل ارالف ابن العربی الخ ۔۔۔ اسپیکنگ" ۔۔۔ سلیمان نے بڑے فخریہ انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو ۔۔۔ عمران کہاں ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"س ۔۔ سس ۔۔ سر ۔۔۔ سلام سر ۔۔۔ جی ابھی دیتا ہوں" ۔۔۔ سلیمان سر سلطان کی دھاڑ سن کر یکلخت بوکھلا گیا۔

"حضور ۔۔۔ ادھر ۔۔۔ آئندہ میرے ساتھ کبھی کوئی بکواس کی تو گولی مار دوں گا ۔۔۔ سمجھے" ۔۔۔ سر سلطان کا غصہ ابھی تک عروج پر تھا۔

"جج ۔۔ جی ۔۔ ہاں ۔۔ سمجھ گیا" ۔۔۔ سلیمان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور ریسیور تیزی سے عمران کے ہاتھ میں پکڑا کر تیر کی طرح کمرے سے بھاگ نکلا جیسے سر سلطان ریسیور کے اندر سے گولی مار دیں گے۔

"آپ ۔۔۔ مادام ایجنسی کے ... سے بول رہا ہوں ۔۔۔ فرمائیے کیا حکم ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔



"پھر وہ کیا کروں ۔۔۔ کیا تم کبھی سنجیدہ بھی ہو سکتے ہو" ۔۔۔ سر سلطان کا غصہ اور بڑھ گیا۔

"جناب ۔۔۔ کمال ہے ۔۔۔ کیا سنجیدہ ہونے ۔۔۔ ظاہر ہے کیا ۔۔۔ مطلب ۔۔۔ کیونکہ ہم نہیں کر سکتے ۔۔۔ بیوی ہے ۔۔۔ باقاعدہ ۔۔۔ ہیں" ۔۔۔ عمران نے ۔۔۔ شروع کر دیئے۔

"سنو ۔۔۔ میرے پاس تمہاری بکواس سننے کا وقت نہیں ہے ۔۔ صدر مملکت تمہارے فلیٹ پر پہنچنے والے ہیں ۔۔۔ ان کے استقبال کے لئے تیار ہو جاؤ" ۔۔۔ سر سلطان نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب ۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔ ایک صدر تو پہلے ہی موجود ہے ۔۔۔ دوسرا صدر کہاں سے آ جائے گا" ۔۔۔ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ایک صدر ۔ کیا مطلب" ۔۔۔ سر سلطان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہی عزت مآب ۔۔۔ ایسوسی ایشن کا صدر عزت مآب سلیمان پاشا" ۔۔۔ عمران نے صدر کا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں ۔۔۔ صدر مملکت کے استقبال کے لئے تیار ہو جاؤ ۔۔۔ وہ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے تک تمہارے فلیٹ پر پہنچ جائیں گے ۔۔۔ اور سنو ۔۔۔ ان کے سامنے کوئی بکواس مت کرنا ۔۔۔ سنجیدہ رہنا" ۔۔۔ سر سلطان کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"کیا آپ ۔۔۔ سچ کہہ رہے ہیں ۔۔۔" ۔۔۔ عمران کا ۔۔۔ اب

کہاں صدرِ مملکت ـــــ انسان کی سمجھ میں [illegible] نہیں آ [illegible]

صدر صاحب حیرت زدہ تھے [illegible] ـــــ عمران نے ان کی آنکھوں میں [illegible] کہ [illegible] اس بات کا تو وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ [illegible] کے خلاف یہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

[illegible] ـــــ مسٹر! ـــــ ابھی تک [illegible] صدر مملکت نے [illegible] ـــــ [illegible] ـــــ [illegible]

[illegible] ـــــ [illegible] ـــــ [illegible] کیا [illegible] ـــــ [illegible] ان سے [illegible] ـــــ [illegible] ان کے [illegible] ـــــ [illegible] ـــــ [illegible]

[illegible] ـــــ [illegible] کا ارادہ [illegible]

[illegible] ـــــ [illegible] جاتے ہیں۔

[illegible] ـــــ [illegible] ـــــ [illegible] ـــــ [illegible] یہاں رکھا ہے [illegible] ـــــ [illegible] آنکھیں [illegible] ـــــ

[illegible] سمجھ رہی ہوگا۔

[illegible] ـــــ اب تم [illegible] ـــــ صدرِ مملکت [illegible]



[illegible] ـــــ بادشاہ [illegible] سر سلطان نے [illegible] کے ساتھ ہی [illegible] چلے جاتے ہیں۔

عمران نے [illegible] سے [illegible] اور سر سلطان کی آواز سنائی دی [illegible]

"کیا بات ہے عمران! ـــــ کیوں گڑبڑ کر رہے ہو ـــــ [illegible] ـــــ [illegible] مجھے آپ کے جانے میں کوئی [illegible] ـــــ [illegible] ـــــ سلیمان نے [illegible]

[illegible] ـــــ [illegible] ـــــ سلیمان [illegible] والے ہیں" ـــــ عمران نے [illegible] سے [illegible] ہوتے ہوئے کہا۔

[illegible] کے ساتھ [illegible] ـــــ [illegible] ـــــ [illegible] اگر آپ [illegible] ـــــ سلیمان نے آنکھیں [illegible] ہوئے کہا۔

"[illegible] کرو ـــــ جلدی سے [illegible] ـــــ [illegible] ـــــ صدرِ مملکت [illegible] ـــــ [illegible] ـــــ عمران نے [illegible]

"ہم ـــــ [illegible] ـــــ اور صدرِ مملکت ـــــ [illegible]۔"

صاحب! ــــ گاڑیاں آ چکی تھیں۔ تو آپ یہ وہاں کی [illegible] مرغی کو ذبح [illegible]
[illegible] سالن میں [illegible] ہے ـــــ اور مجھے [illegible]
ہونے والا ہے ـــــ [illegible] ـــــ اب [illegible]
الو! ـــــ [illegible]
[illegible] ـــــ [illegible] کے قریب [illegible]
نادر نمونہ ہے۔

اب بتاؤ! ـــــ [illegible] ـــــ میں
گھبرا رہا ہوں ـــ میں [illegible]
کر رہی تھی ـــ [illegible] ـــــ [illegible]
ان کے [illegible] عمران نے [illegible]
لہجے میں [illegible] جواب دے رہے تھے۔

سلیمان [illegible] عمران کا [illegible]
عمران [illegible]
[illegible]
[illegible] ـــــ [illegible]
باہر نکل گیا۔

سلیمان نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



اس [illegible] لانڈری کو ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سلیمان نے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
انکا [illegible]

سلیمان [illegible]
[illegible] مصروف ہو گیا۔

[illegible]
[illegible]

[illegible] ـــــ [illegible]
[illegible]
[illegible] ـــــ [illegible]
[illegible]

[illegible] ـــــ سلیمان
[illegible]

"[illegible] ۔۔۔ لیکن چچا [illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
بڑے شائستہ لہجے میں کہا۔

"[illegible] ۔۔۔ مجھ سے [illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] دیا گیا۔

"اچھا بابا جی ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible]



[illegible]

اپنے کمرے کے باہر، ان کا انتظار کرتے ہوئے موجود تھے۔

جس شخص کا انتظار کیا جا رہا تھا وہ دوسرے ہی لمحے پہنچ گیا تھا۔ وہ ہسپتال سپرنٹنڈنٹ کا اعلیٰ عہدے دار۔

جنٹلمین! اس نے دروازہ کھول کر اندر جھانکتے ہوئے کہا اور ان سب کو اندر لے گیا۔ سب آدمی اندر داخل ہوئے۔ کمرے میں سب آدمیوں کے لیے ایک منظر دیکھا، وہ حیرت زدہ رہ گئے۔ کیونکہ کمرے میں سے کسی نے ان کے استقبال کے لیے کھڑا ہونے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی تھی کیونکہ ان کی حیثیت بھی ہسپتال کے عملے کی سی تھی۔

آگے بڑھ کر اس نے تعارف کرانا شروع کیا اور ان کے لیے بیٹھنے کے لیے کرسیاں پیش کیں۔ ان کے چہرے پر عجیب سا تاثر تھا۔ انہوں نے بڑی احتیاط سے ان کی طرف دیکھا اور پھر اپنا تعارف کرایا۔

اب آپ ان سے بات چیت کر سکتے ہیں — میں تو چلتا ہوں — آپ ان سے بات چیت کر لیں۔

جنٹلمین! یہ سب ایک ہی جگہ بیٹھے ہیں — آپ ان سب سے پہلے تعارف کرا دیجئے — شاکر بھی آپ کے ساتھ ہے۔

جی جناب — جو آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں — شیطان صورت آدمی نے بڑی سنجیدگی سے پیش کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے — سب سے پہلے میں اپنا تعارف کرا دوں — میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ڈائریکٹر جنرل ہوں — اور میرے ساتھ ایک اور صاحب ہیں۔ میرا نام ایکسٹو ہے۔

اب آپ اپنا اپنا تعارف کرائیں — ہمیں اپنا تعارف



کرانے کے لیے جھکا۔

میرا نام شاگل ہے — میں کافرستان کی سیکرٹ سروس کا سربراہ ہوں — میرے ساتھ میرے نائب ہیں۔

مجھے دلیپ سنگھ کہتے ہیں — میں کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کا سربراہ ہوں — اور میرے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان کا نام ہے۔

میرا نام کرنل ہے — میں کافرستان کی سپیشل ایجنسی کا سربراہ ہوں۔

میرا نام — میں کافرستان کی سپیشل سکیورٹی فورس کا سربراہ ہوں — پاس بیٹھے ہوئے نے کہا۔

مجھے آرام کہتے ہیں — میں حکومت کافرستان کی ایجنسی کا سربراہ ہوں — میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

مجھے کہتے ہیں — میں سرکاری طور پر — آرام سے کہا۔

میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں — میرے لیے بیٹھے ہوئے ایک صاحب بھی ہیں۔

آدمی نے اپنی قدامت کو پالیا۔

"میرا کیا مطلب ہے تم سمجھ گئے — [illegible]
آواز نکالتا ہوں — اور میرا کوئی نام بتانا ہے" — [illegible]
بیٹھے ہیں۔ [illegible]
گیا [illegible] سب لوگوں کا تعارف مکمل ہو گیا۔

"ساتھیو! — آپ اس سرنگ میں ایک دوسرے سے متعارف ہو گئے — [illegible]
آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ [illegible] آج کی رات یہاں اکٹھے ہونے [illegible]
[illegible] کا مقصد معلوم نہیں ہے۔ [illegible]
[illegible] بتاتا ہوں — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] ہے — [illegible]
[illegible] ہے — لیکن [illegible]
[illegible] جاتا ہے — اس فلسفے کے [illegible]
[illegible] — اور اب [illegible]
[illegible] کر دی گئی ہیں — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] ہے — [illegible]



لیکن [illegible] مجبور ہے — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — اس طرح
[illegible] اور جانے سے پہلے
[illegible]
[illegible] — [illegible] کوئی بات بھی نہیں — وہ
[illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — اور سب
[illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible]

ڈر رہے ہیں ـــ اور ان کے [illegible] حکومت [illegible]

[illegible] کہ وہ حکومت [illegible] ہماری [illegible]

[illegible] ـــ ہم نے [illegible] کہا۔

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] کے خلاف [illegible]

[illegible] ـــ اور [illegible]

[illegible]

[illegible] ـــ اور [illegible] ـــ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

• [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible] ـــ [illegible] کر دیا جائے ۔ چنانچہ [illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] ـــ اور [illegible]

[illegible] ـــ اور [illegible]

[illegible]

ایک [illegible] ـــ اب [illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] ـــ اور [illegible]

[illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مار دیا جائے ۔۔۔ جن سے زمین پانی چھوڑ دے، جن سے جنگلوں میں آگ لگ جائے
ان علاقوں کا پانی بھی جو کھیتوں میں لگتا ہے ۔۔۔ اور پھر سمندر کا
ہے۔ اس کے بعد کیمیکل کا اثر بہت جلد ہونا شروع ہو جائے
گا دریاؤں سے زیادہ ایک سال میں پانی کا ہر ذخیرہ زہریلا ہو جائے
جائے گا ۔۔۔ اور ایک وقت آئے گا کہ پورا ملک بنجر ہو جائے گا
ہو جائے گا ۔۔۔ لیکن ہم ہی ایسا کیوں کریں ان کا
مسئلہ کیا ہے ۔۔۔ اور پھر کیمیکل والا
پاکستان میں زیادہ ہے کہ جس سے ان کی موت
جائے گی ۔۔۔ اس کی کاٹ بھی ہر وقت تیار ہے اسرائیل یا کافر
لئے تو ان کو وطن کی ضرورت ہو گی ۔۔۔ اس ملک کی ایک بات ہے
اس کا جواب تو یہ ہے کہ دنیا میں ہم ایک معمولی سی بات کر رہا ہوں
جب کہ مسلمانوں کا وجود ختم ہو جائے گا اور پھر سب کچھ
اور آگے نہ جانے کیا ہو جائے۔

یہ سوال بہت ہی معقول ہے ۔۔۔ لیکن انتہائی خوفناک ہے ۔۔۔
بیکن نے کہا۔ اور پھر وضاحت طلب نظروں سے ۔۔۔ کیا آپ ایسا کر
سکتے ہیں کہ اس کے اثرات آپ کو نظر آئیں ۔۔۔ جو کیمیکل
استعمال ہو گا ۔۔۔ دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان
والے بہت ہوشیار ہیں ۔۔۔ وہ کیمیکل کی موجودگی کا پتہ
چلا لیں گے ۔۔۔ اس کو کیسے روکا جا سکتا ہے ۔۔۔ اور آخر
کار ہمیں اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ کیمیکل کیسے ملایا جائے گا۔
یہ بات واقعی بہت اہم ہے ۔۔۔ ۔۔۔ جیکب نے کہا۔



خوفناک تجویز پر تنقید کرتے ہوئے کہا۔
آپ کی پہلی بات کا جواب یہ ہے کہ ہم ایسا کیمیکل تیار کر چکے ہیں
جو پانی میں ملنے کے بعد اس کا رنگ ۔۔۔ اور اس کے استعمال
کے بعد انسانی جسم پر اثر ظاہر ہو جائے ۔۔۔ اس
کے تجربات بھی کئے جا چکے ہیں ۔۔۔ دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ
ہم نے اس کیمیکل کو ایک بہت بڑا اور خفیہ راز رکھا ہے۔
جہاں تک اس کے استعمال کا تعلق ہے ۔۔۔ یہ تو
ہے کہ ایک سال کے اندر ان کی تمام پیداوار اس مشن کیلئے استعمال کی جائے گی
خوبصورت کامیابی ہو گی اور پاکستان کے تمام دریاؤں کے پانی میں
یہ محلول ملایا جائے گا ۔۔۔ اس کے بعد ان دریاؤں
میں جو کچھ بھی ہے ۔۔۔ ان کی حالت خراب ہو جائے گی ۔۔۔ اور جہاں تک
ایک دریا کا تعلق ہے ۔۔۔ بھارت سے آنے والے دریا
آ جاتے ہیں ۔۔۔ اسی طرح اس کیمیکل کو دریا میں آلودہ کیا جا سکتا ہے۔
انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ کی تجویز منظور کر لی گئی ہے ۔۔۔ اسے
ہی ہمیں اس کام کے لئے تمام اقدامات کرنے ہوں گے
کہ یہ کام ہو گا ۔۔۔ جیکب نے کہا
اور اس کے بعد میٹنگ ختم ہو گئی۔
سامنے کے لئے بہت بڑا ۔۔۔ دے دیا ہو۔
یہ ہے ہماری تجویز ۔۔۔ سامنے آئیں

[illegible] — [illegible]

[illegible] ہو گیا۔

[illegible] — یہ بہت اچھا [illegible] ہے — ٹھیک ہے [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible] — اب [illegible]

[illegible] — ؟ [illegible]

[illegible] — [illegible] — اور [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] کیا۔



[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]

جواب دیا۔

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

۔ یہ تو بھائی کی تجویز تھی یا تجزیہ درست ہے ــــ لیکن اس بات کی [illegible] کہ پاکستانی سیکرٹ سروس [illegible] ہے ــــ سرسلطان کے [illegible] کی حکومت میں آ جاتے ہیں۔ [illegible] [illegible] ــــ عمران نے جواب دیا۔

۔ آپ [illegible] سیکرٹ سروس کو [illegible] ہیں ــــ [illegible] [illegible] ــــ [illegible] کام کرتے رہیں ــ [illegible] نے [illegible] کہا۔

۔ اور سنو ــ ٹھیک ہے ــ [illegible] اور سیکرٹ سروس [illegible] درست ہے ــ [illegible] ــــ [illegible] [illegible] ــــ [illegible] [illegible] اور [illegible] چلے گئے۔

عمران [illegible] کرسی سے [illegible] [illegible] آواز [illegible] [illegible] اٹھی۔

عمران [illegible] کی طرف [illegible] [illegible]

آپ کا [illegible] ہے ــ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] آپ [illegible] ــــ [illegible] [illegible]

لئے ان سے زیادہ شک کرنا مناسب نہ سمجھا۔

"سر، کلک بھیجئے نا یہیں موجود ہیں ——— وہ اس فلیٹ میں آ جائے [illegible]"

"تو ——— آپ ایسی ترکیب کیجئے کہ اگر میں تلاشی کو چیک کر سکوں؟"

آنے والے کا لہجہ پر سکون تھا۔

"آپ کی [illegible] سے موجود ہے ——— کبھی مشغول تھے یہیں آپ ——— جو [illegible]"

کا لہجہ یکا یک سخت ہو گیا۔

"کیا مطلب ——— آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ——— ؟" [illegible]

نے حیرت سے پوچھا۔

"اس لئے کہ حالات سے ہم ایسا [illegible] کیس [illegible] ہے کہ کسی [illegible]

کر کے کسی کے لئے [illegible] ——— اس لئے [illegible]

[illegible] ——— پھر چلے گئے کہ معزز افراد کی [illegible] اور

موجودگی میں [illegible] چیک کیجئے ——— اور [illegible] کا [illegible]

[illegible] ——— تو [illegible] کہ میرے [illegible] سے [illegible]

ہے۔ [illegible] ——— [illegible]

[illegible] دروازہ بند کر دیا۔

"ارے [illegible] ——— [illegible] ہوں ——— [illegible]

کرو ——— [illegible] ——— دروازے کی [illegible]

[illegible] نے [illegible] میں کہا۔

"[illegible] ——— [illegible] ایسا [illegible] آپ

[illegible] ——— عمران نے

[illegible] جواب دیا اور [illegible] میں [illegible] گیا۔



جا رہی قدموں کی آواز [illegible] بعد [illegible] دن [illegible] سکے

جو [illegible] رنگ گئی۔ وہ اطمینان سے [illegible] لگا۔

[illegible] آئے [illegible] اعتنی ——— عمران

سے [illegible] دروازہ کھولا۔

"[illegible] ——— عمران [illegible]

[illegible] کئے [illegible]

"[illegible] معافی چاہتا ہوں ——— [illegible] صاحب نے [illegible]

[illegible] ——— [illegible] آپ کی [illegible]

[illegible] ——— [illegible] میں [illegible]

[illegible] کرو [illegible] ہے [illegible]

[illegible] بارے۔

"اوہ ——— اچھا [illegible] ——— [illegible]

[illegible] ——— عمران نے [illegible] جیب میں ہاتھ ڈال

[illegible] نکالی اور [illegible] کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے ——— [illegible] ہوں ——— [illegible]

[illegible] ——— [illegible] صاحب سے [illegible] قبول [illegible]

[illegible] ——— عمران [illegible] تھا۔

[illegible] ——— کیا آپ [illegible] ——— [illegible]

[illegible] کی طرف [illegible] تھا۔

"[illegible] آپ [illegible] ——— [illegible] ہے ——— [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

ہے چہرے کی آہستہ جوانی جیسی ہے — "ڈیئرل فرینڈ" — [illegible]
[illegible] گرد کا ایک [illegible] بڑا [illegible]
[illegible] ایک حصے سے [illegible] واپس [illegible]
[illegible]

"اں ہے۔ [illegible] بھی ہیں" — "کیا [illegible]"

ہے" — عمران نے [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible] اور [illegible] عمران
[illegible] سب [illegible] گئے ہیں۔

ایک [illegible] عمران [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible] — میں [illegible]
[illegible] — [illegible] ہو جاتے ہو [illegible]
[illegible] عمران [illegible] سے [illegible]
[illegible]

"عمران صاحب — میں [illegible]" — اچانک [illegible]
[illegible]

[illegible] کھول دیا۔

[illegible] کے [illegible] — "یہ [illegible]
سے [illegible] کے [illegible] ہے — [illegible]
میرے [illegible] — [illegible] تھا [illegible]
[illegible] ہیں۔



"آپ [illegible] کیا" — [illegible]
[illegible]

"[illegible] — [illegible] نہیں — [illegible] — میری [illegible]
[illegible] ہے — [illegible] کر [illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible]" — [illegible] نے [illegible] میں ایک
[illegible] گیا۔

[illegible] کی [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]

"[illegible] — [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] ہے — [illegible]
[illegible] — [illegible] اور [illegible]
[illegible] زبان [illegible] — [illegible] اور [illegible] ہے
[illegible] کے [illegible] ہے" — عمران نے
[illegible]

[illegible] — عمران کی
[illegible] میں [illegible] ہے
[illegible] کہ عمران [illegible] کرنے کا عادی ہے۔
[illegible] سے عمران کی عادت
[illegible] آئی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے [illegible] تھے۔

"مجھے تکلیف دے رہا ہے ـــــ" اور تو فیاض صاحب مجھے اس سے [illegible]
رجوعات سے آپ کے کرسے۔ "جی ہاں" ان سے براہ راست گفتگو [illegible]
کرنا چاہتے ہیں ـــــ صاحب نے اس پر تعجب ظاہر نہیں کیا۔
"اچھا خواہ رکھو ـــــ" یعنی آپ پر توقف ہے۔ آپ کیا چاہتا ہے؟ فرانس [illegible]
حوالے سے بات والے صاحب کو پتا چلتا ہے۔
"کسی حقیقی کی تو رات ہی ہیں ـــــ اور تو مجھے کرنے سے ایسی [illegible]
کا ارادہ ایسا ہی بہت نہیں ہے" کہ صاحب سے [illegible]
جواب دیا۔

"دیکھئے جناب ـــــ ایک بات کہوں گا کہ آپ کچھ بھی [illegible]
پر نہیں ـــــ آپ کی تو بہت مشکل ہے۔ یقیناً [illegible]
جب سے کون جانتا ہے ـــــ عمران نے آرام سے اطمینان سے [illegible]
ہوئے ہے اور [illegible] مطلب کیا ہوا۔ بقعہ ہی میں نہ [illegible]
سے واقف کرنا ہے۔ اور اب آپ چاہتے ہیں [illegible]
ورنہ میں غلط ہوں ـــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــــ عمران نے [illegible]
"اچھا اب آپ جائیں اور دیکھئے۔ لیکن ذرا جلدی ـــــ [illegible]
نے اس کی آنکھوں سے اسی طرح جواب دیا۔
"دیکھئے نا ـــــ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں [illegible]
معلوم ہے کہ [illegible] ہی کیا ہے ـــــ [illegible]
[illegible]
لگا مت [illegible] ـــــ ہاں نے سے کہا کہ [illegible]
کہا جاتا ہے کہ [illegible] ـــــ [illegible]



[illegible] گزرے ہوئے سے خیال سے رات ہی ہو یا [illegible] دفعتاً حیرت سے ہٹا کر
[illegible] ـــــ اور اگر ہو سکے تو مجھے بھی یاد دیکھئے۔ کیا سے بھی
[illegible] چاہتے ہیں ـــــ اور اگر آپ تھک گیا تو [illegible]
[illegible] ـــــ [illegible] آپ کا کوئی [illegible] ہو جائے
[illegible] کیا ہے فرق ہے ـــــ دیکھئے [illegible] بس [illegible]
[illegible] ـــــ عمران نے پوچھا [illegible]
[illegible] کے چہرے پر [illegible]
[illegible] سے باہر آ گیا تھا۔

[illegible] مجھے افسوس ہے [illegible] کو تو غصے سے بڑا
[illegible] کچھ بڑھا گئی تھی۔
"کیا میں ذرا [illegible]" ـــــ [illegible] بھائی صاحب [illegible]

"ارے ـــــ آپ ادھر بھی ہو گئے ـــــ" [illegible] ـــــ [illegible]
[illegible] ـــــ [illegible] آپ [illegible] بھی ہے۔ [illegible]
[illegible] ہے ـــــ [illegible] کو خود ہی سنا لوں گا ـــــ [illegible]
[illegible] ـــــ عمران نے [illegible]
[illegible] ـــــ [illegible] صاحب سے [illegible]
[illegible] طرف دور ہو گئے تھے۔
[illegible] کہ [illegible] ـــــ [illegible] اور
[illegible] ـــــ عمران [illegible] جواب دیا۔
[illegible] ہے ـــــ [illegible] کہ [illegible] ـــــ یہ

صمد مکنت نے غور سے اسے دیکھا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ [illegible] اگر وہ اپنے گھر [illegible] گیا ہوگا" ـــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"ان کا گھر کہاں ہے" ـــــ صمد مکنت نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی پوسٹ بکس نمبر [illegible] ـــــ میں نے تو آج تک دیکھا نہیں" عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

صمد مکنت چند لمحے خاموش کھڑے رہے ـــــ ان کا چہرہ غصے [illegible]

"سوری عمران صاحب ـــــ واقعی مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں یہاں چلا آیا" ـــــ صمد مکنت نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد [illegible] اور پھر واپس مڑنے لگے۔

"اوہ ـــــ جناب آپ ناراض ہو گئے ـــــ میرا یہ مقصد نہ تھا تشریف رکھیے۔ آپ جناب ملک کے معزز [illegible] ـــــ [illegible] ـــــ [illegible] یقین کیجیے کہ آپ [illegible] مسرت ہوگی" ـــــ [illegible] کا جواب کیا ہو گیا۔

"دیکھیے ـــــ [illegible] ـــــ ان کے [illegible]

[illegible]



تب ہی عمران نے [illegible] اٹھا۔

"اوہ ـــــ آپ نے [illegible] تشریف [illegible] ـــــ [illegible] عمران نے [illegible] [illegible]

"[illegible] ہوا ہے ـــــ [illegible] ـــــ" صمد مکنت نے [illegible]

"[illegible] ـــــ" صمد مکنت [illegible] ـــــ [illegible]

"[illegible] ـــــ [illegible] ـــــ" صمد مکنت نے [illegible]

"[illegible] ـــــ [illegible] ـــــ عمران نے [illegible]

[illegible]

پوچھا۔

اب مرزا صاحب بیٹھا [illegible] کہا اور عمران نے ایک [illegible] چائے [illegible] کر کے [illegible] لفظوں [illegible] کی چائے [illegible] صاحب [illegible] کے قریب [illegible] رکھ دی۔

"[illegible]" — [illegible] صاحب نے حیرت سے [illegible] میں پوچھا۔

"[illegible] ... [illegible] آپ [illegible] ... تعلق میں [illegible] [illegible] ہے [illegible] ... [illegible] [illegible] ہے اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] گئی ہے [illegible] آپ [illegible] کی۔

[illegible] — [illegible] کی [illegible] کے [illegible] سے [illegible] چلے گئے۔ [illegible] جائے گی۔

"[illegible]" ... [illegible] صاحب کے [illegible] [illegible] چیخ پڑی۔

[illegible] کے بعد [illegible] [illegible] کر کے [illegible] ... [illegible] سے [illegible] [illegible] کر [illegible] کے [illegible] ہو گیا۔

اور [illegible] [illegible] بعد [illegible] [illegible] صاحب [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] کی [illegible]



[illegible] کر کے چلا جاؤں گا۔

"[illegible]" — [illegible] کرتے ہوئے [illegible] [illegible] ... [illegible] صاحب [illegible] پر [illegible] دیا۔

"[illegible]!" "آپ نے کیسے یہاں تکلیف کی" — [illegible] نے [illegible] میں پوچھا۔

"عمران صاحب" — [illegible] سے بات کرنا چاہتا [illegible] [illegible] سے [illegible] کر کے۔

"[illegible]" — [illegible] نے [illegible] جواب دیتے ہوئے کہا۔

عمران [illegible] — [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] ... [illegible] — [illegible] عمران نے [illegible] [illegible] تھا۔

"[illegible]" — عمران نے [illegible] کہا [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] تھا۔

[illegible] عمران [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] ہو گیا [illegible] [illegible] [illegible] رہ گئی۔

کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں ہی ان کی اس بے خبری پر حیران تھے

تھیں۔ ان کا زیادہ تر وقت انہی کے ساتھ گزرتا تھا اور جو کچھ بھی وہ اس سے سمجھ

سکتے تھے وہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ بس ایسے ہی ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہتی تھیں

دوران میں صفدر اور کیپٹن شکیل نے مسلسل دل ہی دل میں کوشش کی کہ

وہ صحیح سمت کا اندازہ لگا سکیں لیکن ان کی کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔

رہتے تھے۔

آج وہ کافی دیر تک جولین سوانا کے ساتھ رہے تھے۔ جولین سوانا خاصی

کثرت سے گفتگو کرتی رہی تھی۔ ان کا لہجہ بھی بدلا ہوا تھا

اور وہ کافی خوش دکھائی دے رہی تھی۔



جب صبح ہوئی تو وہ تیار ہو کر جولین سوانا کی طرف روانہ ہو گئے۔ کیپٹن شکیل

بدستور خاموش تھا۔

صفدر کا خیال تھا کہ اس سیٹ پر موجود وقت سے کیپٹن شکیل ان کے

ساتھ ہو سکے گا۔ دونوں نے خاموشی سے ایک دوسرے کی طرف

دیکھا اور پھر آگے بڑھ گئے۔

یہ بہت خراب صورت حال ہے — کیپٹن شکیل نے کہا۔

— صفدر نے کہا۔

وجہ یہ ہے کہ بات بہت مشکل ہے —

کیوں نہ اسے کسی دوسرے طریقے سے حل کیا جائے۔

ذرا سوچو — دونوں خاموش ہو گئے۔

جولین سوانا کا انداز بھی بدلا ہوا تھا اور وہ کافی مسرور دکھائی دے رہی تھی۔

بچے ہی وہ ان سب میں گر کر زمین پر ... [illegible] ... ایک بات
... آگے ... ان سب سے ... [illegible] ... معلوم ... کر
... کی ... بات ... لگا۔

... [illegible] ... دونوں ... پہنچے ... اپنی ... [illegible]
... [illegible] ... ان کے ... [illegible] ...
... [illegible] ... آپ ... [illegible] ...
... واپس چلا گیا۔

... [illegible] ... سے ... [illegible] ...
... [illegible] ... ان کی ... [illegible]
... [illegible] ... آسانی سے ... [illegible] ... تھے۔

اور پھر ... [illegible] ... طرح ... [illegible] ...
... [illegible] ... آ رہے تھے۔

"کیا بات ہے" ... [illegible] ... طرح ... [illegible]

... پوچھا۔

"... [illegible] ... " ... [illegible] ...
... [illegible] ... کی ... [illegible] ... ہو گئی تھی
... [illegible] ...
قریب ... [illegible] ... نظر ... [illegible]
... [illegible] ... تھی ... [illegible] ... چلتا۔

"کیا تم ... لیے اور ... [illegible] ... " ... [illegible]
... [illegible] ... " ... [illegible] ...



... [illegible] ... آواز ... [illegible] ... بیٹھے ... [illegible]
... کیا۔

"... [illegible] ... " ... [illegible] ... نے ...
... [illegible] ... گیا ... [illegible]
... [illegible] ... ہو گا ہے۔

... [illegible] ... دنیا کو ... [illegible] ... ہے
... [illegible] ... ہے۔
... [illegible] ... ہو چکا ہے۔
... [illegible] ... "
... [illegible] ... ہوئے کہا۔
... [illegible] ... " ... [illegible] ...
... [illegible] ...

... [illegible] ... " ... [illegible] ...
... [illegible] ... لیکن
... [illegible] ... جواب
... دیا۔

... [illegible] ...
... [illegible] ... ہے ... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...

لڑ رہا تھا" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

اور اس نے میز سے فائل اٹھا کر میز پر رکھ دی۔

"مسٹر ۔۔۔ وہ جو جیک کی گیسٹ کے پاس والی میز پر تھا، اور اسے کوئی

ہوٹل میں بھیجا جا رہا ہے ۔۔۔۔" صفدر نے کرسی سے مخاطب ہو کر اس سے

اسپاک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں ۔۔۔ وہ آج رات آئے ہیں ۔۔۔۔ یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ وہ

دوبارہ آئے گا" ۔۔۔ بیرا کہتے ہوئے فوراً بیٹھ گیا اور صفدر نے

جو ہاں کر مڑ کر ایک نوٹ اور کچھ چیزیں اٹھا کر بیرا کے ہاتھ میں رکھ دیں

سر ہلا کر واپس مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے ان کی اطلاع مل سے دینا چاہئے ۔۔۔"

شکیل نے بیرے کے جانے کے بعد صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ تم جا کر بتاؤ ۔۔۔" شکیل نے جواب دیا۔

صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ۔۔۔ پھر میں ہی چلا جاتا ہوں ۔۔۔"

اور وہ اٹھ کر ان کی جانب چلا گیا ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر مسکراتا ہوا

بیٹھ گیا۔

صفدر نے اٹھتے ہوئے جواب دیا اور مڑ کر ان کی میز کی طرف بڑھ

گیا۔

کیپٹن شکیل کی نظریں مسلسل اسپاک کا جائزہ لے رہی تھیں۔ ان کا

اندازہ تھا کہ وہ ان کی طرف دیکھ رہا ہے ۔۔۔۔



یہ خطرہ الٹا اس کے سر پر منڈلا رہا ہے۔

کیپٹن شکیل کو حیرت تھی کہ یہ بات کیسے ان کے علم میں آئی

ہے ۔ اس سے پہلے تو یہ سمجھا جاتا تھا ۔ وہ ان دونوں کے متعلق جانتا

تھا ۔ یہ انکشافات دیکھنے کے بعد کچھ ہم نے سوچا تھا کہ وہ ان دونوں کے

متعلق اسپاک کو بھی مکمل طور پر اطلاع دی گئی ہے ۔ لیکن اب یہ بات ہو گئی تھی وہ

جس طرح آئے تھے وہ ان کے سامنے تھا۔

تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آ کر بیٹھ گیا۔

"شکیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا ۔۔۔"

"ہاں ۔۔۔ کام ہو گیا ہے" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکیل نے بہت اچھا ہے ۔۔۔۔ اب دیکھو کیا ہوتا ہے"

کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہو ۔ ان کا خیال ہے کہ جاتے ہیں"

صفدر نے کیپٹن شکیل کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مجھے علم ہے ۔۔۔ یہ خیال ہی غلط ہے کہ کیا ہے"

کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ خیال ہے کہ وہ بات سن کر اسپاک کے دل میں شک پیدا ہو جائے گا

اور اسپاک کو دونوں کے بارے میں کچھ پتہ چلے گا ۔۔۔" صفدر نے کہا

ایک دم چونک پڑا۔

"تم نے اس سے کیا کہا تھا"

کیپٹن شکیل نے حیرت سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ۔۔۔ ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا ۔۔۔۔ لیکن تم دیکھنا کہ

اس کی بڑی اہمیت ہے ۔۔۔ [illegible] ہو سکتا ہے کہ وہ حاصل ہو [illegible]
اور دیکھنے میں دروازے سے اندر آ رہے تھے۔ [illegible]
چاہئے کہ کوئی بات ہو [illegible] بھی سمجھ گئے ہیں
صفدر نے کہا۔

"اگر سیاہ اور خالی [illegible] آیا ہے تو [illegible]
مشکل ہو جائے گی۔ [illegible] کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر جلدی کرو [illegible] کے بعد [illegible] باتیں [illegible]
صفدر نے [illegible] ہے۔

"[illegible] ایسا ہو تو [illegible] اور [illegible]
[illegible] کیپٹن شکیل نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اب [illegible] صفدر نے کہا اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] چمکنے لگی۔

ان کے [illegible]
[illegible] آواز [illegible] اور بال [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] صفدر اور کیپٹن
شکیل بھی [illegible] ہو گئے۔

[illegible] کے بعد [illegible] دوبارہ [illegible]
اور [illegible] سے [illegible] ہوئے۔

[illegible] اور کیپٹن شکیل نے [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]
بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"[illegible] صفدر نے [illegible] ایک [illegible] کر دیا جائے
جب کیپٹن شکیل نے [illegible] کر کہا۔
"[illegible] کیپٹن شکیل نے [illegible] ہوئے کہا۔

"[illegible] ہے ۔۔۔ [illegible] سے [illegible] مراقبت [illegible]
[illegible] ۔۔۔ صفدر نے [illegible] قدم اٹھاتا [illegible] کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔ [illegible] کیپٹن شکیل [illegible] کر دی۔

[illegible] چند ہی لمحوں میں وہ [illegible] پر پہنچ گئے۔
صفدر نے [illegible] ہاتھ [illegible] پر [illegible]
[illegible] کر [illegible] سے [illegible] پر جا کر رک گئے۔ دروازے
[illegible] کی طرف سے [illegible] کر رہا تھا۔ [illegible] حروف
[illegible] تھا۔

صفدر نے [illegible] ہاتھ سے دروازے کو دبایا تو دروازہ اندر سے بند تھا
صفدر نے ہاتھ اٹھا کر [illegible] سے دستک دی۔

"[illegible] ۔۔۔ [illegible] اندر سے [illegible] آواز سنائی دی۔
"دروازہ کھولئے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible]
نے [illegible] جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر [illegible] کی آواز [illegible] کی طرف [illegible] سنائی دی۔ [illegible]
[illegible] لیکن صفدر نے [illegible] کا [illegible]
[illegible] کر لیا تھا۔

[illegible] دروازے نے [illegible] کی آواز سنائی دی [illegible]
[illegible] صفدر [illegible] انتظار نہیں تھا۔ دروازہ کھلتے ہی [illegible]

قوت سے دروازے میں گھسیٹتے ہوئے اسپارک کو دھکا مارا اور اسپارک [illegible] پشت کے بل فائلوں پر جا گرا۔ صفدر نے اپنی جیب سے ریوالور [illegible] نکال کر اس پر تان لیا۔ [illegible] دونوں کمرے میں داخل ہو چکے [illegible]

"خبردار! ——— اگر حرکت کی تو گولی مار دوں گا" ——— صفدر کا لہجہ [illegible] کرخت تھا۔

"کون ہو تم ——— اور اس طرح کیوں اندر داخل ہوئے ہو؟"

اسپارک نے خود کو [illegible] سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اب اٹھ کر [illegible] بیٹھ گیا تھا

"اسی طرح بیٹھے بیٹھے دوسری طرف منہ کر لو مسٹر اسپارک جلدی" ———

صفدر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے [illegible] کہا۔

اسپارک چند لمحے حیرت سے صفدر کو دیکھتا رہا۔ جیسے وہ صفدر [illegible] سے اپنا نام سن کر حیران ہو گیا ہو [illegible] لیکن جلد ہی اس کا چہرہ معمول پر آ گیا۔ اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی اور [illegible] گیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے دوسری طرف گھومنے لگا۔

صفدر [illegible] کی طرح [illegible] کے انتظار میں [illegible] سامنے [illegible] کے انداز میں [illegible] تھا [illegible] اسپارک کی طرف [illegible] کی توقع [illegible] اسپارک کو اس طرح صفدر کے [illegible] دیکھ کر [illegible] سب [illegible] چلے [illegible] چلے گئے۔

اسپارک کی پشت جیسے ہی صفدر کی طرف ہوئی۔ صفدر نے ہاتھ [illegible]



[illegible] اچھال [illegible] اسپارک کی [illegible] لیکن اس سے پہلے کہ [illegible] کامیاب ہوتا اسپارک [illegible] اچھلا اور اس کا [illegible] انگلیوں کے درمیان [illegible] قریب [illegible] نیچے [illegible] اسپارک [illegible] حیرت [illegible] تھا۔

[illegible] اسپارک نے [illegible] تیزی سے لپک [illegible] پوری قوت سے اچھال دیا۔ [illegible] سے ٹکرایا [illegible] اور وہ دونوں [illegible] نیچے [illegible] گئے۔

اسپارک [illegible] اور پھر [illegible] اور [illegible] عمران [illegible] صفدر [illegible] نکل [illegible] کے ساتھ [illegible] ان دونوں [illegible] کی طرف [illegible] سے [illegible] اس [illegible] ہوئی۔

ادھر [illegible] کی [illegible] ان [illegible] کے [illegible] چلے

گئے۔

پھر جب ... کی آنکھیں کھلیں تو انہوں نے اپنے آپ کو [illegible]
کے فرش پر پڑے ہوئے پایا۔ ان ... کے ہاتھ اور پاؤں [illegible]
[illegible] اور ساتھ بیٹھے [illegible]
[illegible] سے جیسا تھا۔

[illegible]

[illegible] کر دیا ہے۔

[illegible]

[illegible] جواب دیا۔

[illegible]

[illegible] نہیں کیا۔



[illegible] ہے ... کی [illegible]

[illegible]

جواب دیتے ہوئے کہا۔

[illegible]

[illegible] ہیں ... کرو جلدی ... [illegible]

[illegible] بتا دیا ہے ... [illegible]

[illegible] جواب دیا۔

[illegible]

[illegible] سے ... جاتا تھا۔

[illegible]

جھڑا کر کھا کر صفدر کے قریب آ کر قالین پر گر گیا اور صفدر نے تیزی سے [illegible] گردن گھما دی اور اسعد کے اوپر جا گرا۔

اسعد نے [illegible] صفدر کو دیکھتے ہوئے جھٹکا [illegible] صفدر نے تیزی سے [illegible] پوری قوت سے اپنا سر [illegible] اور [illegible] کی طرح [illegible] ٹیکسی کی [illegible] صفدر کا سر بھی چکرانے [illegible] شروع ہو گیا [illegible] مسلسل [illegible] سے [illegible] کے اپنے [illegible] کرنا [illegible] آپ کو [illegible] کیپٹن شکیل [illegible] کی طرح [illegible] پھر [illegible] اب [illegible] [illegible] کو [illegible] ہو گیا۔

[illegible] پھر [illegible] دل [illegible] جیسے [illegible] گیا [illegible] اور اب چلا گیا۔

جب صفدر کو [illegible] یقین ہو گیا کہ اسعد [illegible] وہ کروٹ [illegible] کی طرح [illegible] سے [illegible] تھا [illegible] کر [illegible] تھا۔

[illegible] میری طرف [illegible] کیپٹن شکیل نے [illegible] کر لیا اور صفدر نے [illegible] کی طرف [illegible] کی طرف بڑھا دیے۔

کیپٹن شکیل [illegible] صفدر کے ہاتھوں کی طرف [illegible] اپنے [illegible] کے قریب [illegible] دونوں ہاتھ



[illegible] کے ہاتھوں [illegible] پہنچ [illegible] اور [illegible] کیپٹن شکیل کے ہاتھوں سے صفدر کی کلائیاں [illegible] مطابق [illegible] کے [illegible] صفدر کی [illegible] کر دیا۔

صفدر کی [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] لیکن چونکہ اس کے [illegible] آزاد [illegible] کوئی صورت [illegible] اس لیے [illegible] پھر [illegible] اور صفدر نے [illegible] اپنے [illegible] کو [illegible] کی [illegible]

[illegible] کے بغیر [illegible] کیپٹن شکیل کے ہاتھ [illegible] شروع کر دیے [illegible] کیپٹن شکیل کے ہاتھ [illegible] ہونے کے احساس سے [illegible] جیسے [illegible] ہوا [illegible] اس [illegible] اپنے [illegible] کر دیا۔

صفدر [illegible] کر [illegible] سا [illegible] محسوس ہو گیا [illegible] آزاد [illegible]

[illegible] سے [illegible] ——— [illegible]

——— [illegible] ——— [illegible]

[illegible]

[illegible] ——— [illegible]

[illegible] ——— صفدر نے

جواب دیا۔ اور تیزی سے غسل خانے میں گھستا چلا گیا۔ اور کیپٹن شکیل
بڑے تیکھے انداز میں مڑا۔ پھر تیزی سے اگلے حصے [illegible]
کمرے میں موجود الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس نے الماری کھولی اور [illegible] کا جائزہ لینے لگا۔ الماری میں
سوٹ ٹنگے ہوئے تھے اور نیچے بڑا سا بریف کیس پڑا ہوا تھا۔ [illegible]
کیپٹن شکیل نے وہ بریف کیس باہر نکالا۔

اسی لمحے صفدر بھی غسل خانے سے باہر آ گیا۔ اب اس کا چہرہ
صاف ہو گیا تھا لیکن [illegible] موجود [illegible] تھا۔

"تم [illegible] ——— [illegible]
بتاؤ۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا

[illegible]
[illegible] ——— [illegible] ——— [illegible]
[illegible] جواب
[illegible]
[illegible]
اظہار کیا۔

[illegible] صفدر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] چلے گئے۔



عمران نے [illegible] میں پہنچتے ہی دروازہ بند کیا اور پھر
[illegible] لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔
اور [illegible] روشنی ہو گئی۔ اور
[illegible] اطمینان سے کرسی پر بیٹھ کر [illegible] لگے۔

[illegible] ایک [illegible] صفحہ پہلے
[illegible]
[illegible] ——— [illegible]
ہی تھیں۔

[illegible] ——— [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ——— [illegible] ؟ [illegible] نے

عمران کو ہم نے اس بات کی اطلاع دی کہ آپ انہی سے ملنا چاہتے
ہیں کیونکہ آپ کی اکیلے میں ملاقات ہو سکے ۔۔۔ تو آپ کو کیا
کہ یہ کام آپ نہیں کر سکتے ۔۔۔ سلیمان نے شستہ انداز میں
کہا اور محمد حکمت ہنس کر لاپرواہی سے چپ ہو گئے۔

"اوہ! اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا ۔۔۔ ہم
مسٹر سلیمان کو کیا کہیں کہ وہ عمران کو ہماری طرف سے آنے کی درخواست کریں
محمد حکمت نے کہا لیکن ان کے لہجے میں ندامت تھی۔

"بہر حال میں نے اطلاع دے دی ہے اس بات کو ذہن میں رکھیں
کہ چھوٹا بزنس ہے ۔۔۔ وہ ہمارا خوش قسمتی ہے کہ ایسا نہیں
سلیمان نے بڑے اطمینان سے کہا۔

"آپ نے کیسے چیک کر لیا ۔۔۔ محمد حکمت نے چونک کر پوچھا۔

"اس بات کو رہنے دیجئے ۔۔۔ محمد کا کام ہی ایسا ہے ۔۔۔
یہ مشورہ ہے آپ کے لئے جو بات آپ کی مرضی ہے
مگر یہ بہت سے کام ایسے ہیں کہ جن میں ہمیں اعتماد کرنا نہیں ہوتا
ایسی آدمی کی بھی رکھی ہو گی ۔۔۔ اس لئے میں نے
یہ کام کیا واسطے کہ عمران کو فون کر کے مل سکیں اور
میں تمام دن کا سلیمان کی کال کا انتظار کرتا رہا ۔۔۔ اگر ایسا
نہیں ہوا ۔۔۔ یہ میری خوش قسمتی ہے ۔۔۔
سلیمان نے بڑے اطمینان سے کہا۔

"واہ بھئی واہ ۔۔۔ یہ تو آپ ایسی باتیں کرنے لگے
جیسے کہ بڑا مرد ہے ۔۔۔ بہت خوب ۔۔۔ عمران نے سلیمان



سے کہا کہ وہ مسکرانے لگا۔

"بہت خوب ۔۔۔ یعنی آپ اب ملک کی جانب سے آگئے ہیں۔
پھر بات یہ ہے کہ آپ کا مقصد آپ کی ملاقات ہے ۔۔۔ مجھے تو کوہستان
میں اپنے طریقے سے ملنا تھا ۔۔۔ بس یہ دیکھنا ہے کہ وہ کونسی بات ہے
کہ جس کے لئے آپ تشریف لائے ہیں ۔۔۔ مگر اس کی تفصیل
بتا دیں ۔۔۔ لیکن شاید وہ بہت جلد ہو گی کہ اس ملاقات کا مقصد
اپنی ذاتی طور پر تھا ۔۔۔ محمد حکمت نے تفصیل
بتانے کو کہا۔

"تو پھر آپ بتا دیجئے جی ۔۔۔ سلیمان نے بڑے اطمینان سے
کہا۔ وہ پہلے سے ہی اس بات کو جانتا تھا۔ پھر اس بات پر حیرت ہوئی
کہ ان کے بڑے بھائی کا مقصد ہی معلوم کرنا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ ان کی ملاقات کا مقصد کچھ اور ہی ہے لیکن
اس لئے یہ بات کسی کو بتا دیں ۔۔۔ کیا کہتے ہیں
یہ بات ہے کہ مجھے آپ کی خدمت میں حاضر ہونا تھا
جو ہر حال میں کیا ۔۔۔ ایسا ہونے سے پہلے آپ کی ملاقات
ہو جائے گی ۔۔۔ محمد حکمت نے بات کی وضاحت
نہ کی۔

"یہ ملاقات آپ کو ۔۔۔ سلیمان نے کچھ دیر خاموش
رہنے کے بعد پوچھا۔

"آپ کو یہ بتا دوں کہ ہماری ملاقات کا آپ سے کیا مقصد
ہے ۔۔۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ملاقات بہت اہم ہونی ہے۔

سر، ان تمام باتوں کا ہم کو کچھ علم نہیں ہے ـــــــ ۔ مسٹر ملکٹ نے کہا۔

مجھے بے حد شرمندگی کا احساس ہے کہ [illegible] کسی وزارت سے یہ غلطی ہوئی ـــــــ سلیمان نے کہا۔ وہ واقعی انتہائی بردباری اور ذہانت سے اداکاری کر رہا تھا۔

جی ہاں ـــــ [illegible] وزیر اعظم کے تعلقات [illegible] سے بہت ـــــــ [illegible] مہمان [illegible] ادارے میں [illegible] کے ساتھ [illegible] واپس آ کر [illegible] خراب ہونے کا خدشہ [illegible] باقی ہے۔ اور [illegible] خوش قسمتی سے ہمارے سفارت خانے کو ایک سیکنڈ [illegible] سیکنڈ [illegible] فون کر کے [illegible] لیکن [illegible] سیکنڈ [illegible] ایک [illegible] بہرحال اطلاع ہو گئی ہے ـــــ مسٹر ملکٹ نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے ـــــ آپ بے فکر رہیں ـــــ میں جلد ہی اس [illegible] تفصیلات کا [illegible] ـــــ سلیمان نے [illegible] کر [illegible] شروع کر دیا۔

اب آپ [illegible] ہیں [illegible] تفصیل [illegible] کی ہے ـــــ [illegible] سیکنڈ [illegible] [illegible] اصل [illegible] ـــــ اور [illegible] [illegible] ـــــ مسٹر ملکٹ نے [illegible] عمران کے [illegible] [illegible] ملاقات [illegible] واپس [illegible] ہو گئے۔



آپ کی بات درست ہے مسٹر ملکٹ ـــــ لیکن آپ نے پوری بات نہیں بتائی ـــــ بہرحال [illegible] سربراہ کی [illegible] آپ کے [illegible] ـــــ میں اصل بات [illegible] پیچھے [illegible] سلیمان نے کہا۔

اور سلیمان کی بات سن کر [illegible] بیٹھا ہوا [illegible] چونک پڑا۔ [illegible] سلیمان کی [illegible] [illegible] اسے [illegible] انتہا کی حیرت [illegible] تھی۔

مسٹر ملکٹ بھی سلیمان کی بات سن کر [illegible] پڑے۔

اوہ [illegible] آپ [illegible] آپ سے [illegible] بات [illegible] ـــــ [illegible] کے لہجے میں حیرت تھی۔

[illegible] ـــــ سلیمان نے [illegible] لہجے میں کہا۔

اور عمران [illegible] مسکراہٹ [illegible] [illegible] ابھی [illegible] سے [illegible] واقعی [illegible] عمران کی کیا حالت ہو رہی ہے۔

آپ کا [illegible] ہے مسٹر [illegible] ـــــ اور مجھے خوشی ہے کہ آپ [illegible] ـــــ واقعی [illegible] آپ [illegible] [illegible] لیکن [illegible] تھا کیونکہ [illegible] [illegible] آپ سے [illegible] تھا ـــــ آپ [illegible] ختم [illegible]

بزرگوار آپ تو ... کے دوست ہیں۔ ساتھ ہی ان پر ایک غلام لوگوں سے بہت اچھے
کہ ایک ایسا شکنجہ ان پر کام کر رہا ہے ۔۔۔ جو ہر چیز کو ٹھیک کر دیتا
اور شوگران سلطنت میں ... ہو گئی ... ہر طرف خوشحالی ہو گئی کا
ہے۔ اس ملک کا انتظامی ڈھانچہ بنیادی طور پر ان کی جدید تربیت ...
ہے ۔۔۔۔ صدر مملکت نے کہا۔

"کچھ تو حضرت آپ ... ہے کہ کس قدر ... سے ... وزیر اعظم
چلانے چاہتے ہیں" ۔۔۔ سلیمان نے بڑے پُر خلوص لہجے میں کہا۔
صدر مملکت شاید اسے طنز سمجھے اس لئے ان کے چہرے پر غصہ کے
آثار نمایاں ہو گئے۔

"سوری مسٹر ایکسٹو ۔۔۔ دامن ... کب تک چلے جائیے۔
آپ نے بات مکمل نہیں کی آپ ... رہ گئے ۔۔۔ آپ ایک
... کے بارے میں کچھ ... بہرحال ... بیٹھ
... آیا تھا ... اور یہ بات ... سب
... کا ... ہے ... بیان
کی گفتگو ... ہیں ... دونوں ملک
ہمارے ملک میں ... جانتے ہیں" ۔۔۔ صدر مملکت نے ... خطاب
کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس ... اب ... کر دیں ۔۔۔ اب ...
... ہے ... کام شروع کر دوں گا ...
... ہو گئی" ۔۔۔ سلیمان نے ... لہجے میں جواب دیا
... ٹھیک ہے" ۔۔۔ صدر مملکت نے ...



بیٹھ گیا۔
اور پھر سلیمان بھی ان کی ... کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔
"حضرت اگر آپ ... کوئی تدبیر ... ہے تو ... میں اس
کی ... سے ... ہوں ... جو
ہے ۔۔۔ دیکھئے وہ ملک ... ہے۔ ... آپ ... میں ...
امید ہے آپ ... نہیں فرمائیں گے" ۔۔۔ سلیمان نے عمران کی طرف
... کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔۔۔ مجھے ... سلطان سے ... سے
... ہوا تھا ... اور ... اچھا ۔۔۔ شکریہ" ۔۔۔ صدر مملکت
... ہو گئے۔

اور پھر صدر مملکت بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے ... وہ
... کر دیا ... اور پھر عمران ... ان کی طرح
... سلیمان ... کی ... گئی۔
ادھر عمران ... اور پھر دروازہ کھول کر ... ڈرائنگ
روم میں آ گیا۔

"... ہو ۔۔۔ سلیمان نے اسی طرح ایکسٹو کے
لہجے میں ... عمران سے مخاطب ہو کر ...
"... مجھے ... کی ... آنے
... اچھا ... رکھ دیا ۔۔۔ اور
... سلیمان ... شروع کر دی ہیں ۔۔۔ ایکسٹو نے
... ایکسٹو ... عمران

تیز نظروں سے جھکیں لگاتے ہوئے کہا۔

"لیجئے! ۔۔۔ یہ اب تو میں نے آپ کی بیماریاں بھی لیں ۔۔۔ اور یہ آپ [illegible] چوری پر آپ کی کوٹ سے نکلے کا امکان بھی اور بیلی میں تعلیم [illegible] بیٹھے ۔۔۔ اور اب مجھے آنکھیں دکھانی شروع کر دیں ۔۔۔ لیجئے سنبھالئے اپنا ایکسٹو ۔۔۔ خواہ مخواہ میرا وقت ضائع کر دیا۔ اتنی دیر میں اپنے [illegible] میں سے [illegible] کر لیتا" ۔۔۔ سلیمان نے نقاب اتار کر عمران کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"تم یہ کون ہو ۔۔۔ وہ کیا ہوا جمع ۔۔۔" عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"آپ خود ہے۔ امتحان تھی ۔۔۔ بڑی لاگت ۔۔۔ آپ جیسا ان پڑھ مجھ جیسا [illegible] ۔۔۔ آپ [illegible] کم [illegible] ۔۔۔ آپ تو [illegible] ۔۔۔ سلیمان نے [illegible] ہوئے کہا۔

"مر گیا ۔۔۔ [illegible] عمران [illegible] بکواس [illegible] ۔۔۔ [illegible] کھوٹ [illegible] ۔۔۔ عمران نے سر [illegible] اور سلیمان [illegible] کی طرف چلا گیا۔

عمران کچھ دیر تک [illegible] پھر اس نے آواز دی۔

"سلیمان! ۔۔۔ ارے بھائی سلیمان ۔۔۔ سلیمان [illegible]



عمران کے لہجے میں بے پناہ [illegible] تھی۔

"[illegible] ۔۔۔ [illegible] آپ نے تو [illegible] سلیمان نے [illegible] ہوئے کہا [illegible] اپنا [illegible] تھا۔

"[illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ چلئے [illegible] ۔۔۔ [illegible] صاحب [illegible] ۔۔۔ عمران نے [illegible]

"[illegible] میں نے حیرت [illegible] ۔۔۔ [illegible] نہیں ہے ۔ [illegible] وقت ضائع [illegible]

سلیمان نے [illegible] اور [illegible]

عمران کے [illegible] اور وہ [illegible] اس سے [illegible] کو [illegible]

[illegible] آنے والے [illegible] کرایا [illegible] اس نے [illegible] کر دیا۔ اس نے [illegible] سے [illegible] ہو گئے۔

مسز سلطان اپنے دفتر میں بیٹھے کام میں مصروف تھے کہ [illegible] نے ایک کارڈ لا کر ان کے سامنے رکھ دیا۔

مسز سلطان نے کارڈ اٹھا کر پڑھا۔ ان کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔ کارڈ پر ڈاکٹر جوان احمد کا نام [illegible] درج تھا [illegible] دن [illegible] تھی۔

"یہ کون [illegible] ہیں [illegible]؟" مسز سلطان نے [illegible] چپڑاسی سے پوچھا۔

"ہم صاحب [illegible] رکھتے ہیں [illegible] نہیں [illegible] جواب [illegible]۔"

"[illegible]" مسز سلطان [illegible] جواب [illegible]۔

"[illegible] باہر [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] اس کی [illegible]۔"

"[illegible] کون [illegible] آپ [illegible] ہے [illegible]۔"

"[illegible]" مسز سلطان نے [illegible] سے [illegible] کیا۔

"[illegible]" مسز سلطان نے [illegible] چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔ [illegible] کی طرف [illegible]۔

[illegible] اندر داخل ہوا [illegible] سفید [illegible] سوٹ پہن رکھا تھا [illegible] موجود تھے۔

"[illegible]" ڈاکٹر جوان احمد نے [illegible] ہوئے کہا۔

"[illegible] تشریف رکھیے۔" مسز سلطان [illegible]

[illegible] دیا۔

"[illegible] یہاں [illegible] آپ [illegible] یہاں آنے کا [illegible]۔"

"[illegible]" ڈاکٹر جوان احمد [illegible] ہوئے کہا۔

"[illegible]" مسز سلطان نے [illegible] کا جواب [illegible]۔

[illegible]

[illegible] اب [illegible] ہے سب [illegible] بات کر سکتی ہے۔

[illegible] آپ [illegible] کا [illegible]

[illegible] ادھر [illegible] رہتے تھا۔

آپ [illegible] آپ خیریت [illegible] سرسلطان نے پوچھتے ہوئے کہا۔

[illegible] تفصیل [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] دیا۔

سرسلطان نے الفاظ [illegible] اور [illegible] دیکھتے تھے

[illegible] مہربانی [illegible]

[illegible] سرسلطان نے [illegible] لیا۔

جی ہاں [illegible]

[illegible] سرسلطان [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] لیا۔

کاغذ پر [illegible] نشان [illegible]

سرسلطان [illegible] کاغذ [illegible]

[illegible]

[illegible] کیونکہ [illegible]

[illegible] اور وہ ان کے [illegible]



[illegible] سرسلطان کے علاوہ [illegible] کوئی شخص نہ [illegible]

[illegible] ہے

[illegible]

[illegible] ہو گئے۔

[illegible] آپ [illegible] دیکھ [illegible]

[illegible] سرسلطان نے [illegible]

[illegible] مجھے واقعی [illegible]

[illegible] مجھے [illegible]

[illegible] کو۔

سرسلطان نے [illegible]

[illegible] گیا۔

[illegible] ایک [illegible]

سرسلطان نے [illegible] سرجھا [illegible]

[illegible] گیا۔

[illegible]

جناب [illegible]

[illegible]

[illegible] ہاں [illegible]

[illegible] سرسلطان نے [illegible] دیکھتے

[illegible] ہیں۔

[illegible] سر آپ [illegible]

ڈاکٹر جاوید احمد کے اندر آنے سے قبل [illegible] وضاحت کر رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں ـــ آئندہ کا خیال رکھیے" مسز سلطان نے [illegible]

"جناب ! اور میں آگے بڑھ گیا۔"

"مسز فوزیہ پہنچ چکی ہیں ـــ" اس شخص [illegible] نے فوراً [illegible]

لیجیے جناب۔

"تشریف لائیے ـــ" مسز سلطان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے [illegible]

[illegible] سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ بھی [illegible] ـــ میں جھک کر [illegible]

مسز سلطان [illegible] کرسی پر [illegible] ایک [illegible] کو [illegible]

بیٹھ گئے۔ انہوں نے [illegible] کے [illegible] کے [illegible]

[illegible] ہیں۔

[illegible] نے اوپر والے [illegible] ایک [illegible] [illegible]

کی [illegible] نکالی۔ اسے کھول کر [illegible] کا [illegible] اور [illegible]

[illegible] رکھا اور [illegible] کر کے [illegible]

[illegible] کر لی۔ آپ [illegible] کی [illegible]

[illegible] اور [illegible] کی [illegible]

[illegible] تھی۔

"[illegible] ـــ" ڈاکٹر جاوید احمد [illegible] بے اختیار [illegible]

[illegible] عجیب و غریب [illegible] آیا تھا [illegible]

[illegible] الماری [illegible] جا رہا ہے۔

"شکریہ ـــ" مسز سلطان نے [illegible] ڈاکٹر جاوید [illegible]

[illegible] اندر [illegible] کر [illegible] گئے۔ ان کے [illegible]



[illegible] اندر [illegible] میں آ گئی۔

[illegible] ایک [illegible] جیسے [illegible] ایک [illegible] کے گرد [illegible]

[illegible] تھیں۔ [illegible] عقب [illegible] الماری [illegible]

[illegible] اور [illegible] موجود تھے۔

[illegible] بیٹھ [illegible] اندر [illegible] داخل ہوا ہو گا ـــ [illegible]

[illegible] ہو گیا۔

[illegible] نہیں [illegible] ـــ [illegible]

[illegible] دوبارہ [illegible] دیا ہے ـــ

مسز سلطان نے ایک کرسی پر [illegible] بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے [illegible]

[illegible] کرسی پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے [illegible]

[illegible] سامنے [illegible]

"اب آپ بے فکر ہو کر بات کیجیے ـــ" [illegible]

[illegible] مسز سلطان نے [illegible]

[illegible] کہتے ہوئے کہا۔

"[illegible] ـــ مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔" [illegible]

[illegible] ـــ

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] مسز سلطان کے [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] سے [illegible] ہے۔

ڈاکٹر [illegible] نے سگریٹ کیس نکالا اور اس میں سے سگریٹ [illegible]
[illegible]

[illegible] ہوئے کہا۔

"[illegible] ہے ___ [illegible]"
[illegible] ___ [illegible]
کہا۔

[illegible]

"[illegible]" ___ [illegible]
[illegible] ___ [illegible]

[illegible]



[illegible] ___ [illegible]

کہا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible]

"آپ کا سوال [illegible] ہے ... اس [illegible]"

حاصل ہو جانا اتفاقیہ ناممکن ہے ـــ لیکن اچانک [illegible]
معمول [illegible] سے [illegible] گیا۔ [illegible]
ایک حقیقت کی [illegible] کی تعارف [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے اور [illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
کی [illegible] جب تک [illegible] ہے ـــ [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
لیکن [illegible] ـــ بہرحال بات [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو گئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



[illegible] ـــ لیکن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible]
[illegible] ـــ [illegible] ـــ [illegible]
[illegible] ـــ [illegible] ـــ [illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible]
[illegible] ـــ [illegible] نے جواب دیا۔
[illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible]
[illegible] ـــ [illegible]

[illegible] کر دی

"مسٹر [illegible]! ــــ اچھا مجھے اجازت دیجیے" ڈاکٹر جان [illegible]

[illegible] مسٹر سلطان [illegible]

[illegible] نظر [illegible]

[illegible] مسٹر سلطان [illegible]

[illegible]

[illegible] ڈاکٹر جان [illegible]

[illegible]

مسٹر سلطان [illegible] ڈاکٹر جان [illegible]

[illegible] باہر نکلتا چلا گیا۔

[illegible] مسٹر سلطان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ــــ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا جا سکے۔

[illegible]

[illegible] آواز سنائی دی۔

سلطان بول رہا ہوں [illegible] ــــ [illegible]



[illegible] ــــ مسٹر سلطان نے [illegible] میں کہا۔

"[illegible] ــــ دوسری طرف سے [illegible]

[illegible] جواب دیا

[illegible] آواز سنائی دی۔

"[illegible] ــــ [illegible]

"[illegible] ــــ [illegible]

[illegible] ــــ [illegible]

[illegible] ــــ مسٹر سلطان [illegible]

[illegible] ــــ [illegible]

[illegible]

"[illegible] ــــ مسٹر سلطان نے کہا [illegible]

[illegible]

"[illegible] ــــ دوسری طرف سے [illegible] آواز سنائی دی۔

[illegible]

[illegible] ــــ مسٹر سلطان نے [illegible]

[illegible] ــــ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چند لمحوں بعد وہ ایک [illegible] میں ... [illegible]

... ان کی سرگوشی ... [illegible] ... اٹھا۔ اور ... [illegible]

... سرسلطان ... [illegible]

... سرسلطان نے ... [illegible]

... [illegible] ... کار کی ... بڑھا دی۔

... [illegible] ... تیزی سے ... [illegible]

سڑک ... [illegible] ... تیز رفتاری سے ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... جاتے ... [illegible]

... [illegible]

سرسلطان ... [illegible] ... تیز رفتار ... [illegible]

... [illegible]

ایک ... [illegible] ... تیز ... [illegible] ... کار ... [illegible]

... [illegible] ... سڑک سے اتر کر ... گئی۔

... [illegible] ... سرسلطان ... [illegible]

... [illegible] ... اور ان کے ... [illegible]

... [illegible] ... گئی۔

... [illegible] ... ایک ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... جب ... [illegible]

... [illegible] ... سے ... [illegible]



میں سے ... [illegible] ... بے ہوش ... سرسلطان کو باہر کھینچ لیا۔

... [illegible] ... رنگ ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... اور ... چلے گئے۔

اور ... [illegible] ... سب ... [illegible] ... سے اپنی

... [illegible] ... ہو گئے ... [illegible] ... ایک دوسرے کے

پیچھے ... [illegible] ... ہو گئیں۔

اسپرنگ کی آنکھ کھلی تو [illegible]

[illegible]

[illegible] جاتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] دونوں [illegible]

[illegible] بیہوش [illegible]

[illegible] دونوں کو [illegible]

[illegible] ہوئے تھے [illegible]

[illegible]

[illegible] انگلیوں سے [illegible]

[illegible]



[illegible] دونوں [illegible] کے درمیان [illegible]

[illegible] گئے۔

[illegible] اپنے دونوں [illegible]

[illegible] اپنے چہرے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اٹھا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] بعد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گئی۔

[illegible] باہر [illegible]

[illegible]

— [illegible] ثبوت — اسپارک نے دروازے کی طرف [illegible]

[illegible]

— [illegible] کرنل [illegible] — جو دروازے کی [illegible]

[illegible]

— [illegible] — [illegible] — اسپارک [illegible]

[illegible]

— [illegible] — آپ [illegible] دو مہمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

شکریہ [illegible] — اسپارک [illegible]

[illegible]



[illegible] لمحوں بعد [illegible] گلی میں [illegible]
گلی میں پہنچتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ [illegible]
[illegible] ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

[illegible] پہنچتے ہی [illegible] پھر چند لمحوں بعد ہی ایک خالی ٹیکسی اسے مل گئی۔

— ایئرپورٹ — اسپارک نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی [illegible] آگے بڑھا دی۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جلد ہی وہ ایئرپورٹ پہنچ گئے۔ اسپارک نے کرایہ ادا کیا اور [illegible] کی طرف بڑھتا چلا گیا [illegible] اور پھر اس نے [illegible] میں سے ایک [illegible] نکالا اور [illegible] سوٹ پہن لیا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] کے بعد اس نے [illegible]

سے نکالی تھی اسپیڈ بوٹ اور ریحانہ کا خط اب نکالا اور انہیں جیب میں ڈالا
کی یہ عادت تھی کہ وہ جس کسی کا بھی ساتھ ہوتا اپنے ساتھ کچھ نہ کچھ [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible] اسپورٹس اور [illegible] تیار رکھتا تھا۔ اور
اسلوب کے [illegible] سے وہ [illegible] کا پسندیدہ تھا۔ اور جب اسے
آمد کی اطلاع ملی تھی۔

پہنچنے میں ہر طرف سے [illegible]۔ لیکن کے بعد جب وہ واپس ہی طرف
گیا تو اس نے بریف کیس بند کیا اور باتھ روم سے باہر نکل آیا۔ اب
[illegible] جب کا [illegible] جیسا کہ ان کے لئے خوب تھا۔

تمام [illegible] میں دو [illegible] ساتھ جیب سے نکلے ہوئے تھے۔ گر
لائے اور پھر [illegible] ان کے لئے ترتیب کر دیتے تھے۔ چند لمحے
کی آواز کے بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس" دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بیحد کرخت

"[illegible] سپیکنگ" ۔۔۔ اسپارک نے ساتھ ہی زرا
لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ سر ۔۔۔ ہمیں آپ کی طرف سے کال کا انتظار تھا"
دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کام ہو گیا ہے؟" اسپارک نے پوچھا۔

"یس سر۔ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو سکی ۔۔۔ کام مکمل ہو گیا ہے"
[illegible] بالکل محفوظ ہے ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کی حالت کیسی ہے" ۔۔۔ "بے ہوش ہیں [illegible]
معمولی سا زخمی ہو گیا تھا۔ ان کی [illegible] مرہم پٹی کر دی گئی ہے اور



[illegible] زخمی ہو کر بے ہوش ہو گیا ہے ۔۔۔ اب آپ جیسے حکم دیں ۔۔۔ دوسری
طرف سے جواب دیا گیا۔

"میں اسے خود دیکھنا چاہتا ہوں ۔۔۔ خیال رکھنا [illegible]
[illegible] ۔۔۔ اسپارک نے کچھ دیر سوچنے کے
بعد کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ [illegible] ۔۔۔ وہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دوسری طرف سے [illegible]

[illegible] ۔۔۔ اسپارک نے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کامیاب رہی۔

عمران نے بات کی جانب توجہ کئے بغیر واپس [illegible] جانے کے لئے اٹھ ہی
گیا تھا کہ [illegible] اور شانے سے پکڑ کر اسے بٹھا لیا۔

"[illegible]" وہ بولا۔ "[illegible]
[illegible] کی ترکیب پوچھنا ہے آپ سے ___ [illegible]
سے ___ یہ بات [illegible]" ___ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب! ___ میں [illegible] بول رہا ہوں" ___ دوسری طرف
سے [illegible] آواز سنائی دی۔

"[illegible] صاحب! [illegible] ___ [illegible]
[illegible] ___ [illegible]
[illegible] ___ عمران نے [illegible]
لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ___ آپ [illegible]



ایک بار پھر اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔
"[illegible] ہوا ہے ___ [illegible]
ہے ___ کیوں! ___ کیا [illegible] ___ عمران نے [illegible]
[illegible] کہا۔

"[illegible] صاحب [illegible] نہیں ہے ___ [illegible]
[illegible]
ایک بار پھر [illegible] جواب دیا۔

"[illegible] ___ [illegible]
[illegible] ___ [illegible]
کیا ___ عمران نے [illegible]

"[illegible] صاحب! ___ [illegible] ___ دوسری طرف سے
[illegible] جواب دیتے ہوئے کہا۔

"[illegible] ___ [illegible]
[illegible] ___ عمران نے
[illegible]

"[illegible] ___ [illegible]
[illegible]
[illegible] ___ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہاں ٹھیک ہے ـــــ جو بھی تم ایک گروہ غیر مادی ہیں ـــــ جس کا ہم مصنف نے
تذکرہ کیا اور اس بار ہمیں اطلاع ملی ہے ـــــ جو کچھ بھی اس شخص کی طرف
سے کسی بھی لحاظ سے اطلاع دی گئی تھی اس نے انہیں پیش کیا عمران نے
یہ تصور دیا ہے ۔۔۔۔ اب آپ کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس
کوئی اہمیت نہیں ہے ـــــ اب سننے میں ان کی باتوں کا نکتہ
دیا ہوا تھا ـــــ جیکب نے پوری تفصیل بتا دی ہے ۔
"تم نے سمجھا ہی ایک ایسا ہی جیکب کی" عمران نے کسی قدر
لہجہ میں پوچھا۔
"جی ہاں ۔۔۔ میں نے تو جیکب کی ہے ۔ آپ بھی اسی کا ذکر ہو
رہے لیکن یہ بعد میں پتہ چلے گا انتظار کریں ـــــ جیکب نے جواب دیا۔
"اور کتنا ۔ میں نے بتا دیا جیکب کرو گا ـــــ بول پڑی ـــــ عمران
نے کہا اور جیب سے سگریٹ نکالا ۔ اس کے ذہن میں جیکب کا نام گونج رہا
تھا کہ اس کے ذہن میں اس کے متعلق کوئی بات رہ جاتی تھی ۔ شاید وہ
ہو جاتا تھا اس شخص کی کوئی خصوصی اہمیت اس کے لاشعور میں موجود
لیکن وہ شخص کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی ۔ بہرحال اس نے سوچا کہ
کر بتانا جانا کہ جیکب کو سمجھا اور اس نے پھر ۔ اس نے ٹیلیفون اٹھایا
جب وہ اپنے کمرے کی طرف سے آ رہی تھی ۔
پیر تھا کہ کسی طرح ان کی طرف سے باہر نکلوا دیا جیسے ہی اس نے
تیرا ہے ـــــ اپنی کو نکالا اور پھر اس کی طرف سے بڑھ گیا ۔۔۔ وہ بول
رہا تھا اور عمران کو کہا کہ ۔۔۔ اس کے ذہن میں بات کا آغاز ہو گیا تھا۔
تھوڑی دیر بعد عمران نے جیکب سے ملاقات کے لئے ہائی وے کا رخ کیا ۔



ہے ۔ واقعی نہایت خوبصورت اور جدید انداز کی تھی ۔
دروازہ کھول کر عمران نیچے اترا اور پھر تیزی سے اندر کی طرف بڑھتا چلا گیا
یہ مکان کسی ایسے شخص کا تھا جو کہ بہت مالدار تھا کیونکہ پورچ میں ایک
خوبصورت کار موجود تھی ۔ وہ سیدھا اندر داخل ہو گیا تھا ۔ سامنے ایک شخص کھڑا
تھا ۔ اس نے مڑ کر دیکھا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے
اس کا چہرہ ۔ اور پھر اس کی گردن جھک گئی ۔
"تم جاؤ" ۔۔۔ اس نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا ۔
تو وہ کمرے میں داخل ہوا ۔ یہاں کا ماحول دیکھ کر عمران بے حد حیران ہوا
بیٹھے ہوئے شخص کی طرف دیکھا ۔ انہیں دیکھ کر دونوں اٹھ کھڑے
ہو گئے ۔
"آئیے تشریف رکھیے" ـــــ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر کہا
کرسی پر بیٹھ کر عمران نے جیب سے سگریٹ نکالا ۔
"آپ کون ہیں" ۔۔۔ جیب میں ایک ۔۔۔
اور کیا آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے ـــــ عمران نے مسکرا کر کہا ۔
"جی ہاں ـــــ مطلب ہے میرا تعارف ۔ تشریف رکھیے" ـــــ
سامنے بیٹھ گیا ۔
"میرا نام جیکب ہے ۔ ۔ جیکب سمتھ ۔ یہاں میں ایک کلب ہوں
ہے ـــــ میں آپ کو سمجھا تھا" ـــــ عمران نے سر ہلا
دیا ۔
"کیا آپ میرا دوست ۔ بیٹھئے ۔۔" ـــــ جیکب نے
کہا ۔

"اچھا بھائی! آخر تم کیسے آدمی ہو ۔۔۔ بیٹھ جاؤ یہیں۔"

"میں تو بس یونہی پوچھ رہا تھا" ۔۔۔ عمران نے مسکرا کر ہیرے کہا۔ اور پھر
کسی چیز کی طرف بڑھتے ہوئے وہ اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا چیز ہے یہ ادھر دیکھئے" ۔۔۔ ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھئی مجھے تو ڈر لگتا ہے ۔ گویا کہتے ہیں کہ مجھے آنے میں شک
ہے کیونکہ یہ چیز ہے۔ خیر میں سوچ رہا ہوں کہ بیٹھ جاؤں تو آخر مسئلہ ہو
کا ادراک" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر کہا۔ پھر تیزی سے تو برآمدے
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ دیر تک وہیں کھڑا رہا [illegible] احساس
خواہ مخواہ ہوا تھا کہ عمران کا ٹیپ سمجھ میں نہیں آتی۔
چونکہ بہرحال وہ راستہ [illegible] کے ساتھ ادھر [illegible]
تھے اور [illegible] عمران اس سے [illegible] ہو گیا۔

حالانکہ وہ [illegible] کا خیال [illegible] عمران نے [illegible]
کو [illegible] کے کمرے میں [illegible] کرنے گا۔

جو [illegible] کر رہے تھے کہ [illegible] کی طرف بڑھا [illegible]
دو [illegible] ایک [illegible] اس کی طرف بڑھا۔

"صاحب آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟" ۔۔۔ [illegible]
میں پوچھا۔

"ایک [illegible] ہے ۔۔۔ کہیں نہیں" ۔۔۔ عمران نے [illegible]
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک [illegible] کرنے ۔۔۔ اچھا آپ یہ [illegible] کروں [illegible]
گئے" ۔۔۔ [illegible] عمران [illegible]



[illegible] کوئی [illegible] تھے [illegible]

"ہاں ایک وقت" ۔۔۔ عمران نے کہا اور [illegible] کرنے کو تیار
کے [illegible] گئے۔

"جی تو آپ کا مطلب بار بار بیٹھ جانا تھا" ۔۔۔ ویٹر نے [illegible] مسکراتے
ہوئے کہا۔

"بہت ممکن ہے تم میرا مطلب سمجھ گئے" ۔۔۔ عمران نے [illegible]
[illegible] بیٹھتے ہوئے کہا۔

[illegible] کوئی [illegible] میں دیکھ رہے تھے لیکن
جب [illegible] دوسری طرف [illegible] رہے تھے [illegible] پوچھا
[illegible] ہو گئے ۔۔۔ ویٹر نے یوں کہا
[illegible] بہت [illegible] ہو گیا ہو۔

[illegible] ۔۔۔ عمران نے [illegible]
[illegible] سے [illegible] لیکن [illegible]
عمران نے [illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] تھی۔

ویٹر [illegible] ۔۔۔ [illegible] آئی [illegible]
ہے ۔۔۔ عمران نے [illegible] ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"[illegible] ۔۔۔ کہیں [illegible]" ۔۔۔ [illegible] ویٹر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے
ہوئے کہا۔

"[illegible] ۔۔۔ [illegible] کے وقت ۔۔۔ جاؤ جلدی۔
[illegible]" ۔۔۔ عمران نے [illegible]

[illegible] بلا گیا۔

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] لگا۔

[illegible] عمران نے [illegible]

[illegible]

[illegible] رہے تھے۔

عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پوچھا۔



[illegible] — عمران

[illegible] جواب دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] جواب [illegible]

[illegible] — کیا مطلب — [illegible]

[illegible]

[illegible] نے جواب دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]

سکے جیب میں پڑا تھا۔

"یہ مشکوک افسر [illegible] کو ہوٹل میں نظر آتے ہی [illegible] پہچان لیا

کا ممکن ہی نہیں خیال کیا جا سکتا ہے [illegible] تو وہ انہیں ہم پر شک کر کے [illegible]

ضرور ہو گا" ـــــ عمران نے کارڈ واپس لیتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ ویری سوری سر ـــ [illegible] کیا پتہ کہ غلط آدمی ہے ـــ

[illegible] کمرے سے تو کوئی بھی نہیں ہے" ـــ منیجر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے [illegible] سکتا ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

اور منیجر [illegible] کی اور [illegible]

نکل گیا۔ ڈاکٹر کے ہاتھ میں [illegible] بیگ تھا۔

"آپ [illegible] کے [illegible] ڈاکٹر" ـــــ عمران نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر جناب" ـــ ڈاکٹر نے [illegible] ہوئے کہا، اور عمران نے صفدر کی [illegible] کھول کر [illegible] سر ہلاتے [illegible] نے جلدی سے [illegible] تیار کرنے لگا۔

عمران [illegible] سے نکال کر [illegible] لگا [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گیا۔

عمران جانتا تھا کہ [illegible] دونوں [illegible] ہوش میں آ جائیں گے، اور [illegible]



[illegible] ایک [illegible] کھول دیں [illegible]

"[illegible] اب [illegible] ـــ [illegible]

[illegible]

[illegible] نکلے۔

"آپ" [illegible] صفدر کے منہ سے نکلا۔

"آؤ [illegible] ان کے چہرے کی [illegible] جیسے [illegible] ہیں

[illegible] ـــ عمران نے صفدر کے [illegible] کہتے

[illegible] اٹھ بیٹھا

ڈاکٹر نے [illegible] کھولنا شروع کر دیا [illegible] اٹھ کر کھڑا ہو گیا [illegible] آنکھوں میں ندامت کے آثار [illegible]

"[illegible] کیا پولیس کی [illegible] ہے" ـــــ [illegible] منیجر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پولیس کو ـــ کیا [illegible] ہوٹل [illegible] ـــ؟" عمران نے [illegible] پوچھا

"نہیں سر ـــ میں تو ــــ" منیجر [illegible] کے لہجے سے [illegible] گیا۔

"آئندہ [illegible]" ـــ عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"بہتر جناب ـــ اچھا اجازت [illegible] منیجر [illegible]

[illegible] ـــ یہ سرکاری راز ہے" ـــ عمران نے [illegible] منیجر سے کہا۔

اور جگہ نے آ جانے میں مدد دی۔

عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل تو سیدھے لفٹ کی طرف بڑھ گئے
ان سے اور جولیا وہیں رہ گئے۔ تنویر ان کے پیچھے عمران سے … 
جو کچھ ہو رہا ہے۔

"اب اس … کیا فائدہ … پہنچ گیا" … ؟ عمران نے
اس سے کہا۔

"وہ تو ہمیں سب کچھ بتا دیں گے آخر تک … تفصیل بتا دی۔"

"لیکن وہ تم … کیسے چھوڑ گیا … مجھے تو اس بات پر حیرت …"
عمران نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔

"دراصل عمران صاحب … وہ … کی … سے
… کر … ہوئے … مدد … کی …
سے … پہچان … گیا ہو۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"… ٹھیک ہے … اس … کو … رہنا چاہیے … وہ
… ہے جسے … آرڈر … کے مطابق … کی تھی" … عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں … کو … ہو گا" صفدر نے … کہا۔ … دل … ایک … کو … رہا تھا … نے …
… کی … کرنے … کا فیصلہ کیا تھا
… معلوم تھا … کی … کی … سزا دی۔

"… کی ضرورت نہیں ہے … وہ …
تم … کو … گیا … ہے … جن …"



مرتبہ مار کھا چکے۔ … یہاں تو ہم سب سنبھال لیں گے" عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے سر ہلا دیئے۔

عمران مسکراتا ہوا واپس اپنی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اسے کام
… مکمل کرنا تھا تاکہ وہ … کی … میں
… کی … کے مطابق اس مشن کی تفصیل
حاصل کرنے کے لیے … کوئی … بنا سکے
صفدر اور کیپٹن شکیل … اپنے کام … گئے۔

بڑی بڑی مسدود منجمد چیزیں وقت تھا اسی وقت لیا ہے جب مگر کو مڑنے
لگے۔ بعد ہوئے سے فراق پر ہو آیا ہے۔

دانیل بڑا ... لمحے میں سے گزرنا آگے بڑھا چلو۔ ... کا پاؤں اسے
... سے ... کی ... کے پاس ... کو الٹی ہوئی نظر آئی۔ اس کے
... لمبی ... انجانی ... پر ... دونوں کا دیا
... رخ ... سفر ... میں ... چلی گئیں ... نگر کو
راستے ... سفر ... اس طرح ... کے دو ... سے ... کر
گزرنا ... لڑکیوں کی ... اور ... اور بعد ... طرف ... اچھی
... کے قریب پہنچ گئی۔ ... ہوا ... تا ... اور ... ہے
انجمن ... سے ... کی طرف بڑھ گیا۔ ... کے
... کے پیچھے ... سے ... کا ...
... گیا ہے۔

... نے ... کر ... کے اندر ... کا جائزہ لیا اور ... سر ... کے
... کا ... پر جھکا ہوا
... کو ... میں ... کو ... اور ... حس ...
... کی ... نیچے ... ایک ... کی
... میں ... نظر ... تھی۔
... سے ... ۔ ... نے ...
... میں ڈال لیا ... سیدھا ... کر ... لائن
... کو ... کا ... کو تا
... سے ... ہوا تھا ... نے ... کر



**ڈانیگر نے** ... سے باہر نکالی۔ ... کا ... [illegible]
... سے ... کا تھا جو ... کے ... والی ... [illegible]
تھا جو ... سے ایک ... ہاتھ ... تھی۔ اور اس [illegible]
... کل ... سے ... پر ... اس لئے ... ہوا ہے۔ [illegible]
... کے ... کے ساتھ ... کو ... [illegible]
... سے ... تھا اس لئے اس نے ... [illegible]
... کے ساتھ ... کر ... جائے گا۔

... نے ... کے ... سے باہر نکالی اور ... [illegible]
... پیچھا ... کے ... کر ... طرف [illegible]
... کے ... سے ... [illegible]
... تھی اور اس طرح ... تھا ... [illegible]
... کے برابر ... تھی ... اس وقت ... [illegible]

— ہاں! اور میں اپنی بیٹی سے ... مرکزی ... حضرت صاحب سلیمان پاشا بولے

رابطہ ہے — دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی اور انسپکٹر

کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔

تب حضرت صاحب سلیمان پاشا صاحب! — عمران صاحب

آفس میں موجود ہیں؟ — انسپکٹر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

نہیں! — کیا ہوا ہے — یہ مرکزی ... قرآن ...

ایمان — سلیمان نے ... کرتے ہوئے کہا۔

— ... — وہ کہاں گئے ہیں؟ انسپکٹر نے حیرانی سے کہا۔

نہیں — انہیں انگریزی میں نکال دیا گیا ہے۔ چیف کمشنر

کروا دیا ہے — سلیمان نے جواب دیا اور انسپکٹر نے بغیر مزید بات

کئے رسیور رکھ دیا۔

پھر ایک ... کر کے اس نے ... جیب میں ہاتھ ڈال کر ... ہی

... اور ... کرا ... اور کی ...

... نمبر ... کر کے ... کر دیئے۔

— انسپکٹر — ... دوسری طرف سے ... کی

آواز سنائی دی۔

— میں انسپکٹر ... بول رہا ہوں — عمران صاحب کے خلاف

... مگر وہ ... موجود نہیں ہیں — انسپکٹر نے تیز لہجے

میں ... کی ... عمران کی ... اور ...

... کر دے۔

— کیا بات ہے — ... نے پوچھا۔



... اور ... پہنچ گیا۔ ... جو ... ان کی ...

میں ... تھا۔

انسپکٹر نے ایک ... کے ... کو ... اور دوسرے ...

... پر ... سلطان ... تھا۔ ان کے ... کا ... 

اور دوسرے ... خاص ... انسپکٹر ... سامنے ...

... اور ... سلطان کو ... سے ...

... ظاہر ... سلطان ... 

... کو ... ہے۔

انسپکٹر نے ... سے ... جیب میں ... اور دوسرے ... 

... کی ... آگے ... آ ... — ... صاحب

کے ... تھا۔ ظاہر ہے ... 

... ہے کہ ... 

پولیس ... سے ... جب ... 

... کا ... سلطان ... 

... سے ... 

... اور ... پر ... 

اور ... کے بعد ... کے قریب

آ ... تھا۔

انسپکٹر — ... کا ... اور ...

... ہو گئی۔ ... نے ... 

کے ... شروع کر دیئے۔ ... 

"جناب ۔۔۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے سلطان کو خواہ اگر [illegible]
[illegible] کر کا کر دست کیا اور جب کہ واپس گئی [illegible]
[illegible] گئے ۔۔۔۔" مائیکل نے جواب دیا۔
"پھر ۔۔۔۔ ا" جیمسن نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور ٹائیگر ایک
[illegible] گئیں جیمسن کا خیال تھا کہ [illegible]
[illegible] لیکن ان کے لہجے سے تو ایسا محسوس ہو رہا تھا
جیسے سلطان کا اغوا کرنے والا ان کا مرد [illegible] ہو۔
"پھر جناب اس کی اطلاع [illegible] عمران والا
فون آیا تھا ۔۔۔" مائیکل نے جواب دیا۔
"یہ واقعہ کہاں ہوا ۔۔۔ بتاؤ کہ اس وقت کہاں تھے" ۔۔۔ سر
نے پوچھا۔
اور پھر جواب میں [illegible] تفصیل بتا دی۔ اس نے ملنے والی
بات کو [illegible] کی بات وہ چھپا گیا۔ کیونکہ اس کے
مطابق [illegible] اس کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ اس لئے اس نے [illegible]
کے طور پر [illegible] فیصلہ کر لیا تھا۔
"سب حال کی تفصیل" ۔۔۔۔ جیمسن نے پوچھا۔
"جناب [illegible] تفصیل [illegible] کس لئے ہیں ۔ [illegible] نہیں ہو سکا۔
[illegible] نے جواب دیا۔ اس [illegible] ایک بات [illegible] معلوم تھی
[illegible] کا [illegible] ہے بھی [illegible] کہ جب
[illegible] کا اظہار [illegible] بتانا پڑے۔
"[illegible] ۔۔۔ تم [illegible] اپنے [illegible] جاؤ" ۔۔۔ عمران سے [illegible]



[illegible] ہے۔ [illegible] ۔۔۔ اور تم سے خود ہی دوبارہ رابطہ کرے گا۔ ۔۔
[illegible] نے [illegible] لہجے میں جواب دیا۔
"بہت بہتر ۔۔۔" مائیکل نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی [illegible]
[illegible] کر فون رکھ دیا [illegible] ظاہر ہے اس
[illegible] سب کچھ ہو گیا تھا اور کنٹرول تھا۔ اس لئے اس
نے [illegible] اور [illegible] کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
[illegible] نے [illegible] باہر جانے کی بجائے
[illegible] سلطان کی کوٹھی [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]
[illegible] اسے کسی پولیس [illegible]
[illegible] ایک [illegible] پہنچ
کر جیسی جا سکے۔
[illegible] سے [illegible] بعد وہ [illegible] کو [illegible]
[illegible] اس نے اپنی [illegible] ایک طرف [illegible] کی اور پھر [illegible]
[illegible] کر اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ اور پھر [illegible]
[illegible] کو [illegible]
"[illegible]" ۔۔۔ مائیکل نے [illegible] میں کہا۔
"[illegible]" ۔۔۔ [illegible]
[illegible] عمران کی آواز [illegible] کا لہجہ [illegible]
[illegible]
"بہتر جناب" ۔۔۔ مائیکل نے [illegible] لہجے میں جواب دیا۔ عمران سے

دوسری طرف سے دروازہ بند کر دیا۔

انسپکٹر نے ٹیپ میز پر رکھ دیا اور پھر [illegible] کے کمرے تک [illegible] گیا اور [illegible] جلدی [illegible] تاکہ عمران کے آنے سے پہلے ٹیپ [illegible]
ریکارڈ کیا جائے۔

انسانی فطرت ہے جب [illegible] کہ اس [illegible] ٹیپ کی کوئی کاپی [illegible]
ہمیشہ ضرورت ہے اور [illegible] کہ [illegible] ٹیپ کے [illegible]
اچھی طرح [illegible] ہو۔

پھر ایک خیال کے تحت [illegible] نے ٹیپ اپنی جیب سے نکالی اور [illegible]
الماری کے پیچھے بنے ہوئے ایک خفیہ خانے میں رکھ دیا تاکہ اگر کوئی [illegible]
بھی کر جائے تو ٹیپ محفوظ رہ سکے۔



عمران [illegible] پیچھے ہی [illegible] پہنچا۔ ایک [illegible] انسپکٹر
کے [illegible] بتا دیا اور عمران، سر سلطان کے [illegible] اغوا کئے جانے
[illegible] ٹیپ کا چکر تو
[illegible] سے [illegible]
[illegible] انسپکٹر کو [illegible] آیا تھا۔

"تم [illegible] کی [illegible] ہے ____ "عمران
نے [illegible] پوچھا۔

"کیا [illegible] پہلے نہیں [illegible] اطلاع دی ہے ____
انہوں نے بتایا ہے کہ سر سلطان [illegible] ملنے کے [illegible] آئے تھے اور
[illegible] سے پہلے [illegible]
[illegible] کے خلاف [illegible] ____ اور [illegible]
تفصیلات [illegible] پہنچا۔

[illegible] ــــــ تمہارا مطلب ہے کہ ایشیائی [illegible]
اور دوسرا [illegible] اور [illegible] کے سلطان [illegible]
صدر مملکت [illegible]
[illegible] ــــــ عمران نے [illegible]
[illegible] کے [illegible]

اور پھر عمران نے فون اپنی طرف کھسکایا اور [illegible] ٹائیگر کے
فون کرنے [illegible] کیونکہ [illegible]
ٹائیگر کو [illegible] ہدایت کی ہے [illegible]
[illegible] دوسری طرف سے [illegible]

عمران نے ٹائیگر [illegible] ہدایت [illegible] کہہ کر
رکھ دیا۔

میں ٹائیگر [illegible] ــــــ [illegible]
[illegible] ــــــ [illegible] سلطان کو [illegible] ہے ــــــ
ضرورت پڑی تو [illegible] کر دوں گا ــــــ [illegible]
[illegible] ــــــ عمران نے [illegible]

ٹھیک ہے ــــــ [illegible] اور عمران [illegible]
آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی ٹائیگر کے
[illegible] مستقل طور پر رہتا
اس لئے [illegible] تھا۔

[illegible] عمران



کے ذریعے [illegible] کمرہ [illegible] پہنچ گیا [illegible] ٹائیگر کے
[illegible] اندر سے [illegible] تھا۔

عمران نے دروازے پر [illegible] دی۔

کون ہے ــ [illegible]

دروازہ کھولو [illegible] ــــــ عمران نے [illegible]
[illegible] عمران [illegible] ٹائیگر نے عمران
[illegible]

السلام [illegible] ــ [illegible]
[illegible] ــــــ عمران نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ٹائیگر نے [illegible]
[illegible] دی۔

تم نے [illegible] ــــــ عمران نے [illegible]
کو [illegible] ہوئے کہا۔

[illegible]
[illegible] ــــــ [illegible] نے جواب دیا۔

[illegible] ــــــ عمران نے پوچھا۔

[illegible] ــــــ ٹائیگر نے کہا اور الماری کھول کر اس میں سے ایک
[illegible] عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

[illegible] ــــــ تھوڑی دیر بعد [illegible] ہو سکتا ہے اس [illegible]

اس نے دروازے سے باہر نکلتے ہوئے [illegible] کی آواز سنائی دی [illegible]

[illegible] دیا۔

"[illegible]! ـــ مسٹر سلطان کی [illegible] انتہائی خوبصورت ہے ـــ کیونکہ [illegible] ـــ [illegible] زیادہ

عجیب تھا۔

"مس [illegible] مسٹر سلطان کو [illegible] کے جانے والی [illegible]

[illegible]

[illegible] ـــ [illegible]

[illegible]

ہے [illegible] اس لئے مجھے [illegible]

[illegible] ـــــ ڈائننگ نے جواب دیا۔

"کوئی [illegible] بات ہے [illegible]

[illegible] ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب! ـــ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ـــ ڈائننگ نے جواب دیا۔

"[illegible]! ـــ [illegible] ہے ـــــ [illegible]

[illegible] ـــ [illegible]



[illegible] ـــ [illegible]

[illegible]

"[illegible] ـــ [illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسٹر سلطان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسٹر سلطان [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

"بالکل برانڈ نیو سا پایا ہے" ___ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جناب! ___ یہ تو کسی پارٹی کا پیمانہ لگتا ہے" ___ ٹائیگر نے [illegible]

"ایسا نہیں ہے باس! یہ پیمانہ ایک خصوصی طور پر بنایا گیا ہے۔ وہ [illegible] ڈائریکٹ ڈیلنگ ہے ___ اس کا [illegible] ترتیب دیئے گئے ہیں [illegible] مہارت سے ترتیب دیئے ہیں" ___ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا سامنے والی عمارت [illegible]" ___ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی شخص اس چیز کو [illegible] میں نہیں ہے" ___ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب تک کا سارا سیٹ اپ ہے" ___ عمران نے [illegible] پوچھا۔

"کہاں ___ مکمل سیٹ اپ ہے" ___ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ___ یہ سمجھ آیا ہے ___ اس شخص کا ایک [illegible] سے کام لیا [illegible] اس سے طے پا جاتا۔ ورنہ وہ [illegible] کا [illegible] سامنے [illegible] ہیں" ___ عمران نے کہا اور [illegible] سے [illegible] جیب سے ایک [illegible] نکال کر عمران کے [illegible] رکھ دیا اور عمران اس [illegible] میں [illegible] گیا۔

[illegible] عجیب [illegible] ٹائیگر [illegible] دیکھ کر [illegible] وہ [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] تھا۔ [illegible] آنکھوں میں [illegible] کی [illegible] خوفناک [illegible] عمران نے [illegible] تھا۔ اب [illegible]



[illegible] نے [illegible] اور پھر [illegible] ٹائیگر کو [illegible] بار [illegible] وہ [illegible] عمران اور ٹائیگر [illegible] ایک [illegible] ٹائیگر کا [illegible] پہنچ گیا تھا۔

"ٹائیگر! [illegible] ___ [illegible]" ___ عمران نے ٹائیگر [illegible] اور ٹائیگر [illegible] میں [illegible] گیا۔

"[illegible] ___ [illegible] سے باہر آیا تو وہ [illegible] ایک [illegible] میں تھا۔

"[illegible] اور [illegible]" ___ عمران نے کہا۔

"[illegible]" ___ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران دروازے کی طرف چل پڑا۔

عمران نے باہر نکلتے ہی [illegible] اور پھر وہ [illegible] [illegible] سے [illegible] لیکن [illegible] [illegible] پہنچ گئے۔ لیکن [illegible] عمران نے جیب سے [illegible] ٹائیگر [illegible] پہنچ جاتے۔

[illegible] عمران [illegible] [illegible] نظر [illegible] [illegible] سے [illegible] اور [illegible] [illegible] کی [illegible] بار [illegible] پھر [illegible]

[illegible] میں [illegible] کرنے [illegible] اور [illegible]

[illegible] نے [illegible] جیسے [illegible]

[illegible] کر [illegible] بار [illegible] واپس آنے [illegible]

[illegible] لیا [illegible]

[illegible] ایسی [illegible] کرنے [illegible]

[illegible] کہ [illegible] ول [illegible]

[illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] کرنے والے [illegible] اور [illegible]

[illegible] کرنے [illegible] اس [illegible] دو لوگ [illegible]

[illegible] کرنے [illegible] گیا [illegible]

[illegible] کے [illegible] جا [illegible] ہوتا۔

[illegible] کو [illegible] کرنے [illegible]

[illegible] نے [illegible] وقت [illegible]

[illegible] عمران [illegible] سے [illegible] اور [illegible]

[illegible] گیا۔

چلئے [illegible] جابرشاہ — عمران نے [illegible]

[illegible] کے [illegible] کو [illegible]

[illegible] عمران کے [illegible] پر [illegible]

[illegible] اور [illegible] سے [illegible]

[illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] اور [illegible] چلا گیا۔



[illegible] وہ عمران کو [illegible] دیکھ کر [illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible] عمران [illegible] سے باہر آیا [illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] اب [illegible] کو [illegible] گیا [illegible]

[illegible] عمران نے [illegible]

[illegible] کار [illegible] اور [illegible] گیا۔

[illegible] سے [illegible] اور [illegible]

[illegible] گئے۔

[illegible] ایک [illegible] اور [illegible] سے آرہے۔

[illegible] سے [illegible]

[illegible] کے [illegible] کہا [illegible] آگے پیچھے [illegible]

[illegible] ہوگئے۔

صفدر سلطان نے کہ جب ہوش آیا تو [illegible] اپنے آپ کو ایک [illegible]
سے کمرے میں [illegible] ایک [illegible] سے [illegible]
[illegible] ہو رہا تھا [illegible] مسند [illegible] تھے۔

[illegible] آنے میں [illegible] کا خیال آیا [illegible] سے کہیں [illegible]
[illegible] ہوئے تھے [illegible] کر سکتے تھے۔ [illegible]
وہ سمجھ گئے [illegible] ہو گیا ہے۔ [illegible]
[illegible] کیسے [illegible] جب [illegible]
[illegible] گیا ہے۔ [illegible] جان [illegible] ہوئے [illegible]
اسلم سلطان [illegible] نہیں [illegible] تھے۔

ابھی وہ ان کے [illegible] کا دروازہ کھلا اور [illegible]
[illegible] اس کی طرح [illegible] تیز [illegible]
جب [illegible] شکل [illegible] سے ہی [illegible] کے [illegible]



رہی تھی [illegible] اور [illegible] تیز تیز [illegible] اسلم سلطان کے سامنے
پہنچ گیا۔ [illegible] بے پناہ چمک تھی۔

"آخر [illegible] مسٹر سلطان ہے۔۔ اور تم [illegible] تیار ہو سکے [illegible]" — اس
ہرمن نے [illegible] پوچھا۔

"ہاں! [illegible] بڑی بات [illegible] ہے" مسٹر سلطان نے جواب دیا
[illegible] سرکاری [illegible] گیا تھا اور [illegible] نے [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہوتے [illegible] گیا [illegible] اس [illegible]
[illegible] تھا۔

"اس کی [illegible] ہے ــــــ" وہ [illegible] ایک [illegible] سے پوچھا۔
"[illegible] ــ [illegible] ہے [illegible] نہیں [illegible] ہو۔"
[illegible] جواب دیا اور مسٹر سلطان کے چہرے پر [illegible] کے بیچ
گئے [illegible] کر کے [illegible] ہونے کی وجہ سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] کا [illegible] ہاتھ [illegible]
[illegible] ہو گا۔

"[illegible] ہے [illegible] مسٹر سلطان ہے ــــــ؟ [illegible]
[illegible] ــــ [illegible] کے بعد کہا۔
"[illegible] ہے ــــ [illegible] کر کے ان
[illegible] ــــــ [illegible] سے [illegible] اور
[illegible] ــ ــ [illegible]
[illegible] سے [illegible] ایک [illegible] نے
[illegible] جواب [illegible] ہوئے کہا۔

سر سلطان! ___ کیا آپ از خود بتا سکتے ہیں کہ انگریزی کا ایجنٹ
ملک میں کیا سمجھا جاتا ہے ___ جو خیر سنگھ نے کہہ دیا سر سلطان کی شکل
دیکھتے ہوئے پوچھا۔

سر سلطان نے [illegible] فلسفے میں برطرف [illegible]
[illegible] ہم لوگوں کا [illegible]
[illegible] سر سلطان [illegible]
آپ کو سمجھاتے ہوئے جواب دیا۔

[illegible] تمہاری [illegible] نہیں ہے کہ تم [illegible]
[illegible] ہر طرح [illegible]
خیر سنگھ نے [illegible] کی طرح [illegible] ہو سکتا ہے۔

[illegible] ___ [illegible]
[illegible] مگر [illegible]
[illegible] مجھے [illegible]
[illegible] ___ اگر آزمانا چاہتے ہو تو
آزما کر دیکھ لو ___ سر سلطان نے [illegible]
ہوئے کہا۔

[illegible] تمہاری بات درست [illegible]
[illegible] ___ کیا
[illegible]
خیر سنگھ نے [illegible] ہوئے کہا۔



[illegible] ہے یہ سلطان نے [illegible]
[illegible] آپ [illegible] کہا۔

[illegible] ___ اب [illegible] ہوگا۔
اگر [illegible] کچھ حاصل ہو۔ [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] ___ خیر سنگھ نے [illegible]
[illegible] کہا۔

[illegible] ہوگا ___ یہ سر سلطان نے اس
[illegible] ہوئے لہجے میں کہا۔

[illegible] ہوگیا ہے ___ خیر سنگھ نے
سر سلطان کی بات کا جواب دینے کی بجائے [illegible]
[illegible]

[illegible] جناب ___ [illegible]
[illegible]
[illegible] ___ [illegible] آدمی نے جواب دیا۔

[illegible] سر سلطان کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں اور وہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] ___ ٹھیک ہے [illegible]
[illegible] کام [illegible] کوئی
[illegible] خیر سنگھ نے [illegible]

آپ [illegible] جناب [illegible] کام [illegible] کہا۔

بہرحال تمہاری تلاشی لی جائے گی ___ [illegible]
کرایا جائے گا ___ اور [illegible] ایسے اور ایک [illegible]
[illegible] آدمی ہے اور [illegible]
جاری ہے" ___ [illegible] تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"تمہارے کوارٹر وغیرہ بھی مکمل ہیں" ___ غیر ملکی نے پوچھا۔
"جی ہاں جناب ___ ہر چیز کا مکمل انتظام ہے" ___ [illegible]
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"[illegible] ہے" ___ غیر ملکی نے جواب دیا۔ اور
مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ [illegible]
کر ان کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔
[illegible]
گئے ظاہر ہے وہ [illegible] کے سوا اور کچھ کر بھی نہ سکتے تھے۔



کرشنا ___ پنڈال میں داخل ہوتے ہی [illegible] کے درمیان
[illegible] ظاہر
ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دونوں کو دیکھ رہا تھا۔
"کیا بات ہے" ___ [illegible]
سے [illegible] پڑا۔
[illegible] ___ [illegible]

انداز میں [illegible]

[illegible]

درمیان ایک [illegible] سا بنتا چلا گیا۔

"پیچھے چلے جاؤ ___ یہاں [illegible] ہوا ہے" [illegible] نے مسکراتے ہوئے کہا۔

[illegible] عمران [illegible] پیچھے ہٹ [illegible] گئے۔

"[illegible]" ___ عمران نے [illegible] مخاطب ہو کر کہا۔

"[illegible]" [illegible] نے جواب دیا۔

[illegible]

"[illegible]" ___ [illegible]

[illegible] گیا۔



[illegible]

[illegible] کہا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]

خلاف کے سینے اور پر پڑیں اور وہ دونوں بری طرح چیختے ہوئے دروازے سے ٹکرا گئے۔ عمران باہر نکلتے ہی باہر والے زبردست جگہ کی طرف تک جا پہنچا۔

"یہ تو ہوا آدھا تماشا ۔۔۔۔ اب آگے دیکھو" ۔۔۔۔ عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھا ۔ وہ تیزی سے تھا اب بیرک

"آپ اسے سنبھالیں ۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں" ۔ اس کہتے ہوئے مرغے کے پیچھے ہی وہ باہر نکل گیا ۔۔۔۔ اس نے تیزی سے ہوتے ہوئے بھی کہا۔

ادھر عمران تیزی سے آگے بڑھا کی کوشش کرتے ہوئے برآمدے کی طرف بڑھا اور وہ جیسے ہی ایک بار پھر بیٹھ گیا ۔ عمران تیزی سے اٹھا کے لئے آگے بڑھا اور اچانک پلٹ کر برآمدے کی طرف بڑھا اور ان کی گھومتی ہوئی عمران کے پہلو سے گزر کر دوسری طرف جا گرا ۔ اس نے تیزی سے پلٹ کر دیوار کا سہارا لینے کی کوشش کی ۔ لیکن دوسرے لمحے عمران نے اس کا جھٹکا دیا اور نیچے گرا تو تیزی سے اٹھا اور اچھلا جیسے اس کا جسم ہوا میں اڑ رہا ہو ۔ مگر اس بار اس کے دونوں ہاتھوں میں پائپ تھا اور پائپ میں ان کے منہ سے فضا میں ایک دھماکہ گونجا ۔

عمران نے بڑی پھرتی سے اپنے آپ کو بچا کر ایک طرف چھلانگ لگا دی ۔ اس کی ناک کی نوک ایک ہی انچ کے فاصلے سے گزری تھی اور ان کو ایسے لگا جیسے اس کا سر پھٹ جائے گا ۔ دوسرے لمحے عمران نے ایک اچھال کر گردن سے پکڑ لیا اور



اسے تیزی سے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا اور خود تیزی سے پیچھے ہٹ گیا اور اسی لمحے اسے بھی پتہ تھا کہ اسے ایک جھٹکے میں اسی کی دائیں کلائی پکڑ کر اس نے اپنی گرفت مضبوط کی اور عمران نے اسے آنکھ لگا کر ایک جھٹکا دیا اور اس کا جسم ہوا میں اچھل کر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا اور اس کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ ساکت ہو گیا ۔ وہ دونوں خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکے تھے ۔

اسی لمحے دروازے سے تین آدمی اندر داخل ہوئے مگر آنے سے پہلے ہی عمران نے ان پر حملہ کر دیا ۔ ایک کو تو عمران نے گردن سے پکڑ لیا اور ساتھ ہی دوسرے کو ٹانگ ماری اور وہ چیختا ہوا پیچھے جا گرا ۔ اس کی آواز نکلی ہی تھی کہ عمران پر تیسرا آدمی جھپٹا ۔ عمران بری طرح اچھلا اور اسے بھی

دوسرے لمحے وہ عمران کے بائیں ہاتھ میں آ گیا ۔ ایک لمحے کے لئے عمران نے اسے اٹھا کر اپنا سر پیچھے ہٹا کر دونوں ہاتھوں سے دیوار سے ٹکرا دیا ۔ وہ بری طرح چیخا اور اس کا سر دیوار سے ٹکرا گیا ۔ دوسری ضرب پر اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور عمران نے اپنی آنکھیں بند کر لیں ۔

"کتنے آدمی ہیں ۔۔۔۔ بتاؤ ۔۔۔۔ سلطان کہاں ہیں ۔۔۔۔ جلدی بتاؤ" ۔۔۔۔

عمران نے اس کی گردن پکڑ کر ایک جھٹکے سے دیوار سے ٹکراتے ہوئے پوچھا ۔ اس کے لہجے میں اتنی سختی تھی کہ اس کے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی ۔

"وہ ۔۔۔۔ وہ ۔۔۔۔ آگے ہیں" ۔۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے ہوئے جواب دیا ۔

"کہاں سے [illegible]" [illegible] ——— عمران نے [illegible]

[illegible] اُسے کمرے سے نکال دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]

[illegible]

"[illegible] ——— [illegible]" ——— عمران نے [illegible]

قہقہہ [illegible] گھوم گئی۔

[illegible]

عمران کی تعریف کا [illegible] پڑا۔

[illegible]



[illegible]

[illegible] اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرسی سے اچھل پڑنے ہی والا تھا [illegible] دیکھا کہ ایک نوجوان [illegible]
کمرے میں داخل ہو رہا تھا [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible] لیکن ان کے [illegible]
[illegible] سے [illegible] عمران [illegible] کر سکتے تھے۔

[illegible] عمران [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
ایک [illegible] سے [illegible]

"یہ — [illegible]" — [illegible] سمجھ [illegible]
"[illegible] ہے۔ سلطان [illegible]" — عمران نے
[illegible] کہا۔

ہال میں [illegible] کوئی نہ تھا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تھی۔

[illegible]
[illegible]
"[illegible]" — عمران نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تھا۔



"کچھ نہیں بکو" — عمران نے [illegible] سے کہا اور [illegible] نے کچھ نہ سکے
[illegible] تھا۔
"[illegible]" — [illegible] عمران [illegible] کو
[illegible]
"[illegible]" — [illegible]
کہا۔

مگر [illegible] عمران [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] گیا۔
"[illegible]" — [illegible] — عمران نے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عمران [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اسپارک جیسے ہی ایئرپورٹ پر پہنچا ایک آدمی اس کی طرف تیزی
سے اس کی طرف بڑھا۔
"مسٹر [illegible]" اس آدمی نے اسپارک کے قریب آ کر سرگوشیانہ لہجے
"جی ہاں" ــــــ اسپارک نے دبے لہجے میں [illegible]
[illegible] اور دیگر کاغذات کا لفافہ اسپارک کے ہاتھ میں
تھماتے ہوئے کہا۔
"البتہ [illegible] پہنچ گیا ہے" ــــــ اس نے دھیمی آواز میں کہا
"او کے" ــــــ اسپارک نے [illegible] کہا۔
"او کے" ــــــ اسپارک نے [illegible]
والے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ کاغذات چیک کرا کر [illegible] پہنچ گیا
[illegible] سامان [illegible] اور پھر



[illegible] جہاز [illegible] اور جب البتہ جہاز کے اندر پہنچ گیا
[illegible] جہاز کے پیچھے [illegible] اب کوئی ایسی
بات نہ تھی [illegible]
اور پھر تھوڑی دیر بعد مسافروں کے جہاز میں بیٹھنے کا اعلان ہونے
لگا [illegible] سامنے [illegible] سوار
ہوگئے اور پھر تھوڑی دیر بعد مسافر جہاز میں بیٹھتے چلے گئے
اسپارک نے بھی [illegible]
[illegible] جہاز کے دروازے بند ہو گئے اور جہاز [illegible]
بجنے لگا اور پھر چند لمحوں بعد جہاز نے حرکت کی اور رن وے پر دوڑنا
شروع کر دیا۔
اسپارک نے اطمینان بھرے انداز سے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائی اور [illegible]
آنکھیں بند کر لیں [illegible]
[illegible]
[illegible] جہاز [illegible] خرابی پیدا ہو گئی ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے اعلان [illegible]
اسپارک کے چہرے پر [illegible]
جہاز میں خرابی [illegible]
[illegible]

[illegible] باہر کی طرف پھینک دیا۔

[illegible] ایئرپورٹ کی شمالی سمت ایک ہینگر [illegible]

اور [illegible] ایک بڑے سے ہینگر میں [illegible]

[illegible] کی طرح جہاز سے [illegible]

[illegible] شروع ہو گئی۔

[illegible]

[illegible]

آپ کیا [illegible] —— [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جہاز سے [illegible]

[illegible]

[illegible] —— [illegible]

[illegible] —— [illegible]

[illegible] جہاز [illegible]



[illegible]

[illegible]

آپ [illegible] —— [illegible]

[illegible]

[illegible] —— [illegible]

[illegible] —— [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جہاز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ——

اسپائیک نے چیخ کر کہا اور [illegible] آنے سے [illegible] واپس اٹھنے [illegible]
یکدم [illegible] پر [illegible] ہو گیا۔ واقعی اسپائیک کے [illegible] میں ایسا ہی [illegible]
[illegible] کے جہاز کے [illegible]
[illegible] میں [illegible] گیا۔

"جہاز [illegible] الکٹرک [illegible] جا [illegible]" ۔۔۔ [illegible]
قاتل [illegible] ہے" ۔۔۔ اسپائیک نے [illegible] ہوئے کہا۔

"مگر ۔۔۔ مگر [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] نے [illegible] دیا۔

"[illegible] یہاں سے [illegible] کسی کے [illegible]
[illegible] ۔۔۔ وہاں ہم تمہیں [illegible] جائے گی"
اسپائیک نے اپنے [illegible] میں [illegible] ہوئے کہا۔

[illegible] جہاز [illegible] ایک [illegible] تھا [illegible] سکتے [illegible]
[illegible] سوار ہو سکتے ہیں۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ ہماری [illegible] کا [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] یہاں [illegible] ہے ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ہے ۔۔۔ اگر [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] گئے [illegible]
[illegible] اسپائیک کو [illegible] بول پڑا

"ٹھیک ہے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] ۔۔۔ اسپائیک نے [illegible]



[illegible] نے [illegible] کھولا اور [illegible] کو باہر نکلنے کا حکم دیا۔ اور وہ
[illegible] خاموشی سے [illegible] اتر گیا [illegible] آہستہ [illegible] بند کر کے
اُسے لاک کر دیا۔

"اب [illegible] جاؤ" ۔۔۔ اسپائیک نے [illegible] کر
[illegible] ہوئے کہا۔

"مگر [illegible] آخر [illegible]" ۔۔۔ [illegible] نے
[illegible] ہوئے پوچھ لیا۔

"وہ لوگ [illegible] کی [illegible] تھی۔
[illegible]
[illegible] ۔۔۔ اسپائیک نے [illegible]
[illegible] ہوئے جواب دیا۔

"[illegible] سب کچھ [illegible] جائیں گے" ۔۔۔ [illegible]
[illegible] لہجے میں کہا۔

[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] جہاز
[illegible] اسپائیک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسپائیک [illegible]

[illegible] منہ سے نکل کر زبان سے پہلے کہ وہ ذرا سا اچھل پڑا [illegible] پھونک ڈالا۔ [illegible] اگر [illegible] ہی مدد سے اس کو ذہن بند کر لیں اب [illegible] تھا [illegible] سب کچھ آنکھ [illegible] سے [illegible] بھی دیکھ رہ گئے۔

"اب [illegible] سے [illegible] اندر [illegible] اور [illegible]" ———— ایاک نے [illegible] ہو گیا۔

"دیکھو مسٹر ———" [illegible] نے کہا [illegible] کوشش کی لیکن [illegible] پیچھے [illegible] نکل کر [illegible] ایاک کے [illegible] ہونٹوں کو [illegible] [illegible] آواز [illegible] [illegible] پشت سے [illegible] پیچھے جا کر [illegible] والے [illegible] کے [illegible] [illegible] تھا [illegible] گولی [illegible] [illegible] طرح [illegible] گئی تھی۔

"[illegible]" ———— "[illegible]" [illegible] ساتھ [illegible] کہا۔

"ایک لفظ [illegible]" ———— [illegible] منہ سے نکال [illegible] بھی [illegible] ———— ایاک [illegible] کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ———— اب [illegible]" ———— [illegible] ایاک [illegible] ہے [illegible] خاموش ہو گئی۔



لیکن جہاز [illegible] ہوا [illegible] تھی کہ [illegible] چیف [illegible] نے [illegible] کہا۔

"[illegible] کی [illegible] ہیں ———— اب جہاز [illegible] [illegible] ———— چیف [illegible] [illegible] جیسا تھا۔ [illegible] سے [illegible] ہیں۔ [illegible] نے [illegible] کے [illegible] ———— ایاک کے [illegible] [illegible] لیا۔

[illegible] ———— چیف [illegible] ———— [illegible] جہاز [illegible] ہے ———— [illegible] [illegible] ———— [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] کے اندر [illegible] [illegible] جہاز [illegible] ———— چیف [illegible] [illegible] کیا۔

"جہاز [illegible] اجازت نہیں دی جا سکتی ———— جہاز میں [illegible]" [illegible] ———— [illegible] سے ایک [illegible] دی۔ [illegible] ———— [illegible] [illegible] ———— [illegible] [illegible] ———— ایاک نے [illegible] ہوئے کہا۔

یوسف احمد: ـــــ کیا آپ اس بات سے [illegible]
[illegible]
ہاں [illegible] ـــــ [illegible]
یوسف نے جذباتی لہجے میں جواب دیا۔
ٹھیک ہے۔ [illegible] ـــــ [illegible]
[illegible] ـــــ [illegible]
[illegible] ـــــ [illegible]
[illegible]

[illegible]



جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا عمران کا چہرہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شروع [illegible] اور پھر [illegible]

[illegible] ایئرپورٹ [illegible] شروع کر دیے [illegible] پہلے [illegible]

[illegible] عزت [illegible] اس بات کا ہوش تک

[illegible] اور پھر [illegible]

[illegible] عزت [illegible]

ہیلو [illegible] ایئرپورٹ منیجر [illegible] عمران نے [illegible] ہوئے کہا۔

لیس [illegible] ایئرپورٹ [illegible] ہے [illegible]

[illegible] کی طرف سے [illegible] آواز سنائی دی۔

[illegible] ایکسٹو [illegible]

[illegible] عمران نے ایکسٹو [illegible] میں [illegible]

ہو گیا۔

[illegible] کی طرف سے [illegible]

[illegible] ایئرپورٹ منیجر کی آواز سنائی دی۔

[illegible]

[illegible] تھا۔

[illegible]

[illegible] عمران نے [illegible]

[illegible] کہا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انسپکٹر: — کیوں ہے ایڈیٹر صاحب کا گھر [illegible] عمران نے جواب [illegible]
پوچھ رہا ہوں۔
اوہ ... جی ہاں — وہ اپنا شہادت ہے یہی ... سپاہی انسپکٹر کا نام [illegible]
جگہ سے پیچھے ہٹ گیا۔
عمران بوکھلا کر ... داخل ہوا۔ انسپکٹر بھی اس کے پیچھے تھا۔ [illegible]
ایک دستہ ... دو سپاہیوں کے ساتھ اوپر والے کمرے میں پہنچ گئے۔
کمرہ بالکل ... تمام سامان ... [illegible]
سب کچھ ... برحق ... تھا۔ عمران اور انسپکٹر [illegible]
دیکھ کر وہ سب بڑی طرح جواب دے گئے۔
انسپکٹر: — عمران ... نے ... کیا۔
وہ ... سپاہی ... کے ... ہیں — [illegible]
دل ... صورت حال ... منظر ... ہو گیا ہے ... دیکھ ... [illegible]
ہے ... وہ ... کے اندر ... [illegible]
... ہے ... ایڈیٹر صاحب ... دیکھتے ہیں۔
... آپ ... آدمی ... ہیں ... — ... [illegible]
ان ... فیصلے ... کیا۔
اصل ... جب ... کیا کر ... [illegible]
... تو ... [illegible]
... لیکن ... سے ... [illegible]
... نقصان پہنچانے ... [illegible]
ایڈیٹر صاحب ... کو ... [illegible]



... — ... ہے — ایک ... [illegible]
... سے ... آدمی ... [illegible]
... کے ... [illegible]
... آدمی ... ہے ... — اس طرح
... ہو ... — لیکن ... آدمی ... کے بعد
... ایک ... [illegible]
... ہو گیا ... [illegible]
... ایڈیٹر ... — ... [illegible]
... دیکھ ... سے ... [illegible]
انسپکٹر ... — ... [illegible]
... — ... [illegible]
... کے ... [illegible]
... — ایڈیٹر صاحب ... [illegible]
... کیا۔
— ... ہے — ... [illegible]
... — ... [illegible]
... ہی ... ہے۔
... ایڈیٹر ... ایک آدمی ... عمران ... [illegible]
... سے ... [illegible]
... گیا ہے۔
... عمران اور انسپکٹر ... کے ... ہوتے ... اور ... پیچھے

اور سارا ہیرو بند لباس والا اس کی جیب جوڑ کی پشت کی طرف سے [illegible]
چھلانگ لگا کر ... [illegible] وقت گزرنے سے پہلے ہی رکا وہ کمرے میں [illegible]
تھیں۔ اور عمران نے کمیونسٹ مشن کی مدد سے باہر سے ہی [illegible]
کھول دیا اور عمران اور ایکس ٹو جیسے ہی ریلیف کے اندر داخل ہو گئے
اندر داخل ہوتے ہی اندر ہر طرف [illegible] کر دیا۔

پولیس نے [illegible] تحت پریشان اور [illegible]
انہیں [illegible] میں سے ان [illegible] کر رہا تھا۔ بس
[illegible] ہوئے تھے اور [illegible] زیادہ گھبرائے ہوئے تھے۔ لیکن عمران [illegible]
[illegible] پڑھ چکے تھے

عمران نے [illegible] کی [illegible] ہے ہو [illegible]
[illegible] تھی۔ [illegible] کے ہاتھ میں [illegible] کوئی [illegible]
اسے چلانے میں [illegible] نہیں کرنا۔ [illegible] ہے [illegible]
رکھے تھا۔ [illegible] جانتا تھا کہ [illegible] تمام [illegible]
گزرتی [illegible] تھا۔

جس وقت عمران [illegible] کے دروازے کے پاس پہنچا تو اس [illegible]
[illegible] اچھل پڑا تھا۔ [illegible]
[illegible] کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] نگران نے [illegible] دروازے کی طرف [illegible]
[illegible] اس طرح [illegible] کر [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہاتھ میں [illegible]
[illegible] تھا۔



حوالات کی کوئی [illegible] سے [illegible] کے [illegible] دیکھنے [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible] کیا۔ [illegible]
[illegible] کے [illegible] ایک [illegible] تھا اور
[illegible] طرح [illegible]
اور اب [illegible] کے [illegible] لوگ [illegible] سے [illegible] تھا وہ [illegible]
[illegible] کسی [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کافی [illegible]
[illegible] تھا۔

عمران سوچ رہا تھا کہ [illegible] کیا [illegible]
[illegible] کوئی [illegible]
[illegible] اور [illegible] ان کے [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible] کسی [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] تھا۔ اب [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] تھا۔ [illegible]
[illegible] پیچھے [illegible] تھے [illegible]
[illegible] گئی تھی۔

پھر جیسے کہ دس منٹ تک [illegible] بے حس و حرکت ہو جاتا اور ان تمام [illegible]
اور [illegible] کا جس نے بے ہوش کر دیا تھا [illegible] کا [illegible] والا عمران [illegible]
عمران [illegible] کو [illegible] تھا۔ [illegible]
[illegible] تھا۔ [illegible] اور [illegible] پیچھے کو [illegible]
اس نے ہاتھ کو [illegible] اور [illegible] کے سامنے [illegible]
[illegible] جس [illegible] عمران نے [illegible]
[illegible] دیکھا اور [illegible]

[illegible] ہاتھ [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے [illegible] حیرت [illegible]
[illegible] دیکھ رہا تھا۔

[illegible] بھی ایک [illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] عمران کا [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کے [illegible] کی [illegible]
[illegible] کے [illegible] عمران [illegible]
[illegible] کے قریب [illegible] کی [illegible]
[illegible] پر [illegible]
[illegible] کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible] سے [illegible]
[illegible] کے ساتھ ہی [illegible]
[illegible] کے [illegible]



کی اور ان چاہی جگہ آ گئیں [illegible] سے [illegible] بدل دیا اور [illegible] عمران کا
[illegible] وہ [illegible] عمران کی [illegible] وقت
[illegible] پر [illegible] سے [illegible]
اس [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] اور عمران کو [illegible] سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] عمران [illegible] پر [illegible]
اس کے [illegible] سے [illegible]

[illegible] سے [illegible]
[illegible] عمران کو [illegible] کی [illegible]
[illegible] دونوں [illegible] کو مخصوص انداز میں [illegible]
[illegible] کی [illegible] کے درمیان
[illegible] اور عمران [illegible] کے [illegible] کے ساتھ ہی
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] عمران کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] نکل گئی۔

[illegible] عمران نے [illegible] کی [illegible] اور
[illegible] عمران [illegible] اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] اس لئے [illegible] سے [illegible]

[illegible]



[illegible]

گیا۔ سکندر بانت کی خواہش یہی تھا اور یا گیا۔ مراد ثانی نے سلطان کا تاج [illegible]
اسی سے کر کے ایک عیسوی کا [illegible] کی۔ [illegible] حدود سے باہر [illegible]
کام سکندر [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کا [illegible] میں عمران [illegible]
میرا [illegible] کی مدد سے [illegible] کے بعد [illegible] سے [illegible]
سے پیچھے آ دیا [illegible] سے [illegible] نے [illegible]
[illegible] سے سنبھال [illegible] نے [illegible] سے [illegible]
آنے سے [illegible] دیا۔

اور [illegible] کے ساتھ [illegible] میں [illegible] سے [illegible]
[illegible] آگیا۔ [illegible] کا [illegible] بہت جلد [illegible]
[illegible] سلطان [illegible] سے امیر [illegible] کر [illegible] اور [illegible]



[illegible] کے جنگ سالاری میں بکرت [illegible] کے تمام عمران موجود
تھے۔ [illegible] نے امیر [illegible] کو [illegible] کر دیا [illegible] تھا۔ [illegible] عمران تین
[illegible] سب [illegible] ہوئے [illegible] حصہ [illegible] تھے۔

"[illegible] کال ہوا ہے ۔۔۔۔ [illegible]
[illegible] سکے [illegible] ۔۔۔۔ [illegible] کیا ہے
[illegible] ۔۔۔۔ [illegible] سے [illegible] ہو گئے
[illegible]۔

"[illegible] خیال [illegible] کو [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔۔ [illegible] نے [illegible] ہوئے
[illegible]۔

"امیر [illegible] کا [illegible] ۔۔۔۔ [illegible]
[illegible] کی [illegible] میں [illegible] تھے

قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ [illegible] عمران [illegible]

"یہ [illegible] کا مطلب [illegible] ہوتا ہے [illegible]"

عمران نے [illegible] جواب دیا۔

"ہمارے [illegible] کا مطلب [illegible] ہے ——— [illegible]

[illegible] میں [illegible] ——— [illegible] کی [illegible]

[illegible] ہیں ——— [illegible]

[illegible] ——— عمران نے [illegible]

[illegible] کہا۔

عمران [illegible] اور [illegible] وقت [illegible]

[illegible] مجھے [illegible] عمران نے [illegible] کی بات [illegible]

[illegible] بات [illegible] تھے۔

"مگر [illegible] ——— [illegible]

[illegible] ——— [illegible] گا۔

"[illegible] ——— عمران نے [illegible]

[illegible] کرسی پر [illegible] گیا۔

[illegible] سے [illegible] کر [illegible]

[illegible] طرح [illegible] کر [illegible]

[illegible] کہا۔

"[illegible] ——— [illegible] ہیں۔ [illegible]

[illegible] عورت [illegible] ——— عمران [illegible]

[illegible] گا۔



"[illegible] ——— میں [illegible] ——— [illegible] نے [illegible]

[illegible] نہیں۔

"[illegible] ——— میں [illegible] ——— عمران

[illegible] کے [illegible] کر [illegible]

[illegible] سے [illegible] کی [illegible]

[illegible] عمران کی بات کا جواب [illegible] ——— [illegible]

[illegible]

[illegible] کے قریب [illegible] سے [illegible]

[illegible] دیا۔

[illegible] ——— [illegible]

[illegible]

"[illegible] ——— [illegible] جواب [illegible]

[illegible] جواب [illegible]

[illegible] سوال [illegible]

[illegible] تھی۔

"[illegible] ——— [illegible]

[illegible] ——— [illegible] کے [illegible]

"[illegible] ——— [illegible] سے [illegible]

[illegible] ——— [illegible] ———

[illegible] ——— عمران نے [illegible]

[illegible] دیا۔

تشریف رکھئے [illegible] تمہیں بات کرنے کی [illegible]
میں ایک آدمی کو [illegible] بے تکلفی کا عادی نہیں ہوں [illegible] سرکاری [illegible]
میں جب آپ کے لئے [illegible] کی اجازت [illegible]
سرکار سے کام [illegible] لیکن میں انکار [illegible]
[illegible]
[illegible]
عمران کو [illegible] ہونے کو۔

اور عمران [illegible] ایسے [illegible] گئے
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible] — عمران [illegible]
[illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible] عمران [illegible]
[illegible] تھا۔



[illegible] — [illegible] — آپ [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible] — [illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تھے۔

عمران [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] — [illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] — [illegible]

[illegible]



[illegible]

تاکہ میں بھی آپ لوگوں کی مدد کر سکتا [illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]

عمران نے [illegible] جواب دیا۔

[illegible]

"بتا با چکے" — عمران نے یکدم سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے جناب" — بلیک زیرو نے مرعوبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ تو آپ جانتے ہیں کہ انتظامات مکمل ہیں — ایسا نہ ہو کہ تم دوبارہ [illegible] جاؤ اور انسپکٹر [illegible] بنا کر [illegible] — " عمران نے [illegible] بتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب! تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں — " [illegible] کے تحت بجھ چکے ہیں — بالکل ٹھیک ہے — [illegible] اور [illegible] کا انتظام بھی کر لیا گیا ہے — " بلیک زیرو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ایک بات کا خیال رکھنا — [illegible] کو ہوشیار کر دینا — [illegible] سے آنے کے بعد وہاں پر حفاظت کا انتظام کر دیں۔ [illegible] اور اگر کوئی [illegible] ہو تو فوراً [illegible] — کیونکہ [illegible] کی حرکت سے [illegible] نہیں [illegible] — [illegible] اس لیے [illegible] کا اچھا انتظام کر لینا [illegible] بھی ضائع نہ ہونے دینا — " عمران نے [illegible] دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب — میں سمجھ گیا۔" — بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"سر سلطان کو [illegible] — [illegible] معلوم ہے تم نے — ؟ آج رات [illegible] کی بات ہو جائے گی — [illegible] وقت مل جائے تو [illegible] بہت جلدی [illegible] بے — وہ تو —



نہیں ہے — " عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ [illegible] — [illegible] دوبارہ [illegible] میں بلا لیں — [illegible] ہے — لیکن جب میں نے بتایا کہ عمران [illegible] ہو گئے — " بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"[illegible] سے [illegible] ہے — " [illegible] — عمران نے [illegible] ہو گیا — [illegible] کہا۔

"یہ بات [illegible] یاد رکھنا — اور [illegible] — " بلیک زیرو نے [illegible] کہا۔ اور عمران [illegible] مسکرا دیا۔

[illegible]

[illegible]



[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]

کسی [illegible] ہیں اور ان [illegible]

کے لیے بڑا آسان ہے۔ [illegible]

[illegible] ——— [illegible]

[illegible] کے لیے کافی ہے ——— جو آگے [illegible]

[illegible]

[illegible] ——— [illegible]

[illegible]

[illegible] ——— [illegible]

[illegible]

[illegible] ——— [illegible]

[illegible] ——— [illegible]

[illegible]

[illegible]

ٹھیک ہے [illegible] ——— [illegible] ——— [illegible]

[illegible]

[illegible] ——— [illegible]

[illegible]

[illegible] ——— [illegible] ——— [illegible]



[illegible] ——— [illegible]

[illegible] ——— [illegible]

ہے۔ ——— [illegible] کل سے جواب ایسے ہی دے کر کہا

ٹھیک ہے ——— میں ان کا [illegible] ——— [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں اس ——— دونوں نے [illegible]

[illegible] ——— [illegible]

[illegible]

[illegible] ——— [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تم نے ان ——— [illegible] اور آج [illegible]

[illegible] تم سے کام۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ——— [illegible]

[illegible] سے مطلب نہ رکھا۔

"تمھارا کیا خیال ہے بابا" ـــ بڑی بیگم نے سر جھکاتے ہوئے جھجکتے
انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"خیال کیا تھا" ـــ یہ دونوں بہترین لڑکے اور اسمٰعیل تو ماشاء اللہ [illegible]
الشورش نے کہا۔ مجھے پسند ہے۔
"آپ ٹھیک کہتی ہیں امی!" ـــ میرا بھی یہی خیال ہے ایسے لڑکوں سے [illegible]
[illegible] ہے" ـــ یہ دونوں لڑکے [illegible] ایک گھنٹے بعد [illegible]
[illegible] ہوں گے" ـــ بڑی بیگم نے [illegible] اٹھا کر
کہا۔
اور الشورش نے [illegible] میں سر ہلا دیا اور ایک [illegible]
اور [illegible] واپس چلا گیا۔
اور پھر بڑی بیگم [illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] الشورش کی
[illegible] لیا۔
"بڑی بیگم [illegible] جواب" ـــ دوسری طرف سے بڑی بیگم
[illegible] دی۔
"وہ [illegible] دونوں کا" ـــ الشورش [illegible]
نے پوچھا۔
"دونوں [illegible] میں [illegible] ہیں صاحب" ـــ بڑی بیگم
نے جواب دیا۔
"اور [illegible]" ـــ [illegible]
الشورش نے [illegible] پوچھا۔



"[illegible] صاحب!" ـــ [illegible] میں [illegible]
[illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible]
جائے گا" ـــ [illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible]
"اگر [illegible]
[illegible] ـــ لیکن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ـــ بڑی بیگم نے جواب دیا۔
[illegible]
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پیچھے ہی دروازہ واقع ہے۔ ایڈمنڈ دروازے پر جو تار لگے ہوئے تھے ان کا
کے دیکھنے کا انداز [illegible] چلنے لگے۔ مگر ایشوروا کی نگاہ ان کی طرف تھی جو
بجلی چمک [illegible] مختلف [illegible] سے گزر۔ ہوا ایک لمحے کے دروازے
پر پہنچ گیا جس پر [illegible] زور کی [illegible] بڑی تھی۔
کمرے کا دروازہ [illegible] بہت بڑا اور بہت [illegible] کا ایک ہی تھا۔ [illegible]
لے دروازے پر [illegible] انداز [illegible] دستک دی۔ دوسرے لمحے دروازے میں
ایک معمولی کی تیری پیدا ہوئی اور دوسری طرف سے ایک آنکھ نے اس کا
جائزہ لیا۔ پھر ایک ہی لمحے [illegible] اس کے ساتھ ہی دروازے پر جلنے
والا سرخ بلب بجھ گیا۔ اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔ ایشوروا [illegible] قدم بڑھا کر اندر
داخل ہو گیا۔
یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا جو [illegible] بلا خلاف [illegible]
سے مختلف [illegible] کر رہے تھے۔ دیوار کے ساتھ [illegible] پیچیدہ سی
مشینیں نصب تھیں۔ جن کے سامنے [illegible] سٹول پر بیٹھے ہوئے
تھے [illegible] [illegible] ہوئے تھے۔ مجھے [illegible]
[illegible] سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] بھرنے تھے جن سے
[illegible] سے [illegible]
سے نکل کر مشینوں میں [illegible] تھیں۔ دونوں مشینوں کے [illegible] چار
[illegible] کے [illegible]
[illegible] اور [illegible] جو دونوں مشینیں
[illegible] انسان کے ذہن سے



[illegible] مشینوں کے [illegible] مختلف [illegible]
اور سب سے [illegible] کے لئے [illegible] احساس نہ
ہو سکے [illegible] کیا [illegible] ہے اور ان کے [illegible]
[illegible] مشینیں [illegible]
[illegible] کو [illegible] پوچھنے والے کی زبان
میں [illegible] مشینوں کا [illegible] ایشوروا
نے [illegible] انسانی ذہن کے [illegible]
[illegible] معلومات نکالی جاتی تھیں۔
مشینوں کے [illegible] سفید کوٹ پہنے کھڑے تھے۔ یہ ان
مشینوں کے آپریٹر تھے۔ ایشوروا ان کے اندر داخل ہوتے ہی ان دونوں
نے [illegible] سے سلام کیا۔ [illegible] کے اشارے سے جواب دیتا
ہوا مشینوں کے سامنے [illegible] کرسی پر بیٹھ گیا۔
کرسی کے سامنے ایک [illegible] میز موجود تھی جس پر [illegible] ایک
[illegible] ہوا تھا [illegible] مشینوں سے [illegible] جواب
[illegible] جاتے تھے۔
جن مشینوں [illegible] کیا جائے۔ ایشوروا اس نے [illegible] مشین کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
اور [illegible] سر [illegible] مشین کا [illegible] ایک بڑا
سا [illegible] بھی [illegible]
[illegible] مختلف رنگوں کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] مختلف [illegible]

چھوٹے چھوٹے بالوں کو ڈاڑھی پر موجود سوئیوں کو ایک ایک کر کے علیحدہ
کیا اور پھر ایک سرخ بٹن دبا کر مطمئن ہو گیا۔
مشین کی سکرین پر مختلف رنگ کی لکیریں سی ابھر آئیں اور اس میں سرخ رنگ کی
لہریں بھی مختلف زاویوں سے بار بار ابھر رہی تھیں۔
"ہر سوال کا جواب سچ دینا" ___ ڈاکٹر نے الیشیا کی بجائے جیکسن سے
مخاطب ہو کر کہا۔
"تمہارا نام کیا ہے" ___ الیشیا نے اس سے پوچھا۔
"جوانا" ___ سکرین پر جوانا کا نام ظاہر ہو گیا۔
"تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے" ___ الیشیا نے دوسرا
سوال کیا۔
"کسی تنظیم سے نہیں ___ میں ماسٹر عمران کا ملازم ہوں" ___ جوانا نے
جواب دیا۔
"کیا تمہارا تعلق ماسٹر کلب سے بھی ہے" ___ الیشیا نے
حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔
"پہلے تھا ___ لیکن جب سے ماسٹر عمران کے ہاتھوں شکست کھائی ہے
ماسٹر عمران کی ملازمت میں آ گیا" ___ جوانا نے جواب دیا۔
"سنگ ہی کو کب سے جانتے ہو" ___ الیشیا نے جیکسن سے پوچھا۔
"ماسٹر عمران نے بھیجا ہے" ___ جوانا نے جواب دیا۔
"کہاں بھیجا ہے" ___ الیشیا نے [illegible]
سوال کر کے جیسے کہا۔
"مجھے اس کا علم نہیں ہے" ___ ماسٹر عمران نے [illegible]



سنگ ہی [illegible] ___ [illegible] سے اطلاع قائم کر سکتا
[illegible]" ___ جوانا نے جواب دیا۔
"یہ عمران کون ہے اور جیکسن کا کس تنظیم سے تعلق ہے" ___
[illegible] کے نیچے سوچی۔
"عمران میرا ماسٹر ہے ___ اگر جیکسن [illegible] اور مجھے علم نہیں ہے کہ
اس کا تعلق کس تنظیم سے ہے اور مجھے بات کی ضرورت ہے" ___ جوانا
کا جواب بالکل سیدھا سادہ اور درست تھا۔ [illegible] مشین کے سامنے
[illegible] ان کے ظاہر ہونے والے [illegible]
[illegible] کا جواب ہو رہا تھا۔
"کیا عمران نے کہا ہے [illegible]" ___ الیشیا نے جیکسن سے
پوچھا۔
"نہیں" ___ جوانا نے مختصر سا جواب دیا۔
اور پھر الیشیا نے [illegible] کے اشارے سے مشین بند کر کے
[illegible] مشین آف کر دی۔
"یہ تو سراسر [illegible] ہے اور کچھ جواب [illegible]" ___ [illegible]
[illegible] ___ الیشیا نے جیکسن سے [illegible]
[illegible] اور دوسرا [illegible] مشین آن کر دی۔
"تمہارا کیا [illegible]" ___ الیشیا نے دوسرا [illegible]
[illegible] سوال کیا۔
[illegible] ___ [illegible] کی سکرین پر جواب ظاہر ہوا
"تمہارا تعلق کس [illegible] سے ہے" ___ الیشیا نے

سوال کیا۔

"میں کچھ نہیں، مسٹر عمران کا باڈی گارڈ ہوں ۔۔۔ میرا کیا تعلق ہے۔" جوزف نے جواب دیا۔

"تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے ۔۔۔" ایلڈورا کس نے کہا۔ ویسے اسے اور بھی اس سوال کا جواب معلوم تھا۔

"مگر یہ مسٹر عمران نے ۔۔۔" جوزف نے ایلڈورا کی توقع کے عین مطابق جواب دیا۔

"کیوں بھیجا ہے ۔۔۔ وجہ بتاؤ" ۔۔۔ ایلڈورا نے سوال کیا۔

"مجھے وجہ کا علم نہیں ہے ۔۔۔ باس نے حکم دیا ہے کہ میں اور جوانا سنگ ہی کے ساتھ یہاں پہنچ گئے" ۔۔۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ خود یہاں آئے تھے ۔۔۔" ایلڈورا نے سوال کیا۔

"ہاں ۔۔۔ وہ یہیں پہنچنے والا ہے ۔۔۔ اس نے کہا تھا کہ وہ یہاں پہنچ کر رہے گا ۔۔۔" جوزف نے جواب دیا۔

"وہ یہاں کیا کرنے آیا ہے ۔۔۔" ایلڈورا کس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے وجہ کا علم نہیں ہے ۔۔۔ البتہ اس نے یہاں کی حکومت ایک بار ختم کر کے اس کے ساتھ سودا کرنے کی کوشش کی تھی ۔۔۔ اس کے ایما پر پہلوان نے کام کر دیا تھا ۔۔۔" جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"دنیا بھی عجیب ہے ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔۔۔؟" ایلڈورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



"تفصیلات کا مجھے علم نہیں ہے ۔۔۔ مسٹر عمران نے آدمی کو کہہ کر اسے باندھ دیا تھا ۔۔۔ یہ بھی ضروری تھا۔ مسٹر ۔۔۔ آدمی کی سر سلطان کے اغوا کے سلسلے میں تھا کہ اسے پکڑ لیا ۔۔۔ اس نے اس کی گردن پکڑی ہوئی تھی، وہ سوالات کے جواب دیتے تھے ۔۔۔ پھر اس نے اپنے مخصوص طریقے سے سوال جواب کیے اور اس نے سب کچھ بتا دیا ۔۔۔" جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے کیا کیا بتایا تھا ۔۔۔" ایلڈورا کس نے انتہائی مشتاق لہجے میں پوچھا۔

"مجھے تفصیلات کا علم نہیں ہے ۔۔۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ مسٹر عمران نے مجھے بتایا تھا البتہ میں نے اتنا سنا تھا کہ پاکیشیا کے خلاف دو دشمن کام کر رہے ہیں جن میں سے ایک شخص کا نام سنا تھا ۔۔۔ اور وہ سردار سیاہ کا ہے" ۔۔۔ جوزف نے جواب دیا اور ایلڈورا کس نے اثبات میں سر ہلانے لگا۔ اسے سمجھ آ رہی تھی کہ آخر اس نے ۔۔۔ عمران کو یا پاکیشیا کے خلاف کیسے بتایا۔

"تم خود مسٹر عمران کا ساتھ ان میں کیسے شامل ہو گئے ۔۔۔" ایلڈورا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"مجھے اس کا علم نہیں ہے ۔۔۔" جوزف نے مختصر سا جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ تم یہیں رہو ۔۔۔" ایلڈورا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

آپریٹر نے ہاتھ بڑھا کر مشین آف کر دی۔

جیسے ہی چند لمحے گزرے ۔۔۔ انہیں ہوش کے عالم میں ۔۔۔ لیکن

لے چلے گئے تھے ــــ ایشوریا ان سے دو آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور
ان کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے باہر نکلتی چلی گئی۔
پتہ نہیں کیا کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے بس لے سے بری چند کو مخاطب کیا۔
مقامی لوگ زیادہ تر شک نہیں کرتے ہیں۔ پہنچ گئے۔
بیٹھو ــــ ایشوریا اس نے ایک سامنے کرسی موجود کرسیاں پہ بیٹھنے کا کہا۔
اور بری چند خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔
انہیں ان دونوں جوشیلوں کے متعلق معلومات کا علم نہیں ہے ــــ میرا خیال
تھا معلوم ہو گیا ہے کہ وہ ہمارے مشن کا آخری حصہ ہے سرداروں کے علم میں آ گیا ہے
اور اب وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں آ رہی ہے ــــ ایشوریا نے
بری چند سے مخاطب ہو کر کہا۔
پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آ رہی ہے۔ بلکہ آ رہی ہے ــــ ؟
بری چند نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔
ان دونوں کو یہاں بھیجنے سے ثابت ہو گیا ہے کہ انہیں ہمارے
ہیڈ کوارٹر کے متعلق علم ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ یہاں پہنچے ہیں وہ
ظاہر ہے کہ انہیں ہمارے مشن کا اصل علم ہو چکا ہے۔ اس لئے ان کے
ٹارگٹ دو ہی ہو سکتے ہیں ــــ ایک تو ہمارا ہیڈ کوارٹر اور دوسرا
کیمیکل تیار کرنے والا وہ کارخانہ جو ہمارا مشن ہی ہو سکتا ہے ــــ ایشوریا
نے جواب دیا۔
لیکن انہیں یہاں کیسے معلوم ہو گیا؟ ــــ لیکن انہیں یہاں سے متعلق علم کیسے ہوا ــــ ؟ ہمارے ہیڈ کوارٹر اور کارخانے کے متعلق تو کارمن
سے کام اور کافرستانی سیکرٹ سروس کو بھی تفصیلات کا علم نہیں ہے ــــ



بری چند نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
پاکیشیا سیکرٹ سروس بہت خطرناک ہے ــــ ظاہر ہے اس کے
آدمی پہلے سے یہاں کام کر رہے ہوں گے ــــ اور انہیں کسی طرح ہمارے
بارے میں معلومات حاصل ہو گئی ہوں گی۔ بہرحال جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب
ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کس طرح ختم کریں ــــ ؟
اس سلسلے میں میرے ذہن میں دو پلان ہیں ــــ ایک تو یہ کہ کافرستانی
سیکرٹ سروس کو یہ کام دیا جائے اور وہ ہمارے سامنے ان کا راستہ روکے۔
دوسری صورت یہ ہے کہ ہم خود ان کے مقابلے پر آئیں اور انہیں ختم
کریں ــــ ایشوریا نے کہا۔
ہاں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں ــــ میرا خیال ہے کہ پاکیشیا کی
سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکتا ہے ــــ اس کے لئے کافرستانی سیکرٹ
سروس کی مدد حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جیسے ہی وہ یہاں
پہنچیں گے ہم انہیں ختم کر دیں گے جب تک کہ وہ ہمارے بارے میں
کچھ معلوم کر سکیں۔ ہمیں اپنا کام ختم کر لینا ہے تاکہ انہیں مشن کا علم ہو
سکے ــــ بری چند نے جواب دیا۔
ٹھیک ہے ــــ تمہیں یہ جاننا ہوگا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
لوگ کون ہیں اور کہاں سے آ رہے ہیں ــــ ہمارے پاس اس
سلسلے میں مکمل معلومات ہیں ــــ ان دونوں آدمیوں کو رہا کر دو لیکن ان کے پیچھے
اپنے آدمی لگا دو تاکہ ان کی نگرانی کی جائے ــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے
انہی سے رابطہ کریں گے اور ہم انہیں پکڑ لیں گے ــــ
ان کے بعد ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا تاکہ کوئی شک نہیں

رہے گا" ۔ ۔ ۔ البشیر داؤس نے یاشا کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے جناب! ۔ ۔ کیا ایسا ہی ہوگا ___ آپ بے فکر رہیں۔ ہماری مجاہد تنظیم کا یہ سلسلہ ہم نے پہلے ہی پھیلا دیا ہوا ہے۔ آپ دیکھیں گے وہ ہم کتنی جلدی ان تمام علاقوں سے ان لوگوں کا صفایا کر دیں گے" ___ مرکوپینے نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ ہم تمہیں سے تو پہلے ہی امید رکھتے ہیں اور یہ میرا بھی خیال ہے کہ اگر تم نے ایشیا سے کافرستان کا خاتمہ کر دیا تو تم ہماری تنظیم کے نمبر ون بن جاؤ گے" ___ البشیر نے ہنستے ہوئے کہا اور مرکوپینے کی آنکھیں مسرت سے چمکنے لگیں۔ ہم ایسے ہی کسی نمبر کی تلاش میں تھے اور اب ہمیں یقین ہے کہ تم ہمارے تصور سے بھی بڑھ کر ثابت ہو گے۔ اب وہ دن دور نہیں جب ہم پورے ایشیا پر چھا جائیں گے۔

"بے حد شکریہ! ___ میں آپ کی تمام امیدوں پر پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا" ___ مرکوپینے نے خوشی سے بھرے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"سنو! ___ ان مجاہدوں کی تنظیم کے بارے میں ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ ایشیا کے سرحدی علاقوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ اسی لیے ہم نے وہاں اپنے ان ایجنٹوں سے رابطہ کیا ہے جو ان کے راستے میں رکاوٹ بن سکتے ہیں اور جو ہر قیمت پر انہیں وہاں روک لیں گے" ___ البشیر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"جی آپ بے فکر رہیں ___ میں سب سمجھتا ہوں ___ ان کا راستہ روکنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ وہ ایشیا کے قریب ہیں ___ سرحد کے دشوار راستوں سے گزر کر ہی وہ آگے بڑھ سکیں گے۔ اور سرحدی علاقوں میں ہمارے لوگ پہلے سے موجود ہیں جو ان کو راستے میں ہی ختم کر دیں گے۔ اور چونکہ یہ سرحدی پہاڑی علاقے ہیں اس لیے وہ آسانی سے اندر داخل نہیں ہو سکتے" ___ مرکوپینے نے کہا۔



"یہ کوئی حل ہو سکتا ہے کہ ہم کسی جہاز کے ذریعے سرحد پر ... ان لوگوں کو تلاش کر کے ان پر حملہ کر دیں ... موجود ہیں جس سے ان افراد کی زد میں آ کر ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ جہاز بالکل نیچی پرواز کر کے سرحد پر داخل ہوں اور پھر سرحد کے قریب ہی ان پہاڑیوں کی مدد سے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ان کو اتار دے ___ جہاں سے وہ پیدل چل کر علاقے میں داخل ہو سکیں" ___ مرکوپینے نے جوش سے اچھلتے ہوئے کہا اور البشیر اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"بہت خوب ___ تم واقعی بہت ذہین آدمی ہو۔ میں نے بالکل صحیح آدمی کا انتخاب کیا ہے" ___ میں تم سے یہی بات کہنا چاہتا تھا کہ تم اس کام کو پوری طرح سے سنبھال لو ___ البشیر نے اسی لہجے میں کہا۔ اور اب تم اپنے تمام افراد اور ساتھیوں کو تیار کر لو کیونکہ مجھے ہر وقت تازہ رپورٹ چاہیے ___ البشیر نے سنجیدگی سے کہا۔

"بے فکر رہیں جناب ___ سب کام ٹھیک طریقے سے ہو جائے گا۔ اجازت" ___ مرکوپینے نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور البشیر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ کمرے میں ایسا سناٹا چھا گیا۔ البشیر اس کے جانے کے بعد کچھ دیر تک سوچتا رہا کہ آج ہمارا کام صحیح طریقے سے سرانجام ہو جائے گا۔

ہوٹل میں داخل ہوتے ہی گیٹ کے بالکل سامنے ایک بورڈ پر ہدایت تھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



کے نمائندے ناظمان کے مابین [illegible]
تھا جو اسکے [illegible] تفصیل [illegible] کا حصہ تھا۔ البتہ [illegible] کے متعلق
[illegible] حکمرانی کا نیا باب [illegible] ہے۔ اسی لئے حکمران سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اور جیپیں داخل ہو کر اندر ہی گئیں۔ سامنے رک گئیں۔ پولیس کے چند افراد تیزی سے جیپ سے اتر کر عمارت کے اندر داخل ہو گئے۔ پہلی جیپ کی ساخت بے حد مخصوص قسم کی تھی۔ وہ عمارت کے اندر ہی چلی گئی۔ اس انداز کی جیپ ہوتی تھی اس قسم کی جیپ فیصل جان نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اس لئے وہ یہ جیپ دیکھ کر چونک سا پڑا۔ اور دلچسپی سے اس جیپ کی ساخت کو دیکھنے لگا۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دیر بعد ہو گا کہ اسی وقت ایک طرف کو ایک جیپ جس نے بڑی کا ... سے پولیس کے افراد کے ساتھ جو اندر چلے گئے تھے ... باہر نکلتے دیکھا۔ ان کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ دونوں اپنی مرضی سے پولیس کے ساتھ باہر آ گئے ہیں۔

پولیس کے افراد ان دونوں کے ساتھ ہی جیپ کی طرف بڑھے اور پھر جیپ کا پچھلا دروازہ کھول کر ان دونوں کو اندر بٹھا کر دروازہ بند کر دیا گیا۔ پولیس کے افراد جیپ کے اگلے حصے میں سوار ہو گئے اور پھر دونوں جیپیں واپس مڑ کر پھاٹک سے باہر نکلیں اور پھاٹک چوک کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

فیصل جان نے ان کے آگے بڑھتے ہی اپنی جیپ کا انجن سٹارٹ کیا اور بعد میں اس کی جیپ تیزی سے سڑک پر آ گئی۔ اور پولیس جیپوں کے تعاقب میں روانہ ہو گئی۔

فیصل جان نے تیزی سے جیپ آگے بڑھا دی اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک بٹن دبا دیا۔ جیپ کا ایک بورڈ سامنے آ گیا اور اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ فیصل جان کالنگ اوور ۔۔۔۔ فیصل جان بار بار کہہ رہا



تھا۔

یس ۔۔۔ شہزاد بول رہا ہوں اوور ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے شہزاد کی مخصوص آواز سنائی دی۔

شہزاد ۔۔۔ پولیس کی دو جیپیں ابھی یہاں سے ہوائی اڈے کی طرف گئی ہیں اور ان میں ڈاکٹر صاحب اور سائنس دان بھی ہیں اور ان کو ساتھ لے کر پولیس پھاٹک چوک کی طرف گئی ہے ۔۔۔۔ جیسے ہی جیپ دیکھو ان کا تعاقب کرو اوور ۔۔۔۔ فیصل جان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

پولیس سے جیپیں چھین کر ۔۔۔ پھاٹک چوک کی طرف ۔۔۔۔ مگر پولیس کا یہ کام تو نہایت سمجھ سے باہر ہے اوور ۔۔۔ شہزاد کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

ہاں ۔۔۔ میں جا رہا ہوں ۔۔۔ مجھے تو معاملہ کچھ گڑبڑ معلوم ہوتا ہے اوور ۔۔۔۔ فیصل جان نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے ۔۔۔ تم جیپ کا تعاقب کرو ۔۔۔ ہاں سے ہم نہیں پہنچ سکیں گے ۔۔۔ جا کر ان کے ساتھ ہی رہنا ہم پہنچ جائیں گے اوور ۔۔۔ شہزاد نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

جا رہا ہوں ۔۔۔ جیسے ہی کچھ پتا چلا اوور ۔۔۔ فیصل جان نے سوال کیا۔

ہاں ۔۔۔ وہیں پہنچو ۔۔۔ جس سمت سے وہ جائیں تعاقب کرنا اوور ۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ۔۔۔۔ فیصل جان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔

فیصل جان نے کار تیز کر کے جیپ کی رفتار ... ملنے کی وجہ سے سڑک پر ٹریفک ... کی وجہ سے فیصل جان

بڑی احتیاط سے جیپ چلا رہی تھی۔

تقریباً آدھے منٹ بعد وہ پولیس جیپوں کا تعاقب کرتے ہوئے چوک تک پہنچ گئے۔ ایک چوک پر پولیس جیپیں دائیں ہاتھ پر جانے والی سڑک پر مڑ گئیں۔ یہ سڑک اوبرائے ہوٹل کی طرف جاتی تھی۔ ان کی جیپیں آگے بڑھ گئیں۔ جیسے ہی فیصل جمال کی جیپ چوک پر پہنچی، ٹرانسمیٹر سے آواز آئی۔

"ہیلو — زران کالنگ — میں نے پولیس جیپوں کو جاتے دیکھ لیا ہے۔ تم اب واپس جا سکتے ہو۔ اوور" — زران کی آواز آئی۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم بھی ان پولیس جیپوں کی نگرانی کریں اور جب آپ کو — ضرورت پڑے تو اوور؟" — فیصل جمال نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ سڑک بالکل سنسان رہتی ہے — وہ تمہاری نگرانی کو بھی دیکھ کر دوسرے راستے پر مڑ جائیں گے — اچھا تم جیپ کو یہیں روک دو۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں تمہیں کال کر لوں گا — اوور اینڈ آل" — زران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

فیصل جمال نے جیپ سڑک کے ایک طرف کھڑی کر دی اور سائیڈ میں روک دی اور خود نیچے اتر کر ان سے جیپ لی۔ [illegible] ہوئے ساتھ بیٹھ گیا۔ [illegible] ہاتھ پر [illegible] اسے جیپ کی [illegible] پریشانی سی ہو گئی ہے۔ [illegible] میں روشنی پڑ رہی ہے۔

اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے [illegible] ٹرانسمیٹر کیا پھر جاگ پڑا۔



"ہیلو زران کالنگ — اوور" — اچانک ٹرانسمیٹر میں دوسری طرف سے زران کی آواز سنائی دی۔

"یس — فیصل بول رہا ہوں۔ باس۔ اوور" — فیصل نے جلدی سے جواب دیا۔

"فیصل — دونوں جیپیں ہوٹل کے قریب جا کر غائب ہو گئی ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے انہیں زمین کھا گئی ہو۔ اوور" — زران نے قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

"اوہ — اس کا مطلب ہے کہ میرا خیال درست نکلا — یہ لوگ یہی کی [illegible] ہوں گے اور [illegible] کو اپنے [illegible] لے گئے ہیں۔ [illegible] ہوں گا۔ اوور" — فیصل جمال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے — لیکن تم ان لوگوں کو کیسے ٹریس کرو گے جانتے — ہو — یہ لوگ [illegible]۔ اوور" — زران نے کہا۔

"سر — [illegible] ہوٹل کے [illegible] ہیں — یہ آسانی سے [illegible] — [illegible] اور [illegible] اللہ" — فیصل جمال نے جواب دیا۔

"پھر [illegible] ہے۔ اوور" — زران نے پوچھا۔

"ہمارا خیال ہے کہ ہمیں انتظار کرنا چاہیے ۔۔۔ آئیں اور ہم ان گھنٹوں کو [illegible] کر لیں ۔۔۔ پھر سوچا جائے۔ اور ۔۔۔" فیصل نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"جیپ [illegible] اتنے لمبے سفر پر جاؤ ۔۔۔ یہاں [illegible] جیپ [illegible] گا۔ یہاں آ کر بیٹھ کر کچھ سوچتے ہیں اور ۔۔۔" عمران نے کہا اور فیصل خان نے [illegible] جیپ [illegible] کی طرف بڑھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ [illegible] کے قریب پہنچ گئے۔ یہاں واقعی [illegible] تھے۔

فیصل خان نے جیپ [illegible] میں جا کر [illegible] کی اور نیچے اتر [illegible] کے قریب [illegible] ایک [illegible] باہر نکال کر فیصل خان کی طرف بڑھا دیا۔

"میرے ساتھ آؤ" ۔۔۔ عمران نے فیصل خان کے قریب آتے ہوئے [illegible] ایک [illegible] پڑھتا چلا گیا [illegible] موجود تھا۔ [illegible] ایک [illegible] جہاں ایک [illegible] بیٹھ گئے۔

"فیصل [illegible] ۔۔۔ ایک تو [illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible]"



[illegible] اور زمین [illegible] ہے [illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اور [illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ عمران نے فیصل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب [illegible] ۔۔۔" فیصل خان نے [illegible] کہا۔

[illegible] لیکن [illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اور [illegible] معلومات [illegible] ۔۔۔ [illegible] اور عمران [illegible] ۔۔۔ [illegible] کہا۔

"آپ [illegible] ۔۔۔ [illegible]"

نگرانی کر رہا ہو۔ انہیں اسی وجہ سے تقریباً ہر وقت کسی نہ کسی مرد کی ضرورت رہتی ہے۔ بابا جان نگہبان کی حیثیت سے وہاں موجود رہ گئے ہیں اور ان سے بچنے کی ترکیب سوچنا اور اس طرح کا مناسب اور ان کے ساتھیں کو جگانا پہنچنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آنے دی گئی۔ یہ فیصلہ بہت پہلے کیا۔

خفیف سے انداز میں سوال کیا۔ "اب تم مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں۔" مجھے خود بھی تو علم نہیں۔ خود ہی سیلاب کا رخ بدلا ہو۔ ۔۔۔ تم اچھی طرح سوچ کر کے فیصلہ کرو، کیونکہ تم ایک ذمہ دار آدمی ہو۔ اس کے حالات کو ٹھیک کر دو اور کسی طرح بھی اس کو ختم کر دو۔ ۔۔۔ انہوں نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اور کہے۔ ۔۔۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں جانے کے لئے روانہ ہو جاؤں۔" فیصلہ ہو جانے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ۔ ۔۔۔ اور سنو۔" عمران اس بار اس کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔ "کیا مطلب ہے کہ وہ سمجھ نہیں سکا کہ ابھی اس بات کو نہیں سمجھے گا۔" ۔۔۔ عمران کے لہجے میں [illegible]

"آپ بے فکر رہیں جناب۔" ۔۔۔ اس نے عمران صاحب کی خیریت کا پوچھا۔ ۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔



رفتہ رفتہ سب سے ساتھ کا ذہنی زاویہ تبدیل ہو گیا۔ ماحول کو دیکھا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ذہنی فیصلہ کیا کہ اب وہ یہاں سے واپس جا کر کسی خاص انداز میں کام کرے گا۔ یہ شخصیت کے بارے میں اس کا ذہن پہلے ہی تیار ہو چکا تھا اور اسے اپنی صلاحیت پر پورا پورا اعتماد تھا۔

تیز رفتاری سے تمام راستے پر گزرتا ہوا ... اس نے سیٹ کے ساتھ ... وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا ... [illegible] ... اس کا ذہن اب پوری طرح ... [illegible] ... ایک نیا اندازہ لگا رہا تھا۔

عمران اپنے کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک فائل رکھی ہوئی تھی اور اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی

تھی۔ جیسے ہی پہلی بوچھاڑ ہوئی۔ وہ سمندر میں کود گئے۔ اس کے پیچھے کئی افسر
چیتے کی طرح جھپٹ رہے تھے مگر سمندر بے حد گہرا تھا۔ پھر بھی ان کی آوازیں بہت دور
سے سنائی دیتی رہیں۔

جولیا اس وقت جہاز کے عرشے پر انتہائی بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔ اور سب
سے خوفناک بات یہ تھی کہ وہ ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکی تھی کہ آخر عمران نے
اچانک اس کو وہاں سے ہٹا کیوں دیا تھا۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ عمران ہر
کام بہت سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ بار بار مضطرب ہو رہی تھی۔
جولیا نے ہونٹ بھینچ لیے اور ایک طرف کھڑی ہو کر سمندر کی طرف دیکھنے لگی۔
تمام افسران اور عمران دونوں کے متعلق اسے ابھی تک کچھ علم نہیں تھا۔ دوسری طرف سے
کچھ عجیب سی آوازیں بھی آ رہی تھیں جنہیں وہ سن کر سمجھنے کی کوشش کر رہی
تھی کہ یہ آوازیں کیا ہو سکتی ہیں۔ اچانک اس نے عمران کو دیکھا
جو ایک سایہ کی طرح عرشے کی سیڑھیوں پر آسانی سے چڑھ رہا تھا۔

جولیا جہاز کی سیڑھیوں سے چند قدم پیچھے ہٹ کر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ اس
کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے وہ کسی کو خاموشی سے دیکھ رہی ہو۔ عمران
نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا اور پھر مسکرا کر اس کے قریب آ گیا
تھا۔ لیکن جولیا کے چہرے پر ناراضگی کے تاثرات نمایاں تھے اور پھر
اس نے بولنے کے لیے زبان کھولی۔

"عمران صاحب ___ جولیا اب بہت زیادہ پریشان ہو رہی ہے ___" صفدر کی
نظریں اب عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"ٹھیک ہے ___ بلیک زیرو سے کہو کہ وہ تیار رہے ___" عمران نے کہا
اور اٹھ کر تیزی سے عرشے کی طرف بڑھ گیا۔



عمران اٹھ کر تیزی سے باہر نکل گیا اور کیپٹن سے مل کر جہاز کے عرشے پر
پہنچ گیا۔ سب لوگ وہاں پہلے ہی سے موجود تھے اور سب کے سب پریشان تھے۔
"تیار ہو جاؤ ___" عمران نے باہر نکلتے ہی کہا اور وہ سب کے سب
تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

عمران نے ایک نظر ان سب پر ڈالی اور پھر ایک طرف بڑھ گیا۔ وہ دروازہ
کھلا ہوا تھا اور تیز ہوا کے جھونکے اندر آ رہے تھے۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔
"عمران صاحب ___ کیپٹن صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمیں فوراً یہاں سے چلے جانا چاہیے ___"
ایک شخص نے آگے بڑھ کر کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

کیپٹن شکیل تیزی سے چلتا ہوا دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ پھر اس
نے کہا کہ وہ سب جلدی سے یہاں سے نکل جائیں۔ کیونکہ
خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔
اچانک کسی نے ٹارچ روشن کی اور عمران نے فوراً
شکیل کو اشارہ کیا۔ کیپٹن شکیل نے اسے اندھیرے میں چھپا لیا اور لگا دیا۔
پھر ایک لمحے بعد عمران نے اسے ایک کونے میں جانے کا اشارہ کیا
اور وہ سب اٹھ کر اس کے پیچھے چل دیے اور عمران باہر
نکل گیا۔

ٹھیک تین منٹ بعد کیپٹن شکیل واپس آیا ___ عمران
نے اسے دیکھ کر سر ہلایا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا دروازے کے قریب جا کر
اندر داخل ہو گیا اور پھر وہاں سے اچانک تیزی سے باہر نکلا
اور غائب ہو گیا۔

عمران کا چہرہ بدل گیا اور وہ پیچھے کی طرف ہو گیا اور عمران نے دل ہی دل میں

جہاز سے ایک گڑھے سے اور بیلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی رسی کا سرا ایک جھٹکے سے کھینچ لیا اور رسی کا سرا کھینچتے ہی اس کے جسم کو جھٹکا زوردار لگا اور وہ اس کے ساتھ ہی تیزی سے نیچے گرتا ہوا اس کا جسم لٹکنا شروع ہو گیا۔ پیراشوٹ کھل گیا تھا اور اب وہ آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا جا رہا تھا۔

عمران نے بیلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی مخصوص ڈوریوں کو اپنے ہاتھوں سے تھام کر پکڑا اور پھر انہیں جس طرح آہستہ آہستہ کھینچنے لگا کہ پیراشوٹ کا رخ بدل گیا اب وہ اپنی مرضی سے رخ میں بدل سکتا تھا اور نیچے اترنے کی رفتار کو بھی کم کر سکتا تھا۔

کافی دیر تک وہ یونہی نیچے گرتا رہا پھر اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہو گئیں اور اسے صاف نیچے جاتی ہوئی اپنے سامنے کی چوٹیاں اور درمیان میں وسیع علاقہ نظر آنے لگ گئے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا۔

جس جگہ پر وہ پہنچنے والے تھے انہیں آ رہا تھا وہاں پہاڑوں کے دامن میں چھوٹی سی وادی تھی جس میں تھوڑے بہت فاصلے پر پھیلی ہوئی جگہ تھی جہاں سے پیراشوٹ سمیٹ کر [illegible] جا سکتا تھا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ زمین کے قریب آ گیا اور چند لمحوں بعد جیسے ہی اس کے پیر زمین سے ٹکرائے وہ اچھل کر آگے کی طرف گرا [illegible] اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر اس نے پیراشوٹ کو تیزی سے سمیٹنا شروع کر دیا۔ پیراشوٹ سمیٹ کر اس نے [illegible] اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک [illegible] نکالا۔



"عمران صاحب!" ـــــ اچانک قریب سے ہی صفدر کی آواز آئی۔

"صفدر ـــــ کیا آپ لوگ خیریت سے اتر آئے ہیں۔" عمران نے ـــ صفدر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ـــــ سب نے ایک دوسرے کو کال کر لیا ہے۔ آئیے ـــــ"

صفدر نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دائیں طرف ایک طرف بڑھ گئے۔

چند لمحوں بعد وہ ایک جگہ پہنچ گئے جہاں جھاڑیوں میں سارے ممبر [illegible] ہو گئے تھے۔ وہ سب خیریت سے اور پیراشوٹ سمیت اتر گئے اور [illegible] ہوئے تھے اور عمران کے انتظار میں کھڑے تھے۔

عمران نے سب سے ایک ایک کر کے بات کی اور [illegible] اور عمران اور اس کے ساتھی [illegible] دیکھنے لگا۔ [illegible] نے [illegible] اور [illegible] کے بعد [illegible] آگے بڑھ گیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کے ساتھی [illegible] جیسے [illegible] کی [illegible]۔

[illegible] ہوا ان کی طرف [illegible] کہا [illegible] آسمان پر [illegible] تھے [illegible] تھی۔

[illegible] اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہ یوں چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کوئی خاص بات محسوس کر رہا ہو۔

"کیا بات ہے عمران صاحب ـــــ" صفدر نے اس کے پیچھے آتے ہوئے بھی ٹھٹھک کر رکتے ہوئے پوچھا۔

[illegible] ___ [illegible] ___ عمران نے [illegible] لہجے میں کہا۔

[illegible] ___ [illegible] لہجے میں کہا۔

[illegible] ___ [illegible] ___ عمران نے [illegible] جواب دیا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ___ [illegible] ___ [illegible]

عمران [illegible]



[illegible] ___ [illegible] عمران [illegible]

[illegible] عمران [illegible]

عمران [illegible]

[illegible] ___ [illegible] ___ [illegible] کہا۔

[illegible] ___ [illegible] ___ عمران [illegible]

[illegible] ___ [illegible] عمران [illegible]

[illegible] کہا۔

"شٹ اپ" ۔۔۔ اسی لمحے انہوں نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ
چیتے جیسی تیزی سے آگے بڑھ کر عمران سے کافی نزدیک آ گیا تھا۔

"شٹ اپ یو ہی شٹ اپ" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
اور اس کے یہ الفاظ جیسے ہی منہ سے نکلے ان کے ذہن میں اچانک بجلی کی سی
تیزی سے کوندا اور دوسرے لمحے ان کے چاروں طرف ویلکم، جھٹکے ہوئے
اور ساتھ ہی ان کی آنکھیں جیسے حیرت سے پھیلتی چلی گئی۔

عمران کے ساتھ والے انتہائی پھرتی سے چاروں طرف پھیل گئے اور
سب کچھ ایسے دیکھتے رہے۔ وہ ریچھ جیسے ہی دیو سب کچھ دیکھ رہا تھا
دھاڑتا ہوا تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھا اور ان کے سامنے آ کر رک گیا اور
ٹھیک اسی لمحے بری طرح چیختا ہوا گرا اور موجود تھے لیکن اس کے باوجود
وہ بری طرح پچھتا رہا تھا کہ وہ بھی عقل کر عمران سے دو ہاتھ بھی
دور ہو گئے تھے۔

قاتل کا انتہا دیکھتے ہی عمران نے سامنے دیکھا تو اس ریچھ نما دیو
جھکنے لگا تھا اور وہ تیزی سے آگے بڑھا تھا۔ شاید
کسی نے عمران کو دیکھ لیا۔ جیسے دو بہت بڑے گولے ٹکرا گئے ہوں دیو
تیزی سے آگے بڑھ کر اچھل کر عمران کی طرف اچھالا اور وہ دیو اچھل
کر گرا اور جلد ہی خود ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ جیسے کسی نے اسے سینے پر
اٹھا لیا۔ لیکن عمران نیچے گرتے ہی بڑی تیزی سے قلابازی کھا گیا اور زمین پر اس کے
جسم پر گرنے کے بعد اس نے تیزی سے دیو کے سینے پر زوردار ٹکر ماری۔ اور پھر ایک وقت
میں دونوں ایک دوسرے سے ٹکرائے اور دونوں ہی چیخیں مارنے لگے۔ عمران نے
اسے اٹھایا اور ایک طرف پھینکا اور پھر ایک جھٹکا دیا اور ان کے منہ



تھے۔ چند لمحوں تک وہ فرش پر پڑا رہا جب کہ ان کی حالت اس کا دیو ہیکل جسم کے
اچھلنے کی وجہ سے پوری طرح ہل گیا اور اس کے منہ سے نکلنے والی چیخ کافی بلند تھی۔ ان کے
چاروں طرف بکھرے ہوئے کمرے میں موجود لوگ اس منظر کو مسلسل حیرت سے دیکھ رہے تھے
اور ان کے چہرے پر بھی پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ جیسے وہ سنبھالنے لگے۔ وہ اس کے
سامنے کھڑے تھے۔ لیکن ان کے منہ اس طرح کھلے ہوئے تھے اور عمران اور دیو ہیکل ان کے درمیان
لڑ رہے تھے جیسے وہ صرف تماشائی ہوں۔ لیکن ان کے دلوں میں عمران کے لیے جگہ تو خوف سے بدل
چکی تھی اور پھر

عمران نے اسی وقت ایک زوردار ہاتھ مار کر اسے اٹھا کر پھینک دیا
ایک لمحے بعد اس کے پیروں کو پکڑ کر بری طرح جھٹکا دیا تھا۔ اس کا
حشر دیکھ کر سب حیران رہ گئے تھے۔

عمران نے کہا کہ آپ ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں گے۔ لیکن دیو
نے چیخ کر کہا اور ان کے پاس دیو ہیکل نے بڑی زور سے
دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور اس نے ایک بار پھر حملہ کر دیا اور وہ
گولہ کی طرح ان کی طرف بڑھا اور ان کے ساتھ تیزی سے ٹکرایا اور
ان دونوں کے درمیان پھر سے ایک جنگ شروع ہو گئی۔ عمران نے اچانک بڑی تیزی سے حرکت کی اور
اس نے دیو کی ٹانگ پکڑ کر اچھال دیا۔ اور پھر کئی لمحوں تک
ان دونوں کے درمیان یہ لڑائی جاری رہی۔ دیو نے اٹھ کر اس کو پکڑ لیا
اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا ہو گئے۔ ان دونوں کے درمیان یہ جنگ
جاری تھی۔ یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے کہ عمران کا ایک ہاتھ دیو کے گلے پر تھا۔
اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ایک زوردار جھٹکا دیا اور دیو زمین پر گر گیا۔ وہ
زمین پر پڑا بری طرح تڑپ رہا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ سر پر تھے

پوری قوت سے اس دیو ہیکل کے پیٹ کی دائیں طرف دے مارا کی چیخ سن
کر تیزی سے کروٹ بدل گیا اور عمران کا دوسرا وار خالی گیا۔

دیو ہیکل شاید اس لڑائی کے لئے ذہنی طور پر تیار نہ تھا کہ کھائی میں گر گیا تھا۔ لمحے کا وار جیسے ہی اسے لگا دیو ہیکل کی حالت عجیب سی ہو گئی تھی وہ اپنے
میں موجود عمران کے حملے کی طرف بڑھا مگر عمران گھٹنوں کے بل بیٹھ کر
گھومتے ہوئے اس سے علیحدہ ہو گیا۔ اس کی حالت اس کے جسم سے جدا ہو رہی تھی
تڑپ گئی مگر عمران نے اب موقع دیکھ کر اس کو ایک زور دار ضرب لگائی۔ اس نے
گھونسہ کو دو بار اٹھایا اسے اس کی دائیں جانب دیکھا اور اس کے ساتھ ہی
اس کی ادھوری [illegible] نے تیزی سے کروٹ لی۔ دیو ہیکل کی دوسری ٹانگ پر جم کر
عمران نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں میں [illegible]
کا [illegible] سے اس کی ٹانگ پر مارا۔ ساتھ ہی اس نے اپنا [illegible]
کیا کر دیا۔ [illegible] کی طرف بڑھا اور دیو ہیکل کی طرح
جیسے ہی وہ سیدھا ہوا اسے اس کی طرف [illegible] اور اس کے ساتھ ہی [illegible]
چہرہ اسکا زور دار ضرب سے [illegible] پھر بھی اتنا شدید تھا کہ عمران
کا دم گھٹ رہا تھا۔ اس نے دیو ہیکل کی گردن کے گرد دونوں ہاتھوں سے
[illegible] اور پھر دیو ہیکل کا چہرہ عمران کی طرف تیزی سے بڑھنے لگا اور عمران
[illegible] لیکن [illegible] گھٹنے ٹیک دیئے۔ دیو ہیکل
[illegible] اور منہ سے [illegible]

عمران کا ذہن تیز ہو گیا۔ ایک لمحے کے لئے وہ کچھ سوچتا رہا۔ دوسرے
لمحے جب اس نے ایک بار پھر اپنے [illegible] کا ارادہ کیا۔
اس کے ذہن میں ایک جھٹکا سا لگا اور ساتھ ہی عمران تیزی سے [illegible]



میں لے جا گیا۔ اسی طرح اس دیو ہیکل کی ضرب اس کی گردن سے جا ٹکرائی لیکن اس نے
اپنے جسم کو ایک طرف کر لیا۔ [illegible] کے ساتھ ہی عمران کا گیا وہ سیدھا ہو گیا
تھا اور وہ [illegible] لیکن اس نے دیو ہیکل کی گردن پر اپنی پوری قوت سے
دیو ہیکل کی دونوں ٹانگوں کے درمیان حملہ کر دیا اور دیو ہیکل کی چیخ نکل
گئی۔ عمران پر تو جیسے جنون سوار ہو گیا تھا۔ اس نے سر سے اوپر سے
گرتے ہوئے دیو ہیکل کی پشت پر ایک زور دار ضرب لگا دی اور
[illegible] وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور دیو ہیکل کی گردن کے گرد
[illegible] اس کے اندر کا [illegible]
لیکن عمران اس کی پرواہ کئے بغیر تیزی سے [illegible] کی طرف بڑھتا
رہا [illegible] کی دونوں ٹانگوں پر [illegible]
[illegible] کے پیچھے اس دیو ہیکل کا جسم [illegible]
[illegible] کی وجہ سے وہ الٹ کر سر کے بل نیچے گرا۔ لیکن
[illegible] سیدھا کر اس کی دائیں جانب [illegible] عمران تیزی سے
[illegible] دونوں ہاتھوں سے اس [illegible] ہو گئی دو والے
[illegible] اور عمران نے پورا [illegible] سے انہیں [illegible]
[illegible] دیو ہیکل کا سر [illegible] دیو ہیکل کے منہ سے [illegible]
[illegible] سر پر اپنے اوپر [illegible]
عمران نے [illegible] دونوں ہاتھوں میں
[illegible] سے مخالف [illegible] جھٹکا آنے
لگے اور [illegible] دیو ہیکل کی [illegible]
[illegible] لے سکے [illegible]

بس کے منہ سے خوفناک چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کا جسم زمین پر جا گرا۔ اسی لمحے [illegible] نے جھٹکے سے ایک کے سر کو ایک مخصوص جھٹکا دیا۔ [illegible] عمران نے [illegible] وہ [illegible] کے چہرے کو [illegible] اٹھا [illegible] کی شدت سے وہ بے ہوش ہو گیا۔

عمران نے جھٹکے سے [illegible] ٹانگوں کے [illegible] بار حرکت دی [illegible] زندگی میں پہلی [illegible] دوڑی تھی۔

اور پھر چند لمحوں بعد اسے احساس ہوا کہ اس کے ارد گرد ہونے والی فائرنگ ختم ہو چکی ہے اور دور سے [illegible] مسلسل فائرنگ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"صفدر ـــ" اچانک عمران کے منہ سے نکلا۔

"عمران صاحب! ـــ یہ کون [illegible] آ رہی ہے ـــ" اور شاید اس کا ذہن [illegible] بھاگ گئے ہیں" ـــ [illegible] عمران [illegible] طرف [illegible] کی آواز [illegible] اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک دشمن سے [illegible] ان کے [illegible] ہوئے [illegible] ڈھیلے پڑ گئے۔

[illegible] صاحب! ـــ [illegible] ان کے جسموں [illegible] ـــ [illegible] زبان [illegible] ہیں ـــ [illegible] کہا۔

"اوہ ـــ لیکن [illegible] ـــ" عمران نے پریشان لہجے میں کہا۔



[illegible] سے ہوتی ہوئی فائرنگ اب [illegible] تھی۔ فائرنگ [illegible] کر [illegible] عمران [illegible] آگے بڑھ رہے ہیں۔

"کون ہے ـــ" اچانک عمران نے زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ـــ [illegible] ہوں" [illegible] سے [illegible] جان [illegible] عمران نے [illegible] لیا۔

عمران [illegible] اور [illegible] دیکھ [illegible] کر [illegible] سے [illegible] اور [illegible] عمران نے ان کے [illegible] سے [illegible] جان ہی ہے۔

"عمران صاحب! ـــ آپ [illegible] ہیں ـــ [illegible] جان [illegible] قریب آ کر کہا۔

"[illegible] ہوئے [illegible] سب [illegible] ـــ اور [illegible] نے بھی [illegible] ہے ـــ" عمران نے [illegible] ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ [illegible] ـــ میں نے [illegible] ایک [illegible] ـــ [illegible] جان [illegible] عمران [illegible] اٹھا لیا [illegible]

کہ [illegible] کے باوجود گولیوں کے جسم پر اٹھا لیا گیا۔ [illegible]
[illegible] لیکن فیصل جان نے آگے بڑھ کر [illegible] سے زبردستی [illegible]
[illegible] تیزی سے پچھلی سیٹ پر [illegible] بیٹھ گئے۔ عمران
[illegible] تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ [illegible]
[illegible] لوگ یقیناً اپنے ساتھیوں کو اطلاع دے چکے ہوں گے اور پھر
کسی بھی لمحے انہیں گھیرا جا سکتا ہے۔

تھوڑی دیر چلنے کے بعد فیصل جان نے [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible] ایک تنگ سی [illegible] موڑ کر جب [illegible]
پہنچے تو وہاں [illegible] موجود تھیں اور [illegible]
[illegible] گئی تھی۔

"سامنے [illegible] ——— [illegible] عورت
سے [illegible]" [illegible] فیصل جان نے [illegible] جیپ کی
سیٹ پر [illegible] بیٹھ گیا۔ عمران
[illegible] کے ساتھ والی سیٹ پر [illegible]
سیٹ پر [illegible]۔ [illegible] لوگ پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئے اور پھر فیصل جان نے
جیپ آگے بڑھا دی۔

"ٹھیک [illegible] ———"
عمران نے [illegible] کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔
"آپ [illegible] مجھے پہلے ہی [illegible] ہے ———" کیپٹن شکیل نے
[illegible] جواب [illegible] کہا۔
فیصل جان [illegible] جیپ [illegible]



[illegible] پیچھے سے [illegible] جیپوں [illegible] کے [illegible]
تھیں۔

عمران آنکھیں بند کیے جیپ کی نشست سے سر ٹکائے بیٹھا ہوا تھا
[illegible] اسے [illegible]
[illegible] معلوم [illegible] اور پھر [illegible]
[illegible] تھا۔

جیپ [illegible] ایک اور [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] آئی تھیں۔
[illegible] ——— [illegible] اچانک
[illegible] سنائی دی۔

عمران نے [illegible] ایک
[illegible] فیصل جان نے عمران
[illegible] کر دیا تھا۔
عمران نے [illegible] ایک جھٹکا سا لگا
[illegible]
[illegible] ہم [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] کی طرح
[illegible]

دوسرے لمحے ایک تیز دھماکہ ہوا اور کان پھاڑ دینے والا بہت زور دار
ہوا۔ اور سامنے آدھی عمارت کچھ اس طرح ہی جیسے تنکوں کی طرح فضا میں بکھر گئی
چاروں طرف چیخیں اور قیامت کا سماں ۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہوا
چہروں کی جیب آ گئی۔ اور خوف کی طرح آگے بڑھتی چلی گئی۔
بڑی تیزی سے ان کی جیب سے پیچھے آتے والی جیپوں پر بیٹھے
پولیس اور فوجی اہلکار سے ان پر گولیاں اور جیپ کو چھلنی کر دیا۔۔۔ اور
دھماکوں اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے فضا گونج اٹھی۔



عاقل اور باقی جہل پر دور سے نگاہ ڈالے رکھے اور پھر ایک سا بہی ناخوش سا
ہو کر جیسے پولیس کی دوڑ اور جیپ واپس آئی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر
سے باہر نکل آیا اور چلا۔
تقریباً ہر ایک وہ ان جیپوں کا تعاقب کرتا ہوا واپس ہوٹل جھیل تک
پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ ہوٹل کے سامنے کی جیپ کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔
ہوٹل کے سامنے پولیس کی جیپ میں پولیس افسران کے علاوہ کچھ
لوگ ان کے پیچھے سے جیپ اور جیپ سے باہر نکالا۔ وہ دونوں ہی کس
تھے اور ان دونوں کا ساتھ نہ دیکر ہوٹل میں چلے گئے۔ ان دونوں
کے سر پر پٹیاں بندھی تھیں۔ اس لئے اس نے سمجھا کہ ان کا قتل ہو گیا۔
وہ دونوں زخمی حالت میں تھا۔
تھوڑی دیر بعد پولیس کی جیپ واپس چلی گئی اور پھر وہ واپس جھیل کی طرف
روانہ ہو گئے تھے۔

کیا اس نے جان بوجھ کر اشارے سے بات کی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جولیا بیٹھی ہوئی باہر سے آنے والوں کو [illegible] خود بھی جانتی ہیں۔

مگر ابھی ان تعلیم یافتہ ہے کہ وہ یہاں کے لوگوں سے قطع تعلقی ہے۔ نہ کیے مگر وہ طرف سے دو بار جی ہیں ___ مگر یا اجنبی ہے یہ بات بہرحال تمہاری اطلاع کا شکریہ ___ دوسری طرف سے ایکسٹو نے بھی مخصوص انداز میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

نازان نے بھی [illegible] ریسیور رکھ دیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب ہر چیز کی حالات خود ہی سنبھل جائے گا۔

ڈان جو جمعہ سے [illegible] کر رہا تھا [illegible] اپنے [illegible] اس طرف [illegible] اس نے [illegible] شہر سے باہر ایک [illegible] آبادی [illegible] جہاں وہ ایک [illegible] سے رہ رہا تھا۔

مگر [illegible] جس نے [illegible] سے پہلے فیصلہ کیا اس سے رابطہ قائم کیا۔

فیصل جان [illegible] کہ وہ آج رات کو [illegible] اپنے ساتھیوں سمیت [illegible] اگر عمران ایکسٹو کے ساتھی آ گئے تو وہ انہیں [illegible] نازان نے [illegible] کرنے کا [illegible] دیا۔

عمران [illegible] کر کے [illegible] اس کے ذہن میں [illegible] ساتھ [illegible] کا [illegible] تھا۔ اس کا [illegible] یاد رہتا [illegible] طرح [illegible] سے [illegible] کے متعلق [illegible] حاصل



نازان نے ایک لمحہ کے لئے سوچا اور واپس اندر جوزف کے کمرے کی طرف [illegible] لیکن جوزف نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ وہ [illegible] تھا [illegible] اس [illegible] جا رہی ہو۔

نازان نے [illegible] ایک [illegible] سامنے [illegible] کر [illegible] میں موجود [illegible] نکال کر [illegible] اور [illegible] تیزی سے [illegible] شروع کر دیئے۔

"[illegible]" ___ دوسری طرف سے [illegible] کی [illegible] آواز سنائی دی۔

"[illegible]" ___ [illegible] سے بات کرائیے ___ نازان [illegible] ___ نازان نے آواز [illegible] کہا۔

"اچھا [illegible]" ___ یہ [illegible] ___ لڑکی نے جواب دیا اور [illegible] تمام [illegible] ہو گئے۔

چند لمحوں [illegible] ایک مردانہ آواز [illegible]۔

"[illegible]"

"[illegible]" ___ [illegible] ___ [illegible] ایک [illegible] کہ [illegible] پہچان [illegible] ___ [illegible] ___ میں نے [illegible] کر دوں [illegible] کے [illegible] ___ نازان نے [illegible]

کرنے چند لمحوں سوچنے کے بعد اچانک اس کے ذہن میں ایک عجیب سی ترکیب آئی اور وہ بے اختیار مسکرانے لگا۔ اس نے اس ترکیب پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور [illegible] کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"ہیلو — دلچسپ خبر [illegible]" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک [illegible] آواز سنائی دی۔

"ذرا سنیے — میں [illegible] بول رہا ہوں" ——— عمران نے لہجے کو بدلتے ہوئے کہا۔

"سائیں — [illegible] اور [illegible] کیا کہہ سکتے" — اچانک دلچسپ خبر [illegible] سنائی دی۔

"[illegible] آپ [illegible] ——— میں نے سوچا کہ [illegible]" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"[illegible] کام [illegible] جاؤ ——— [illegible] بات کا [illegible] ہو گا" ——— دلچسپ خبر نے [illegible] کہا۔

"[illegible] ——— [illegible] ہے۔ [illegible] مجھے [illegible] لیکن مجھے [illegible] ہے۔ [illegible] کا [illegible] مل جائے [illegible]" ——— عمران نے کہا۔

"[illegible] ——— [illegible] —— [illegible]"



[illegible] میں [illegible] ہوں۔ [illegible] ——— دلچسپ خبر [illegible] ہو کے کہا۔

"[illegible] — تم [illegible] نہیں — [illegible] ہے ———"

"[illegible] ہوا [illegible] —— [illegible]" ——— دلچسپ خبر نے جواب دیا۔

عمران [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] ہے۔ [illegible] کر [illegible] ہوا [illegible] تھا۔

"بہت اچھا — [illegible] — میں [illegible]" ——— عمران نے جواب دیا۔

"[illegible] ——— [illegible] ——— [illegible] نے [illegible] ہو گیا۔"

"ٹھیک ہے — [illegible] — اچھی بات ہے [illegible]
[illegible] عمران نے
[illegible] رسیور رکھ دیا
اور پھر [illegible] چند لمحوں بعد [illegible] وہ
[illegible] جہاں [illegible] اور پھر
[illegible]
[illegible] دی۔

"ایکسٹو [illegible] — [illegible]
میں [illegible] عمران نے [illegible]
[illegible] جا رہا ہے۔

"ایکسٹو [illegible]" — عمران نے
[illegible] میں کہا۔

"[illegible]" — [illegible] دوسری طرف سے [illegible]
[illegible] ہوا تھا۔

"[illegible] سیکرٹ سروس [illegible]
— عمران نے [illegible] کہا۔

"[illegible]" — دوسری طرف سے [illegible]
[illegible] اور عمران [illegible]
ہو گئی۔

"ایکسٹو [illegible] — [illegible]
دوسری طرف سے [illegible]



"[illegible] سیکرٹ سروس [illegible]
[illegible]
[illegible] عمران نے جواب دیا۔

"[illegible]" — [illegible]
[illegible]
[illegible]

"[illegible]" — [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عمران نے جواب دیا۔

"[illegible]" — [illegible] طرف سے
[illegible] ہو گیا۔

عمران [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سیکرٹ سروس [illegible]
[illegible] عمران [illegible]
[illegible] کامیاب ہو گئے تھے۔ لیکن
[illegible]
[illegible] باہر
نکل گیا۔

پھر آتے ہی عمران نے ادھر ادھر دیکھ کر شاکر خان روڈ کا پتہ کر کے [illegible] لیکن وہاں صرف [illegible] ممکن تھا۔ [illegible]

عمران واپس اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف چل پڑا۔ ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی اسے [illegible] لیکن بار بار کوشش کے [illegible] سے ہیڈ کوارٹر کے [illegible] میں داخل ہو گیا۔

تب اس نے یہی فیصلہ کیا کہ عمران کے [illegible] بالکل [illegible] امارت ہونے میں [illegible] ہدایات دے کر [illegible] کے سوا اور کہ [illegible] استحقاق۔



عمران نے [illegible] بیٹھے ہی [illegible] کی [illegible] ہوئی۔ [illegible]

اور عمران نے [illegible]

[illegible] اس کو [illegible] دیا۔

مگر [illegible]

بھک کر دیا اور گر پڑا۔ دوسری طرف کی آوازوں سے اسی قسم کی لڑکیاں سی چیخ رہی تھیں
کر دیا ہوا اڑا دی گئی تھیں۔

اسی لمحے پیچھے کا دروازہ کھلا وہاں کھڑے والا جوزف تھا۔ [illegible] سینہ پر
چند لمحے پیچھے کی طرف گرا۔ پھر اچانک ہی وہ فضا میں اچھلا اور ایک خوفناک
گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی۔ جیسے ہوائی جہاز نیچے گرنے لگا ہو اور یوں محسوس ہوا
جیسے آسمان سے لاوے کی بوچھاڑ ہو رہی ہو۔ پھر آگ دکھائی دی اور عمران کے
ساتھیوں کو شیشے والی دیوار کی طرف کی دیواروں میں اس لاوے کی زد میں آ کر جذب
ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی ایک ایسی گڑگڑاہٹ سنائی
دی اور احساس ہوا عمران کے ساتھیوں کی چیخوں کے باوجود وجود نہیں
آ سکا۔ سب لوگ لاوے کی زد میں آ گئیں۔

یہ سب کچھ ایک لمحے میں ہو گیا۔ [illegible] پر تاریکی چھا گئی تھی کہ
اور اس کے [illegible] ایک بلب روشن ہو رہا
تھا۔ باقی سب [illegible] دھماکے کی وجہ سے بجھ چکے تھے۔
[illegible] عمران کی جیب [illegible] پہنچ گئیں۔ البتہ ان
[illegible] لیکن پر کر [illegible]
[illegible] تک پہنچ سکا۔

[illegible] کو سرخ کر دیا۔ اس کے بعد وہ
[illegible] پیچھے اتر گئے
[illegible] انگ
[illegible] کوئی جیب میں موجود تھی۔

"یہ تو کمال ہو گئے ہیں" ـــــــ انسپکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



"جب تک ہم ان کی زد میں آکر رہیں گے ـــــ نہیں ہو جائیں ـــــ تو ہیں
تھیں" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس عرصے میں [illegible] نیچے اتر آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ باہر
[illegible] کے باہر تھے۔ [illegible] کے ہاتھ
[illegible] کیا کر سکتا تھا۔

"کیا سب کچھ [illegible] ختم ہو گیا ہے" ... ـــــ کیپٹن شکیل
نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہر چیز کا [illegible] ہے ـــــ اب یہاں سے نکل چلیں" ـــــ
عمران نے [illegible] کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور سب اس کے پیچھوں کی
طرف بڑھ گئے۔

"ارے وہ دیکھو [illegible] ـــــ" ایک عمران آگے بڑھتے ہوئے بولا اور
[illegible] کی طرف بڑھ گئے [illegible]
[illegible] نیچے اتر گئے تھے۔ آگے
[illegible] ظاہر ہے وہ جیب کی
[illegible] سے کوئی بھی موجود نہ تھا
[illegible] کوشش کرنا [illegible] کے باہر نکل گئے
[illegible]
"[illegible]" ـــــ [illegible]
[illegible] ـــــ فیصل جان۔ [illegible]
دیئے گئے۔

"اب کہاں [illegible] ـــــ [illegible]

ہوں — یہ تو خواہ مخواہ بلیک میلنگ ہے۔ دوست ان کے تہہ خانے میں آ کر ان کے بیگ لے کر آ گئے ورنہ اب تک یہ تجوری بھی خالی ہو گئی ہوتی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نادران صاحب نے تمام گذشتہ واقعات کے بارے میں بتا دیا ہوگا ہیں" ——— آفیسل جان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ آنکھیں بند کر کے سر کو نشست سے ٹکا چکا تھا اور یوں لگ رہا تھا جیسے اس نے ذہنی جواب دے دیا ہو۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جیپ ایک عمارت کے سامنے رکی۔ راستے میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ یہاں نادران کی رہائش گاہ تھی۔ جیسے ہی جیپ رکی ڈرائیور نے دروازہ کھولا اور عمران کے ساتھ ساتھ نادران بھی نیچے اتر آیا۔ جیپ ڈرائیور نے سامان اٹھایا اور انہیں ایک کمرے میں پہنچا دیا۔

نادران نے بیگ کو اپنے سامنے رکھ کر تمام سامان رکھا ہوا تھا اور فورا ہی سامنے والے کمرے میں جا کر انہیں ان کو عمارت کے سامنے لے گیا۔ جہاں ایک کار تیار کھڑی تھی۔ ایک آدمی کار کے قریب کھڑا تھا۔ عمران نے اس کی آنکھوں کی حرکت کو دیکھ کر سمجھ لیا کہ وہ ان کی حالت دیکھ رہا تھا۔ پھر نادران نے آفیسل جان کو انہیں ایک دوست سرجن کے پاس پرائیویٹ ہسپتال بھجوانے کو کہا۔ اس نے انہیں جیب میں ڈال کر انتہائی تیز رفتاری سے کار کو آگے بڑھا دیا۔

عمران نے نادران کو اندر سے خالی دیکھ کر ان کے قریب جا کر جواب کے



اور پھر ان سے عمران کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے پاس پڑی کرسی سے صرف گردن گھما کر دیکھا۔ ان کے چہرے پر ایسا تاثر تھا کہ جیسے ان کے ذہن میں بہت سی باتیں ہوں۔ پھر وہ ایک طویل سانس لے کر عمران کے سامنے بیٹھ گیا اور پھر وہ نادران سمیت اس کے کمرے سے باہر آ گیا۔

"نادران صاحب کیا پوزیشن ہے" ——— عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی نادران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ دونوں آدمی جو آپ کے ساتھ تھے موجود ہیں ——— انہیں پولیس نے فورا گرفتار کر لیا۔ مگر ان کی ضمانت ہو گئی۔ وہ اپنے گھر واپس پہنچا دئیے گئے ——— یہ ساری باتیں آپ کو بتانا ضروری تھا۔ ان سے پوچھ گچھ کی گئی ہے لیکن وہ کچھ نہیں بتا سکے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اس کیس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ——— اور پھر جب انہیں رہا کیا گیا تو وہ اپنے گھر چلے گئے" ——— نادران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے کہ ہر آدمی جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے رہا ہو جاتا ہے۔ پولیس نے ان سے کچھ پوچھا بھی یا نہیں" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"پولیس نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ جیسے وہ تو ابھی پہلے آ گئے تھے ——— میں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ یہاں نہیں آ سکتے" ——— نادران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تو ہمیں خود ہی کچھ کرنا ہوگا ——— اب تو ہمیں ایک ایک کر کے سب کا پتہ لگانا ہوگا۔ یہ ساری باتیں بالکل الٹی ہیں"

عمران نے جواباً برا سا منہ بنایا اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم کتاب کو کیوں چھوڑ رہے ہو" اس بزرگ کو کیا معلوم تھا کہ میں بتا سکتا ہوں۔ یہ
مسئلہ ہے کہ جو ہو سکے ہم یہ فریق کی مدد کر سکیں۔ یہ بات بالکل
درست نہیں ہے ۔۔۔۔ میں اس کے بعد بھی کوشش کو پورا کرنا چاہتا ہوں" ۔
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

بیٹھ کر وہ باتیں کرتے رہے۔ لیکن ان سے اور اس کی بات
کر رہے تھے ۔۔۔۔ اس کے متعلق کوئی بات ذہن میں ہے ۔۔۔۔ ناٹران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

کوٹھی میں سے خاموشی رہی اور وہ لوگ ابھی تک وہیں بیٹھے رہے تم سب ایک
ایک بات کر رہے ہو ۔۔۔۔ یہ خیال ہے کچھ کرنا چاہیے۔ تمہارے
پاس کتنے آدمی ہیں ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرے پاس دس آدمی ہیں" ناٹران نے جواب دیا۔

"کیا یہ سب اس کوٹھی میں موجود ہیں" عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔۔ وہ شہر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کوٹھی میں تو صرف دو آدمی
ہیں ۔۔۔۔ ویسے ضرورت پڑے تو کوئی مشکل نہیں ہو سکتا ہے" ناٹران
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان سے رابطہ کرو۔ میں جانا چاہتا ہوں۔ یہ ایک کام
ہے۔" وہ اس کے ساتھ واپس آ گئے جہاں وہ لوگ پہلے بیٹھے تھے۔
دونوں نے کچھ دیر بعد فیصلہ کر لیا ہے ۔۔۔۔ میں آج رات ہی
کوٹھی پر جانا ہے ۔۔۔۔ اس نے کہا ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی
سے اٹھ کھڑا ہوا۔



"آپ کہاں جا رہے ہیں" ناٹران نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارا خیال ہے میں ڈکال دو ۔۔۔۔ میں صرف اور صرف انہی سے بات
کروں گا۔ تاکہ کوئی اصل الجھن حل ہو جائے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور
ناٹران نے سر ہلا دیا۔

مگر اس سے پہلے کہ عمران دروازے کی طرف قدم بڑھاتا اچانک کوٹھی
میں خوفناک دھماکے ہونے شروع ہو گئے اور کمرہ یوں لرزنے لگا جیسے اس
پر زلزلے کا جھٹکا آیا ہو۔ عمران اور ناٹران تیزی سے دروازے کی طرف
دوڑے۔ مگر دروازے سے قریب پہنچتے ہی وہ دونوں لڑکھڑا کر پیچھے گرتے
ہوئے اور کمرہ دھوئیں سے بھر گیا۔ اس کے بعد دھماکے سنائی دیے۔
عمران نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن ایک لمحے میں اس کا ذہن جیسے
تاریکی میں ڈوب گیا۔ اس کے ذہن میں آخری خیال یہی آیا کہ
وہ اب تک دو دھماکے ہو چکے ہیں۔ ادھر وہ آنکھیں بند کر کے ہی اس کے بعد
اس کا ذہن تاریک وادی میں ڈوبتا چلا گیا۔

سنیک کلر گروپ کا ہیڈ کوارٹر المعروف الیپو
کی کوٹھی میں تھا۔ ان کے آنے کی اطلاع ہو چکی تھی اور عمران پر اچانک
اس نے حملہ کر دیا اور اس کو ساتھیوں سمیت پکڑ لیا۔ عمران اور
اس کے ساتھی دروازے کے قریب بے ہوش پڑے تھے اور
دھماکوں کے بعد اس کے ذہن میں اندھیرا چھا گیا۔ سوائے
اس کے کہ اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔

اینشورنس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں ابھر آئی تھیں۔ بڑی مشکل سے ان کے [illegible] بن سکے تھے [illegible] جیسے ان کی [illegible] کی [illegible]۔ اور [illegible] بار [illegible] سنبھال [illegible] اور [illegible] دونوں [illegible] تھے [illegible] [illegible] [illegible] سارا جسم [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نے [illegible] بیٹھے تھے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔ [illegible] [illegible] سے [illegible] ہیں۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا نکلا؟ [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ___ الانام جری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی طرح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھا [illegible]۔



سا کر [illegible] گاؤں [illegible] کے [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] اور تم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کامیاب ہو گئے۔ اور [illegible] [illegible] لے [illegible] [illegible] تھا۔ [illegible] نے غصے سے چیخ کر کہا۔

"اماں! ___ ہم ان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ___ میری [illegible] نے جواب میں کچھ کہنا چاہا۔

"[illegible] ___ تم [illegible] ہو۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ___ مجھے [illegible] [illegible] [illegible] ___ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نے [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible]۔

"[illegible] ___ [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] تھی۔

"[illegible]! [illegible] [illegible] [illegible] ___ تم نے [illegible] [illegible] [illegible] لیا ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں موجود ہے" ___ [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] کیا۔

"کیا [illegible] ___ [illegible] [illegible] [illegible] تم [illegible] ___" [illegible] نے [illegible] [illegible] کہا۔

"ہاں! ___ آپ کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ___"

معلوم ہوا کہ [illegible] میں آ [illegible]
[illegible] کا جائزہ [illegible] کے سامنے والی
[illegible] کی چھت سے [illegible]
[illegible] نظر آ گئی ۔۔۔ اور [illegible]
تفصیل بتا دی ہے۔

"اوہ ۔۔۔ تمہاری اطلاع بالکل درست ہے ۔۔۔ [illegible]
[illegible] مجھے [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] انہوں نے [illegible]
[illegible]
[illegible]

"مسٹر [illegible] ہے ۔۔۔ [illegible]
ہے۔ [illegible] لیکن [illegible]
[illegible] ہاتھوں سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نے کہا۔

"[illegible] ۔۔۔ [illegible] نے کہا [illegible]
[illegible] گیا۔

"مجھے حیرت ہے کہ [illegible] کے ہاتھوں [illegible]



[illegible] کا اسٹاف [illegible] ۔۔۔
[illegible] نوکران [illegible]
[illegible] نوکران [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نوجوان [illegible]
[illegible]
[illegible] تھا اور
[illegible]
[illegible] تھا۔

"[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] جواب دیا۔
"[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] میں کہا۔

"اوہ ہاں ۔۔۔ [illegible] رہا ہوں رہا تھا۔
[illegible] اس کے
[illegible]
[illegible] لیکن [illegible]
[illegible]
[illegible] کا [illegible]

بھائی! یہ سچ ہے ـــــ ذخیرہ میرے لئے آیا ہے۔ ایسا لگتا ہے میں اس کی آواز
بھی پہچانتی ہوں۔ بلاشبہ سوال ہوتی فرد تھی جس سے تب نے اس کا پیچھا
کیا اور کال کرنے والے کی گرفتاری کے احکامات جاری کر دیئے لیکن آثار
[illegible] کال [illegible] کے بیٹے [illegible] ایک ٹیلی فون بوتھ میں
نصب شدہ [illegible] کی گئی ہے۔ لیکن [illegible] کی [illegible]
[illegible] کال کرنے والا نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ـــــ ایشوریہ دانا
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ایشا ـــــ [illegible] آپ کا [illegible]"
گوپال رام نے حیرت سے پوچھ لیا۔

"کیسی بات [illegible] نہیں جا سکتا۔۔
[illegible] ـــــ ایشوریہ [illegible] ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ [illegible] ایسا ہو سکتا ہے
جیسے [illegible] ہے ـــــ گوپال رام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اوہ! [illegible] ہو سکتا ہے ـــــ ؟ ایشوریہ [illegible] نے پوچھتے
ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ [illegible] کا [illegible] ہے اور [illegible] میری
معلومات کا تعلق ہے [illegible] رپورٹ [illegible] نے [illegible] ایسا
[illegible] گوپال رام نے کہا۔

"[illegible] کو تو [illegible] تمہاری [illegible] کا جواب ہے
نہیں ـــــ تم [illegible] ـــــ میں [illegible]
[illegible] ـــــ ایشوریہ [illegible] کا ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔



[illegible] ہوئے کہا۔

"بات [illegible] ـــــ [illegible] کے [illegible] بار پھر [illegible]
سے [illegible] کر دیا اور [illegible] ـــــ [illegible]
[illegible] ہو [illegible] تب [illegible] ـــــ گوپال رام نے
[illegible] کی طرف
ہاتھ بڑھایا اس کا [illegible]۔

"لیکن [illegible] ـــــ [illegible] آواز سنائی دی۔
"[illegible] ـــــ [illegible] دیکھیے
[illegible] ـــــ ایشوریہ
[illegible] ہوئے کہا۔
"[illegible] ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ایشوریہ [illegible]
رکھ دیا۔

[illegible] ایشوریہ [illegible] سے [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوں [illegible]
[illegible] سے [illegible]
"[illegible] ـــــ [illegible] اور [illegible] ـــــ [illegible] کہا۔
"[illegible] ـــــ [illegible] ـــــ [illegible]
[illegible] ہو گیا۔
[illegible] ـــــ [illegible] کامیاب [illegible] ـــــ لیکن [illegible]

موجود نہیں کہتا ہوں۔ اس کی کمی [illegible] سے تمہارے میری ملاقات کرا دی تھی ان سے بھی نہیں ملا ہوں۔ البتہ بابا سے مجھے پتا چلا ہے افراد وہ گھنٹے میں جو بابے کے سامنے پیش ہوئے ہیں [illegible] " [illegible] نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب تم نے [illegible] پر دیکھا تھا اس وقت کتنے آدمی جانتے ہوں گے تمہارا اور [illegible]" ایشور [illegible] نے [illegible] پوچھا۔

"اتنے افراد جو [illegible] سے کم ہوں گے [illegible] اور [illegible]" [illegible] نے جواب دیا۔

"ان [illegible] لوگوں میں [illegible] افراد ایسے ہیں جو [illegible] ہیں۔ اور [illegible]" ایشور [illegible] نے چند لمحے [illegible] کے بعد پوچھا۔

"ہاں [illegible] ہوئی تھی۔ [illegible] کے علاوہ دو افراد ایسے ہیں جن کے چہروں پر [illegible] سے [illegible] کے نشانات موجود ہیں۔ [illegible] اور [illegible]" [illegible] نے جواب دیا۔

"[illegible] لوگ کہاں گئے [illegible] ہیں اور [illegible]" ایشور [illegible] نے [illegible] کہا۔

"ہاں ہاں [illegible] معلوم ہو سکتا ہے [illegible] لوگوں کا [illegible] ساتھ بیٹھے ہوئے [illegible] کہا۔

"[illegible]" [illegible] اور [illegible]" ایشور [illegible] نے [illegible] ہوئے کہا۔

"جی ہاں [illegible] کے حکم کے مطابق [illegible] گئی ہیں



[illegible] تھے اور ان سے [illegible] وہ بے ہوش ہو گیا اور [illegible] ہو گئے۔ [illegible] بھی [illegible] افراد [illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible]" [illegible] نے [illegible] ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان [illegible] نے [illegible] اور وہاں [illegible] دو [illegible] ہو کر [illegible] وہاں آ گئیں۔" [illegible] نے [illegible] ہوئے کہا۔

"[illegible] ان [illegible] میں [illegible] کیا تھا اور [illegible]" [illegible] نے جواب دیا۔

"[illegible] سے [illegible] کا [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] [illegible]" ایشور [illegible] نے کہا۔

"آپ [illegible] ہاں ہاں [illegible] میں خیال رکھوں گا۔ [illegible]" [illegible] نے جواب دیا۔

"[illegible]" ایشور [illegible] [illegible] کو [illegible] ان [illegible] اور [illegible] [illegible] اٹھا لیا۔

"[illegible]" دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"[illegible] " [illegible] ہے [illegible]

یہ پہنچتے ہی مجھے اطلاع کرنا ___ اور دوسری بات یہ کہ ان کے اندر آنے کے
چند منٹ بعد گولر کو سگنل دے کر فلٹن آن کر دینا اور انتہائی ہوشیار رہنا۔"
انسپکٹر روس نے کہا۔

"بہتر جناب ___ میں سمجھ گیا ہوں۔" ___ اس نے خوف سے کپکپا کر کہا۔
انسپکٹر روس نے اسٹریکر کا رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے اچھا کیا جو فون کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں
مجھے امید ہے کہ آپ نے ہمیں ان کی اطلاع دے کر بڑا کام کیا ہے اور آدھے گھنٹے میں
ہوتا ہمیں ان کی اطلاع مل جاتی ___ اور ہو سکتا ہے اس طرح ان کا مقصد
پورا ہو جاتا" ___ کرنل نے کہا۔

"کرنل کیا مطلب؟" ___ انسپکٹر روس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
"یہی کہ ___ جو میں سمجھا ہوں آپ کو دیکھ کر ہوٹل والی عورت کا
مقصد بھی یہی تھا کہ آپ اس کو ان کی طرف متوجہ کریں اور پھر کسی طرح ان
سے اطمینان سے انتظام کرنے کا کام کریں۔ ابھی کہاں ہے وہ اور اس طرح پانچ
آدمیوں کا کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے ___ کوئی اور
نہ کوئی بات ضرور ہے۔"

"ہم سمجھتے ہیں ___ جیسے کوئی گھر میں آ جانے کے باوجود یہاں سے جانے کی اجازت
کے بغیر کوئی واپس جا سکے ___ ان کا ساتھ آ سکتا ہے ___ انسپکٹر روس
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"ہاں ___ اگر اجازت ہو تو میں بھی ساتھ چلوں ___ میں آپ کے ساتھ ضرور چلوں۔"
کرنل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"اس کی کیا ضرورت ہے" ___ انسپکٹر روس نے کہا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔



فیصل جہاں نے زخمی ہو کر ڈاکٹر کے کمرے میں پہنچا اور خود جیپ لے کر
واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف چل پڑا۔
ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ اسے خیال آیا کہ اس نے ڈرائیور
کو کوئی ہدایت ہی نہیں دی ہے کیونکہ اس نے اسے کوئی بات
نہیں بتائی تھی۔
چنانچہ اس نے جیپ روکی اور ایک ہوٹل سے فون کیا۔ ہیڈ کوارٹر کے سامنے
موجود ہوٹل کے سامنے جیپ روک کر وہ اندر گیا اور ریسیور اٹھا کر نمبر ملایا
کہ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
"ہیلو ___ جونز سپیکنگ" ___ جونز کا لہجہ سپاٹ تھا۔
"میں فیصل بول رہا ہوں ___ اگر تم لوگ ان کے پیچھے نہیں گئے
تو فوراً ہوٹل سے نکل کر ان کے پیچھے جاؤ ___"

فیصل جان نے کہا۔
"لیکن پریشانی کا ذکر ہے — جو آپ کو بتانا ضروری ہے — ؟" جوزف نے
جواب میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"میرا نام فیصل جان ہے —" فیصل جان نے مسکراتے ہوئے کہا اور
جوزف کے ساتھ ہی اس نے سیدھا کر دیا۔ "آپ یقین رکھیں جوزف اس کا نام جانتے
ہی سمجھ جائے گا۔" وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔ جوزف نے ادھر ادھر بات چیت کر دیا تھا
خواہ مخواہ سے تنگ کر رہے جب میں اگر جیسا اور پھر اس نے جیب سے کچھ
نکال دیا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ہوٹل خوش ستار کے سامنے
سے گزرے ہوئے اچھے ہوٹل پر پہنچ گئے۔
اس نے چوک سے کار [illegible] اپنی جیب سے کی اور پھر نیچے اتر کر
وہ پیدل ہی اس ہوٹل کی طرف چل پڑا جس کے نیچے اس نے جوزف اور
میرا کو بٹھایا تھا۔ یہ ٹھیک تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کہ اگر کسی کے بعد
آنا چاہیں تو کسی کے لئے تیار ہے۔
چند لمحوں بعد وہ ہوٹل کے نیچے پہنچ گیا جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے اور جیسے ہی
ایک طرف وہ [illegible] کی طرف بڑھا تو اچانک فیصل جان کے لیے
کے نیچے سے [illegible] جوزف نے [illegible] اچانک اس کے
اوپر سے آواز آئی۔
"فیصل صاحب" [illegible] آواز تھی۔
فیصل جان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک طرف جوزف کھڑا تھا
جو اسے دیکھ کر خوش سے مسکرا رہا تھا۔
"آپ دونوں کے ذہن سے دور رہنا تھا شاید —"



فیصل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہم جو چاہتے ہیں آپ کو ٹھیک کرانا چاہتے تھے — پہلے بھی ہم اس ساتھ ملاقات
کا اظہار ہوا چاہتے —" جوزف نے کہا۔
"ہاں ہاں — مجھے معلوم ہے — یہ سامنے جیسا ہوا کر کے سامنے آیا
ہے" — فیصل جان نے واپس اپنی جیب کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔
"آپ کے مطابق — کیا مطلب ہے —" جوزف نے حیرت سے پوچھتے ہوئے
کہا۔ جوزف خاموش تھا۔
اور پھر فیصل جان نے اسے تمام تفصیل بتا دی۔
"لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ ان کا مقصد کیا تھا — ؟ میں
نے ان کو کوشش میں دیکھا اور ان کو کوئی بوجھ محسوس نہیں کیا —" جوزف نے حیرت
بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"شاید وہ آپ کو پہچاننے کی کوشش میں اس طرح دیکھ رہا تھا ہو گا —" فیصل جان
نے جواب دیا۔ "اب یہ دیکھنا ہے کہ اس بات کو کوئی جواب ہے یا نہیں۔" اور پھر
جیب میں بیٹھے ہوئے [illegible]
فیصل جان نے جیب سے ایک [illegible] نکال کر جوزف کو دیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] سے کوٹھی پر پہنچا ... راستے کے کوٹھی تک پہنچتے پہنچتے [illegible]
[illegible] بج چکی تھیں۔

فیصل جان نے [illegible] کوٹھی کے گیٹ کے قریب جیپ [illegible]
جاتا ہوا کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا۔

لیکن [illegible] ایک جھٹکے سے رک گیا۔ [illegible] کوٹھی میں [illegible] فیصل جان نے دو انگلیوں سے ناک کو [illegible] سانس روک کر [illegible] اندر داخل ہو گیا۔ اس نے [illegible] کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ [illegible] ہال میں [illegible] اگر کسی نے [illegible] ہوا وہ کوٹھی سے نکل کر جیپ میں [illegible] گیا۔

"[illegible] لے گئے ہیں" ——— فیصل جان نے جیپ [illegible] آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"[illegible] گئے ہیں ..." [illegible] نے پوچھا۔

"کرنل صاحب اور [illegible] دوسرے لوگ [illegible] کوٹھی میں بے ہوش [illegible] ..." ... فیصل جان نے جیپ کی رفتار بڑھاتے ہوئے جواب دیا۔

"[illegible] ؟" [illegible] نے پوچھا۔

"[illegible]" ... [illegible]
[illegible] فیصل جان نے جواب دیا۔

"[illegible]"



"کر سکتے ہیں [illegible] ہو سکتا ہے" ——— جوزف نے [illegible] کہا۔

"[illegible]" ——— فیصل جان نے پوچھا۔

"ہاں ——— ایک ایک [illegible] ہے" ——— جوزف نے جواب دیا۔

"[illegible]" ——— [illegible] کے [illegible] ان [illegible] ——— فیصل جان نے [illegible]۔

"[illegible] کہاں سے آ گئے ——— [illegible]" ——— جوزف نے [illegible] کہا۔

"[illegible] کی ضرورت نہیں ——— [illegible]" [illegible] فیصل جان نے [illegible] اور [illegible] جیپ [illegible] سے اٹھا اور اس نے [illegible]۔

[illegible]

[illegible] جیپ [illegible] کوٹھی [illegible] کے پاس پہنچ گئی تھی۔
[illegible] فیصل جان [illegible] جیپ [illegible]

جونس اور جوانا کو ادھر پیچھے اترنے کا اشارہ کیا اور خود بھی انجن کے پیچھے آ گیا۔

"ادھر جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ ان سے ان کے بیچ گزر کا راستہ ہے۔ ہمیں جیپ سے نیچے رہنا ہو گا۔ جونس اور جوانا بھی پیدل ہی آ رہے تھے۔"

فیصل جان نے ایک بار سانس لیا۔ پھر تیزی سے آگے بڑھ کر ادھر چلا گیا۔ وہ بڑی تیزی سے جھاڑیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہر طرف سناٹا تھا۔ صورت حال ایسی تھی جیسے ابھی کوئی آفت آنے والی ہو۔

"کیا آپ کو راستہ معلوم ہے؟" جوانا نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ بس اندازہ کر رہا ہوں۔" فیصل جان نے جواب دیا۔ "مجھے اتنا اندازہ ہے کہ ان درختوں کے اس طرف راستہ جاتا ہے۔ یہ علاقہ ایسی جھاڑیوں سے بھرا ہوا ہے، اس لیے راستہ ڈھونڈنا مشکل ہے۔" جونس نے سر ہلا دیا۔

مسلسل چلتے رہنے سے وہ تھکے ہوئے تھے۔ جب وہ درختوں کے قریب پہنچے تو فیصل جان ان کی طرف مڑا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ وہ جگہ ان کے لیے محفوظ تھی اور اب انہیں کچھ دیر وہاں آرام کرنا تھا۔ قریب ہی ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ جوانا نے پانی پیا اور منہ ہاتھ دھو کر ایک طرف بیٹھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد فیصل جان نے جیب سے ایک چھوٹا سا نقشہ نکالا اور غور سے اس کا مطالعہ کرنے لگا۔ پھر اس نے نقشے کو تہہ کر کے جیب میں رکھ لیا اور جھک کر زمین کو دیکھنے لگا۔ وہاں کچھ نشانات تھے۔ جیپوں کے ٹائروں کے نشانات اس جگہ کے قریب سے گزر رہے تھے۔ ان کے نشانات ابھی تازہ تھے۔



فیصل جان نے ایک درخت کی جڑ کو غور سے دیکھا۔ وہ پہچان گیا تھا کہ درخت وہاں کیوں ہے۔ اس کا نشان تازہ تھا۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ لوگ ادھر سے گزرے ہیں۔

"اب یہاں سے راستہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔" فیصل جان نے کہا۔ پھر وہ آگے بڑھنے لگا جیسے اسے یقین ہو کہ یہ راستہ درست ہے۔ جوانا اور جونس بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

جوانا نے پوچھا۔ "آپ کو کیسے پتا چلا کہ وہ لوگ اسی طرف گئے ہیں؟" "بس اندازہ ہے۔" فیصل جان نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر انہوں نے سفر جاری رکھا۔ ایک جگہ پہنچ کر وہ رک گئے۔ وہ دونوں اس جگہ کو دیکھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے اس درخت کے نیچے کچھ نشانات دیکھے۔ وہ ایک طرف کو مڑ گئے۔

فیصل جان کی نظر ایک طرف گئی اور وہ ٹھٹک گیا۔ کچھ فاصلے پر ایک جیپ کھڑی تھی اور اس کے قریب دو آدمی کھڑے تھے۔ وہ اس طرف سے بے خبر تھے۔ فیصل جان نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں رکنے کا کہا۔ جونس اور جوانا بھی فوراً درخت کے قریب ہو کر چھپ گئے۔ وہ دونوں آدمی آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ فیصل جان نے انہیں غور سے دیکھا اور پھر ان سے بچ کر وہ جھاڑیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے ان کو دیکھنے کے لیے سر اٹھایا تو وہ اسی طرف دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں کے بعد وہ جیپ میں بیٹھ گئے اور جیپ آگے بڑھ گئی۔ صرف چند لمحوں کے بعد راستہ صاف تھا اور ان کا راستہ چھوڑ گئے تھے۔

عمران نے جب آنکھ کھولی تو اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر بندھے ہوئے
پایا۔ اس نے چونک کر دیکھا۔ اس کے ہاتھ پیر رسی سے بندھے ہوئے تھے اور اس کے جسم کے گرد
بھی رسیاں لپٹی ہوئی تھیں۔ [illegible] دوسری طرف [illegible] بھی غائب ہو چکے
تھے۔ یہ ایک [illegible] کمرہ تھا اور شاید اس کا جسم ان رسیوں سے جکڑا ہوا تھا
صرف [illegible] تھا۔ [illegible] نے دیکھا کہ اس کے
ساتھ [illegible] بھی موجود تھے۔ [illegible] صفدر، [illegible] اور
تنویر [illegible] کے ساتھ [illegible] طرف [illegible] جوزف اور
جوانا بھی موجود تھے۔

کمرے میں دیوار کے ساتھ [illegible] مشینیں نصب تھیں اور ان
مشینوں کے [illegible] آدمی سفید کوٹ پہنے کھڑے تھے۔ [illegible] مشینوں کو چیک
کر رہے تھے [illegible] ایک بڑی سی [illegible] کے
پیچھے [illegible] کرسیاں تھیں [illegible] شیطان صورت آدمی



جیسے ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی کرسی پر ایک نوجوان موجود تھا۔ ان
کے پیچھے چار مسلح آدمی دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔ [illegible] ایک بڑا
دروازہ بھی تھا جس سے عمران کی نظریں [illegible] جیب میں سے نکال کر
بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

عمران سمجھ گیا کہ وہ [illegible] کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ چکا ہے اور یہ
شیطان صورت آدمی ہی لیڈر [illegible] ہے۔ [illegible]
کے ذریعے [illegible] فوراً [illegible] پاگل پن کا خوف [illegible]
[illegible] عمران کے جسم میں یہ سوچتے ہی [illegible] تیز
ہونا شروع ہو گئی۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ یہ شیطان صفت آدمی کو ایسی
عبرتناک سزا دے گا کہ دنیا کا [illegible] تمام سے لرز اٹھے گا۔

"یہ ہیں وہ نوجوان جن کو [illegible] ہے [illegible] کے مقابلے پر
دیکھا ہے" لیڈر نے اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان سے کہا۔

"کس کو گرفتار [illegible] اس نے [illegible] ہوئے [illegible]
نے عمران کی طرف انگلی کا اشارہ کر دیا۔

"ہاں! [illegible] دیکھا وہ [illegible] کے ساتھ میرا مقابلہ ہوا تھا
اچانک [illegible] کہا۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے اسے مشین کے ساتھ لگا دیا جائے [illegible]
پوچھ گچھ کر لیا [illegible] لیڈر [illegible] مشین کے قریب کھڑے ہو کر
[illegible] سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے [illegible] پوچھنے سے پہلے ہی [illegible] تو [illegible]
بھی [illegible] کی [illegible] کرو [illegible]

"جنجو ۔۔۔" عمران نے بلند آواز سے کہا اور الیشیرونا چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھوں میں وحشت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"اس کو پہچانتے ہو ۔۔۔ قصہ مختصر ۔۔۔ میں ایک ٹھوس زبان کہے جاتا ہے" ۔۔۔ الیشیرونا نے غصے سے اچھلتے ہوئے کہا اور دونوں شیروں سمیت آ پہنچ کر تیزی سے عمران سے آگے کی طرف بڑھے اور چہرا نیچے نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی طرف دکھایا اور کھینچ کر دیا۔ پیچھے سے پکڑا گیا تھا۔ پیچھے کھڑے ہوئے تھے اس لئے وہ آسانی سے جانے ہوا الیشیرونا اس کی میز کے سامنے پہنچ گیا۔

الیشیرونا بس گہری نگاہوں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"عمران چلتے ہیں کہ تم کوئی کمزوری کی ضرورت ہو تو بھی الیشیرونا! تمہیں آنکھیں معلوم نہیں ہے تو پھر یہ بتاؤ کہ تیرا سردار کس لئے ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم میرا ہاتھ چھوڑو" ۔۔۔ الیشیرونا نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں تو تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ دنیا کو کس بات سے جانتا ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"شکریہ آپ کا ۔۔۔ میں تو اب کچھ نہیں کہوں گا" ۔۔۔ الیشیرونا نے غصیلے انداز میں میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

"انداز میں بولنا ہی تھا ۔۔۔ تمہاری طرف سے کچھ کہنا ہے" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح خلا میں گھورتے ہوئے کہا ۔۔۔ "اب تو خوش ہو" ۔۔۔ عمران نے اسے جواب دیا۔ جیسے سیاست کی مرضی نہ ہو اسے کا سب نصیب جیسا ہی پہنچے



رات گزر جائے۔

"تم بہت زیادہ بکواس کر رہے ہو ۔۔۔ خبردار! جواب زبان سنبھال کر ۔۔۔ اچانک الیشیرونا نے آگے بڑھ کر پھر اسی قوت سے عمران کے گال پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

"مجھے بہت بڑی بری چیز دو ۔۔۔ موت کے خوف سے چھوٹی چیزوں کی زبان کیسے کھل جاتی ہے اور وہ الیشیرو بھی بس شروع کر دیتے ہیں" ۔ الیشیرونا نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دیکھتا ہی رہ گیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے بیٹھ گیا۔ عمران کی آنکھوں میں سرخی کچھ اور بڑھ گئی۔

"افسوس ہے تم پر ۔۔۔ تم اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھتے ہو ۔۔۔ تمہیں تمہارا دوبارہ کوئی نہ دیکھ سکے گا بہت جلد" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں وہی پہلے کی سی غراہٹ تھی اور چہرے پر ایک عجیب سی کیفیت ابھر آئی تھی کہ الیشیرونا بھی ایک لمحے کے لئے کانپ کر رہ گیا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ۔۔۔ الیشیرونا نے اپنے قہقہہ کو روک کر اپنے چہرے کو سنجیدہ بناتے ہوئے عمران سے سوال کیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ سب پیچھے ساتھی ہیں ۔۔۔ یہ یہاں بہادر قسم کے لوگ ہیں جو کہ ساتھ ساتھ اس کام کی وجہ سے تیار کر رہے ہیں تاکہ اپنی حکومت کی خاطر جان دے سکیں ۔۔۔ اور تم الیشیرونا! ۔۔۔ تم نے ایک ایسے گروہ کو بنایا ہے جس کا مقصد تباہی ہے وہ ابھی تک سمجھ نہیں سکا" ۔۔۔ عمران نے بڑے عجیب لہجے میں

تم کے ساتھ ساتھ پوری تفصیل بھی بتا دی۔

"یہ تصویر میری آئینہ پر پانچ تہائی کر کے پہنچے گا ۔۔۔ میں اگر چاہوں تو نہیں نہیں کر سکتے ہو سکے گا ۔۔۔ میں پاگلوں کا ٹکٹ بنا دوں گا۔ ایک ایسا ٹکٹ جہاں عقل یا کوئی چیز باقی نہیں رہے گی" ۔۔۔ اشیرواد نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بالکل ٹھیک ہو اشیرواد جی ۔۔۔ ان لوگوں کو بھی پاگل بنا دو جو تمہارے اس مقصد میں تمہارے ساتھ شامل ہیں" ۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم چپ ہو جاؤ اور ان سب کے جبڑے گولیوں سے چھلنی کر دو ۔۔۔ ان سب کی لاشیں اٹھا دو ۔۔۔ ان کا دماغ بھی علیحدہ کر دو ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے میرے مقصد کے آڑے آ سکتے ہیں" ۔۔۔ اشیرواد نے دہاڑتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کا ایک بار پھر جھنجھوڑتے نکل گئے۔

عمران نے دیکھا کہ اس دوران اس کے ساتھی بھی ہوش میں آ چکے تھے لیکن وہ آنکھیں بند کیے بے ہوشی کا بہانہ کیے ہوئے تھے۔

جیسے ہی عمران کو [illegible] اپنی اپنی جگہ پر بٹھایا، دونوں آدمی [illegible] بیٹھے چلے گئے اور [illegible] مشین گن [illegible] اور اب [illegible] مشین گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف تھا۔

"ماسٹر اشیرواد [illegible] ہم [illegible] تم [illegible] تو [illegible] چلا جو [illegible] گولی مار [illegible] اس [illegible] کے



"چھوڑو جواب میرے سامنے پیش کر دیا جا رہا ہے ۔۔۔ اگر تم باتیں بنا رہے ہو تو مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا ۔۔۔ سوچ لو" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں اشیرواد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ان سب کی تلاشی لے لی گئی ہے" ۔۔۔ اشیرواد نے [illegible] سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس ۔ ان کی جیبیں بالکل خالی ہیں" ۔۔۔ ایک آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ عمران کے علاوہ باقی سب کی آنکھیں [illegible] ان کے [illegible] ہتھکڑی [illegible]" ۔۔۔ اشیرواد نے [illegible] دیتے ہوئے کہا۔

[illegible] عمران [illegible] کے ساتھ [illegible] اب [illegible] کے درمیان میں خاصی تنگ جگہ خالی ہو گئی۔

"[illegible] میری [illegible] ہے" ۔۔۔ ایک [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" ۔۔۔ اشیرواد نے [illegible] ہوئے پوچھا۔

"باس [illegible] مجھے [illegible] معلوم ہو رہا ہے۔ میری [illegible] آپ ان کی [illegible] کرنے کے بعد [illegible] میں [illegible]؟" [illegible] لہجے میں کہا۔

"[illegible] بات [illegible] ۔۔۔ آپ [illegible] ایک [illegible] جس [illegible] ۔۔۔ [illegible] انتہائی لہجے میں کہا۔

"[illegible] ہے" [illegible] ۔۔۔ [illegible] کو سوچنا ہے۔

[illegible]



[illegible]

دیا کہ بلنت ... پھر وہ اپنی جگہ سے اچھلا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔ وہ کسی عقاب کی طرح اچھل کر عمران پر جھپٹا تھا۔

مگر عمران ایک جھٹکے سے دوسری طرف ہٹ گیا اور ہرنی چند اپنے ہی زور میں منہ کے بل زمین پر جا گرا۔ اس نے دونوں ہاتھ ٹیک کر اپنے آپ کو روکا۔ وہ تیزی سے پلٹا اور پھر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ گیا تھا۔

"تمہارے سر پر کفن بندھا ہوا نظر آ رہا ہے ہرنی چند ——— اسے سمجھا رہے ..." عمران نے اسے مزید بھڑکانے والے لہجے میں جواب دیا۔

"میں تمہاری ہڈیاں پیس دوں گا۔" ہرنی چند نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اب وہ دونوں بازو پھیلا کر آگے بڑھنے لگا۔ اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"میری ہڈیاں پیس کر سرمہ بنا لو گے تو تمہیں بڑا مہنگا پڑے گا۔ وہ سرمہ ہوتے خزانے نظر آنے لگیں گے ——— عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران کے انداز میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ماہر رنگ ماسٹر کی طرح [illegible] کو تماشا دکھا رہا ہو۔

دوسرے ہی لمحے ہرنی چند نے چیخ مار کر عمران پر دوبارہ چھلانگ لگا دی۔ اس بار اس کے بازو پھیلے ہوئے تھے اور انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ عمران کو پکڑ لے گا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس بار عمران اس کے شکنجے سے نہ بچ سکے گا۔ اسے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ سکی۔

عمران بڑے مطمئن انداز میں کھڑا رہا۔ جیسے ہی ہرنی چند اس کے اوپر آیا عمران کا دایاں بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما۔ دوسرے لمحے اس کے اوپر گرنے والا



ہرنی چند اس کے دونوں ہاتھوں پر اچھلا۔ پھر پوری قوت سے اس کے گھٹنے کے ساتھ جا ٹکرایا۔ اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ یہ ٹکراؤ اتنا زوردار تھا کہ ہرنی چند کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"اچھا یہ کھیل ہے ——— ٹھیک ہے اب تمہارے لئے یہ ہوں گی موت۔"

عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے ہرنی چند کسی طوفان کی طرح عمران پر جھپٹ پڑا۔ اس بار اس نے عمران کو زور دار لات مارنے کی کوشش کی لیکن عمران ایک طرف ہٹ گیا۔ اس نے دوبارہ ایک ہاتھ پھیلا کر عمران کو پکڑنے کی کوشش کی۔ عمران جس کے سینے پر نظریں جمائے کھڑا تھا، بجلی کی سی تیزی سے جھکا۔ ہرنی چند اس کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے جا گرا اور ہرنی چند کی دونوں ٹانگیں ... پوری قوت سے اس کے جبڑے پر لگیں۔ عمران کی ضرب اتنی شدید تھی کہ ہرنی چند کا منہ کھل گیا۔ عمران اسی طرح مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔ ہرنی چند چیختا ہوا اچھلا اور [illegible] نیچے گرا۔ دوسرے ہی لمحے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں۔ عمران نے اسی طرح [illegible] سے بچتے ہوئے ایک ہاتھ سے ہرنی چند کی گردن پکڑ لی اور دوسرے ہاتھ سے [illegible] ایک زوردار ضرب لگائی اور ہرنی چند کے چہرے پر ایک اور ضرب نقش ہو گئی اور وہ پیچھے کی طرف الٹ گیا۔

عمران اس انداز کی وجہ سے کھڑا رہا تھا کہ اس کی نظریں ہر لمحے پر جمی رہیں۔ لیکن اس نے ہرنی چند کو اٹھنے کا موقع دیا۔ ہرنی چند کو جس قدر غصہ آ رہا تھا اس قدر وہ بے بس ہو رہا تھا۔ عمران نے ہرنی چند کی گردن اس کے جسم سے الگ کر دی اور ہرنی چند کی گردن اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ عمران نے اس کے سر کے آخری حصے پر ضرب لگائی جیسے ہی ہرنی چند کی گردن

کی بندش ٹوٹتے ہی آواز نکلی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ان کے پیچھے گرتے ہوئے جسم کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیا اور دوسرے ہی لمحے آس پاس کی سرکار چند لمحہ بعد اس کی بے حس لاش ہی تھی۔ طرح ہوا اس کے آس پاس پر جاگرا جو ابھی تک مشین گن چلا رہا تھا۔ اس نے اسے دیکھتے ہی مصروف تھے۔ عمران نے مڑ کر دیکھا۔ مکان میں ابھی تک گولیاں چل رہی تھیں لیکن ان کے درمیان سے جا گرا تھا۔ دونوں اس سے ٹکرا کر دیوار سے جا ٹکرائے اور پھر اس کے سر سے نیچے دیکھتے ہی رہ گئے۔

اور پھر اسی سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران بجلی کی طرح اچھل کر ان پر جا پڑا۔

تینوں مشین گن بردار کو اس نے ختم کر دیا تھا کہ بری پتہ کی کرنا پڑا۔ ان سب کو وہ ختم ہو چکا ہے۔ دوسری سمجھ رہے تھے کہ ان دونوں کے دو بالاں ہیں جو باری سے اور جو کرا اشیاء پر ان کی طرف سے اس نزال کے دوران مداخلت کرنے کا کوئی اشارہ موجود نہ تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے مڑ کر ایک ڈیف حصے کی کوشش کر لئے گئے اور اسی لمحے تیزی سے نیچے گرتے ہی ان کی ٹوٹ سے پہلے جو کہ اچھال اور سپاہ وہ تیزی سے اٹھتے ہوئے نوجوان اس کے جسم کا زار جاری تھا۔ چھٹے سے نکل کر وہ دیکھتے چلے گئے اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے اندر کھڑا کیا۔ وہ ایک نوجوان تھا جو اندر سے مشین گن چلانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

اسٹیشن ویگن میں بیٹھے ہوئے جوزف جس طرح سے سیٹ کے ساتھ لگا بیٹھا تھا اس نے اسے حیران کر دیا تھا۔

مشین گن اٹھائیے۔ عمران نے تیزی سے کہا اور تیزی سے اس کی



مزید ان میں سے دو تو زمین کی طرف گیا اور دوسرے لمحے گرا لیا گیا کی آواز کے ساتھ ساتھ ان تینوں کی چیخیں کمرے میں گونج اٹھیں۔

مشین گن کا رخ جیسے ہی بدلا اور مشین گن کے سامنے قطار سے سب لوگ اوپر چڑھے ہوئے پاگل زمین پر گرے اور پھر گرتے ہی نیچے اٹھا اور وہ مشین گن پر پڑی اور دوسرے لمحے وہ خود اسے دھکیلتے ہوئے اندر دوڑتا ہوا مشینوں تک پہنچ گیا۔

مشینوں کے پیچھے ان سب ہی عمران کے ساتھیوں کے چہروں کے گرد موجود تھے کہ باقی بھی تھوڑی دیر بعد اور وہ سب باہر نکل کر جوزف کے پیچھے اتر آئے۔ پھر انہیں گولیاں اور ڈبے بے خبر وقت ضائع کئے بغیر انہیں باہر گاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔

پھر تھوڑی دیر میں ایک خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور کرنے کا ارادہ ترک کر دیا مگر وہ عمارت کئی لمحے ہی وہ سب ایک مرکز سے نیچے گرتی چلی گئی تھی۔ دور تک بڑا ملبہ

ختم شد

دہشت۔ تحیر۔ ایکشن اور سسپنس سے بھرپور

# کاروان دہشت




مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- لرزا دینے والی خوفناک زیر زمین جنگ کا آغاز
- کافرستان کی ڈاکٹر [illegible] اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ایسی جان لیوا کشمکش ۔۔۔ جس نے [illegible] شروع ہوا۔
- جب [illegible] کو تباہ کرنے عمران اور اس کے ساتھی [illegible] خود دلدل میں پھنس کر رہ گئے۔
- انتہائی خوفناک کاروائی۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو مر کر موت کا نیا ذائقہ چکھنا پڑا۔
- [illegible] عمران جیسا آدمی بھی بے بس [illegible] ہو گیا۔
- کیا [illegible] کامیاب ہو سکتی ـــــ کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کی تمام [illegible] ثابت ہوئیں ـــ؟ [illegible] کس کے قدم چومے؟ [illegible] مظہر کلیم ایم اے [illegible]

**یوسف برادرز۔ پبلشرز [illegible] پاک گیٹ ملتان**

عمران سیریز

پلاٹینیم جوبلی نمبر

# کاروان دہشت

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

شلا ، کتاب گھر اینڈ

ناشران ----- اشرف قریشی
----- یوسف قریشی
پرنٹر ----- محمد یونس

# چند باتیں

محترم قارئین!

کاروان دہشت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پاکیشیا کی تباہی کے دو خوفناک منصوبے سامنے آچکے ہیں۔ ان خوفناک کراپ کا تصور کرتے ہوئے بھی دہشت سے دل لرزنے لگتا ہے ----- لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہارنا تو سیکھا ہی نہیں ہے۔ چنانچہ وہی ہوا ----- جیسے ہی انہیں ان منصوبوں کا علم ہوا وہ دشمن پر قہر الٰہی بن کر ٹوٹ پڑے۔ وہ بظاہر چند افراد پر مشتمل ایک چھوٹا سا گروپ ہے، لیکن جب ملک کی سلامتی اور ملک کے کروڑوں عوام کی جانوں کے تحفظ کا مقدس جذبہ روح کی گہرائیوں میں موجود ہو تو پھر عام آدمی بھی دنیا کا طاقتور ترین انسان بن جاتا ہے۔ اور عمران اور اس کے ساتھی تو ظاہر ہے عام آدمی نہیں ہیں ----- وہ عام حالات میں بھی اپنے ملک کی سلامتی کے لئے جانیں لڑا دیتے ہیں اور موجودہ صورتحال میں تو ظاہر ہے وہ کیا نہیں کر سکتے۔

پہلے منصوبے کے خلاف خوفناک اور جان لیوا جنگ کا آغاز ہو چکا ہے ایسی تیز رفتار جنگ کہ بجلیاں بھی اپنی رفتار پر شرمندہ ہو کر رہ گئیں۔ اور پھر ہر گزرنے والا لمحہ خوفناک اور اعصاب شکن کشمکش سمیٹ کر گزرتا رہا۔ عمران اور اس کے ساتھی موت کے عمیق سمندر میں کود چکے ہیں۔ مقابلہ پھر مقابلے میں رہا ہے ...... وقت نے مدد کی ہے اور مشن جیت لیا۔
اس جنگ کا کیا انجام ہوا ----- ؟ اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے

اسا جان لیوا جنگ میں کس طرح موت کے بے رحم اور طاقتور ہاتھوں میں اپنے ہاتھ ڈالے ــــــ؟ اس کی تفصیل تو آپ کو کتاب پڑھنے سے ہی معلوم ہو گی۔ بہرحال یہ میرا دعویٰ ہے کہ اس کہانی کے پڑھنے کے بعد آپ عمران اور اس کے ساتھیوں پر بے اختیار فخر کرنے پر مجبور ہو جائیں گے ــــــ اور کیوں نہ کریں۔ یہی تو وہ لوگ ہیں جن پر فخر کرنے سے انسان کا اپنا قد بلند ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

**کافرستانی** سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ جب بھی اس کے پاس کوئی فوری نوعیت کا کام نہ ہوتا تو وہ غیر ملکی رسالے پڑھنے میں مصروف ہو جاتا تھا۔ یہ اس کا شغل بھی تھا اور اس کی عادت بھی۔

رسالہ پڑھتے پڑھتے اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر رسالے کو الٹا کر میز پر رکھ دیا۔ اس کے انداز سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پڑھتے پڑھتے تھک گیا ہو اور چند لمحوں کے لئے ذہن اور آنکھوں کو آرام دینا چاہتا ہو۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور اونچی نشست والی کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ مگر دوسرے لمحے کمرے میں گونجنے والی تیز سیٹی کی آواز سن کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

سیٹی کی آواز اس کی پشت پر دیوار میں نصب ایک بڑی سی الماری کی

سے نکل رہی تھی۔

وہ تیزی سے اٹھا اور اس نے الماری کے ایک کونے میں لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی الماری کے پٹ درمیان سے کھل کر دونوں اطراف میں غائب ہو گئے۔ اور اس نے الماری کے درمیانی خانے میں نصب ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر کی سائیڈ میں لگے ہوئے بٹن کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ سیٹی کی آواز اسی خانے سے نکل رہی تھی۔

الماری کے نیچے چوڑے خانے میں دبی ٹرانسمیٹر ہی نصب تھا اور اس پر بے شمار ڈائل اور بٹن موجود تھے۔ یہ ایک انتہائی وسیع حلقہ عمل کا ٹرانسمیٹر تھا جس پر پوری دنیا میں کہیں سے بھی کال کیچ کی جا سکتی تھی اور نہ خاص ایمرجنسی میں ہی استعمال کیا جاتا تھا۔

شاگل نے سائیڈ میں لگا ہوا بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر کے سامنے کے رخ پر موجود بے شمار چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ اور ڈائلوں پر سوئیاں تھرکنے لگیں۔

شاگل کی نظریں درمیان میں موجود بڑے سے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں اور پھر جیسے ہی اس کی مختلف رنگوں کی سوئیاں ایک جگہ اکٹھی ہوئیں، شاگل کے چہرے پر ناگواری کے آثار چھا گئے۔ سوئیاں جس ہندسے پر جمع ہوئی تھیں اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کال کافرستان کے جنوبی سرحدی علاقے سے کی جا رہی ہے۔ اور وہاں اس علاقے میں ایسی کوئی بات شاگل کے ذہن میں نہ تھی جس کے لئے یہ ایمرجنسی ٹرانسمیٹر استعمال کیا جاتا۔ اس کے لئے تو عام ٹرانسمیٹر بھی استعمال کیا جا سکتا تھا۔

بہرحال اس نے ایک سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا اور دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر



سے نکلنے والی تیز سیٹی کی آواز یکلخت خاموش ہو گئی۔

چند لمحے سکوت طاری رہا۔ پھر ٹرانسمیٹر سے ایک سنسناتی ہوئی آواز ابھری۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بولنے والا عنقریب زندگی سے محروم ہونے والا ہو۔

"رنجیت کمل بول رہا ہوں جناب۔ اوور"

"رنجیت کمل تم ___ تم کہاں سے اچانک ٹپک پڑے ہو ___ میں شاگل بول رہا ہوں۔ اوور" ___ شاگل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ اسے رنجیت کمل کی طرف سے کال کی بعید ترین توقع بھی نہ تھی۔ کیونکہ رنجیت کمل جب سے مہاویر چکر میں شامل ہوا تھا اس کا رابطہ سیکرٹ سروس سے بالکل ہی کٹ چکا تھا۔

"جناب ___ آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے ___ میں مہاویر چکر میں ضرور شامل ہوا ہوں لیکن میں ذہنی طور پر اب تک اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کا ہی ایجنٹ سمجھتا ہوں۔ اوور" ___ دوسری طرف سے رنجیت کمل نے بڑے انکسارانہ لہجے میں جواب دیا۔

"شکریہ رنجیت کمل ___ مجھے بھی ہمیشہ تمہاری صلاحیتوں کا اعتراف رہا ہے لیکن اعلیٰ حکام کے فیصلے کی وجہ سے میں مجبور ہو گیا تھا ___ بہرحال کیا اطلاع ہے۔ اوور" ___ شاگل نے جواب دیا۔

"جناب ___ پاکیشیا کے علی عمران کا باڈی گارڈ جوزف اس وقت ایک اور حبشی کے ساتھ سنگارم میں موجود ہے ___ دوسرا حبشی جوانا ہے جس کا تعلق بین الاقوامی قاتلوں کی تنظیم ماسٹرز کلرز سے ہے ___ میں نے اس کی اطلاع مہاویر چکر کے باس ایشورداس کو دی ہے۔ ایشورداس نے

ان دونوں کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر میں جدید ترین چیکنگ مشینوں سے ان کے دماغ کھنگالے اور معلومات حاصل کیں ۔ ۔۔ اور پھر اسی طرح بیہوشی کے عالم میں واپس ہوٹل بھیج دیا ۔ لیکن اس دوران میں نے کچھ لوگوں کی پُراسرار نقل و حرکت چیک کر لی ۔۔۔ جوزف اور جوانا کے اغوا کے دوران بھی وہ ان کا تعاقب کرتے رہے اور تانگی جھیل تک پہنچ گئے ۔۔ پھر ایک آدمی کافرستان تعاقب کرتا رہا ۔ وہ دس مسلح افراد کو لے کر بلٹ پروف جیپوں میں سرحدی پٹی میں رات کو پہنچ گیا ۔۔۔ میرا ساتھی ان کے پیچھے لگا ہوا تھا ۔۔۔ پھر رات کو پاکیشیا کی طرف سے انتہائی نیچی پرواز کرتے ہوئے ایک پیرا ٹروپر جہاز آیا اور اس نے کچھ لوگوں کو وہاں اتار دیا ۔۔۔ مہاویر چکر کا میجر چند اپنے ساتھیوں سمیت پہلے ہی وہاں موجود تھا ۔ وہ شاید جوزف اور جوانا سے معلومات کی بنا پر وہاں پہنچے تھے ۔ ان کے درمیان خوفناک جنگ ہوئی اور میجر چند کو انہوں نے قابو کر لیا ۔ باقی ساتھی مارے گئے ۔ ان میں دو مین ہی بچ کر نکل سکے ۔ کیونکہ جوزف اور جوانا کا تعاقب کرنے والی پارٹی کے افراد پشت سے ان پر ٹوٹ پڑے تھے پھر وہ سب جیپوں پر سوار ہو کر پہاڑی راستے سے نکل بھاگے ۔ مگر میں نے بروقت ایشور داس کو اطلاع کر دی اور اس نے اپنے گشتی دستوں کی مدد سے ان کی ناکہ بندی کر لی ۔ وہاں زبردست جھڑپ ہوئی آنے والوں کی ایک جیپ تباہ ہو گئی ۔ مگر انہوں نے عجیب سا لاوا بہاتے ہوئے بم مار کر ایشور داس کی باقی جیپوں اور آدمیوں کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا اور نکل گئے ۔۔۔ پھر میں نے ان کی رہائش گاہ چیک کر لی ۔۔۔ مہاویر چکر نے بھی ان کی رہائش گاہ ڈھونڈ نکالی ۔ اور



ری چند جو پہلی جھڑپ میں بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا اپنے اسکواڈ سمیت ان پر ٹوٹ پڑا اور انہیں بیہوش کر کے لے جانے میں کامیاب ہو گیا ۔ اوور" ۔۔۔ رنجیت کمل نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا ۔

"مگر پیراشوٹوں سے کودنے والے کون لوگ تھے ۔۔۔؟ اور ان کا ٹکراؤ مہاویر چکر سے کیوں ہوا ۔ اوور ۔۔۔؟" شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

"جناب! ۔۔۔ یہ علی عمران اور اس کے ساتھی یعنی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ تھے اور ان کا نشانہ لازمی طور پر مہاویر چکر کا ہیڈ کوارٹر تھا ۔ اب وہ سب مہاویر چکر کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں ۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ چیف علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلہ کرتے رہتے ہیں جب کہ ایشور داس اور اس کے ساتھیوں کے لئے یہ لوگ نئے ہیں ۔ اس لئے مجھے خطرہ ہے جناب کہ ہیڈ کوارٹر پہنچنے کے بعد کہیں یہ لوگ صورتحال ہی نہ پلٹ دیں ۔۔۔ اور آپ شاید جانتے ہوں کہ مہاویر چکر آج کل پاکیشیا کے خلاف ایک اہم ترین منصوبے پر کام کر رہا ہے ۔ اوور" ۔۔۔۔۔ رنجیت کمل نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ مہاویر چکر اور پاکیشیا کے خلاف کام کر رہی ہے مجھے تو علم نہیں ہے ۔ اوور ۔۔۔" شاگل کے لہجے میں بے پناہ حیرت نمایاں تھی ۔

اور پھر رنجیت کمل نے مختصر طور پر تمام منصوبہ شاگل کو بتا دیا ۔

"اوہ ۔۔۔ یہ تو بہت خطرناک بات ۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھی مہاویر چکر

کے بس کے نہیں ہیں ۔ انہیں چاہئے تھا کہ مجھے بتاتے ۔ کاؤنسلر تو صرف میری ذات ہی ہے جو علی عمران کا صحیح توڑ ہے ۔ بہرحال یہ اپنے فرائض نبھا رہے ہیں ۔ اس منصوبے کی تباہی کافرستان کی شکست ہے ۔ اور میں کافرستان کے ساتھ لفظ شکست برداشت نہیں کر سکتا ۔ یہ بتاؤ کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے ۔ میں فوری طور پر ایکشن میں آنا چاہتا ہوں ۔ لیکن اگر میں نے اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا تو وہ اس کی اجازت نہ دیں گے ۔ اور اگر دیں گے بھی سہی تو اس میں کافی وقت ضائع ہو جائے گا ۔ اوور" ۔ شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا ۔

"آپ اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر سلگام پہنچ جائیں ۔ پھر جیسے بھی حالات ہوں گے آپ اسی طرح کا لائحہ عمل اختیار کر سکتے ہیں اوور" ۔ رنجیت کمل نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ میں زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کے اندر سلگام پہنچ رہا ہوں ۔ تم مجھے کہاں ملو گے ۔ کیونکہ میں نے بہادر جنگر کا ہیڈ کوارٹر نہیں دیکھا ۔ اوور" ۔ شاگل نے کہا ۔

"آپ انگلی جھیل پر پہنچ جائیں ۔ میں وہاں ریسٹورنٹ کے سامنے موجود ہوں گا ۔ ۔ ۔ ہیڈ کوارٹر بھی وہیں ہے ۔ اوور" ۔ رنجیت کمل نے جواب دیا ۔

"اوکے ! ۔ ٹھیک ہے ۔ میں دو گھنٹے کے اندر اندر اپنے ساتھیوں سمیت آ رہا ہوں ۔ اوور اینڈ آل" ۔ شاگل نے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا ۔



رابطہ ختم کرنے کے بعد شاگل نے انتہائی پھرتی سے ٹرانسمیٹر والی الماری بند کی اور تیزی سے وہ دوبارہ میز کی طرف بڑھا ۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر میز کی دراز کھولی اور دراز کے اندر کونے میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔

بٹن دبتے ہی سامنے کی دیوار پر لگی ہوئی ایک سکرین جھلملانے لگی اور پھر چند لمحوں بعد سکرین روشن ہو گئی ۔ اور اس پر ایک نوجوان کی تصویر ابھر آئی ۔

"یس باس" ۔ نوجوان کے لب ہلے اور کمرے میں ایک مؤدبانہ آواز گونج اٹھی ۔

"روپ چند ! ۔ فوری طور پر بیس افراد فائٹنگ سیکشن سے تیار کرو ۔ انہیں ہر لحاظ سے مسلح ہونا چاہئے ۔ یہ افراد ایسے ہوں جو ہر آزمائش پر اترنے والے ہوں ۔ انہیں صرف اور صرف پانچ منٹ کے اندر بالکل تیار ہو کر زیرو ایئرپورٹ پہنچ جانا چاہئے میں وہاں موجود ہوں گا ۔ صرف پانچ منٹ کے اندر ۔ سمجھو" ۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا ۔

"زیرو ایئرپورٹ ! ۔ باس ! ۔ کیا باہر جانا ہے" ۔ نوجوان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"ہاں ! ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس مع عمران کے سلگام میں موجود ہے ۔ انتہائی خطرناک صورت حال ہے ۔ اور ہمیں وہاں فوری طور پر پہنچنا ہے ۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی الیشور داس کے بس کے نہیں ہیں" ۔ شاگل نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

ہنگام میں ۔۔۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔ ۔۔۔۔ مگر ہمیں تو ان کی آمد کی اطلاع نہیں ہے" ۔۔۔۔۔ نوجوان نے حیرت زدہ لہجے میں کہا ۔

"تم باتوں میں وقت ضائع مت کرو ۔۔۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ۔ ایک لمحہ قیمتی ہے" ۔۔۔۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

"او کے باس ! ۔۔۔ بیس آدمی ایئرپورٹ پر پہنچ جائیں گے" نوجوان نے جواب دیا ۔

اور شاگل نے بٹن آف کر کے میز کی دراز بند کی اور پھر تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ خود بھی ایئرپورٹ جانے کی تیاری کر سکے ۔

عمران کا نام سنتے ہی اس کی رگوں میں پارہ سا دوڑنے لگ گیا تھا ۔



الیشور داس اور گوپی رام کرسیوں پر بیٹھے بڑے اطمینان سے ڈرائنگ روم میں ہونے والا زوردار مقابلہ دیکھ رہے تھے ۔ پہلے پہل تو الیشور داس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار نمایاں ہوئے جب ہری چند باوجود کوشش کے عمران کو ٹریپ نہ کر سکا ۔

اور پھر جب عمران نے ہری چند کو پیروں پر اچھال کر اس کے سامنے موجود شیشے پر دے مارا ۔ تو الیشور داس غصے کی شدت سے چیخ اٹھا ۔

"ہری چند ! ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔۔۔ الیشور داس کے لہجے میں شدید غصہ تھا ۔

مگر دوسرے لمحے ہری چند جب عمران کو ڈاج دینے میں کامیاب ہو گیا تو الیشور داس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور ہری چند نے ڈاج دے کر عمران کے پہلو میں زبردست ضرب لگائی تھی اور عمران ضرب کی شدت سے چار قدم پیچھے لڑکھڑاتا چلا گیا ۔ اسی لمحے ہری چند نے اچھل کر عمران کے سینے

پکڑ کر بلانی چاہی۔ مگر عمران نے اس کی گردن پکڑی اور ساتھ ہی نیچے بیٹھ کر دونوں ٹانگوں سے ہری چند کے پیٹ پر ضرب لگائی اور ہری چند فضا میں قلابازی کھا گیا۔ اور ہری چند کے حلق سے چیخ سی نکلی۔

اسی لمحے عمران نے ہری چند کے جسم کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے مسلح افراد پر دے مارا۔ دیو ہیکل اور بھاری بھرکم ہری چند کو اس طرح گیند کی طرح فضا میں اچھلتے دیکھ کر الیشور داس کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

اور پھر الیشور داس نے عجیب و غریب منظر دیکھا کہ عمران اچھل کر ہری چند اور نیچے گرتے ہوئے مسلح افراد پر گرا۔ اور وہ تینوں اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے مسلح افراد دھکا لگنے سے لڑکھڑاتے ہوئے ایک چیخ گرتے چلے گئے۔

الیشور داس نے بجلی کی سی تیزی سے عمران کو اٹھتے دیکھا اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا اور ساتھ ہی الیشور داس نے ان تینوں مسلح افراد کے ساتھ ساتھ مشینوں کے آپریٹروں کو بھی زمین پر پڑے پھڑکتے دیکھا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی سمجھ میں کوئی بات آتی۔ زوردار دھماکوں سے دونوں مشینیں پھٹتی چلی گئیں۔ عمران نے الٹے مشینوں پر فائر کھول دیا تھا اور مشینیں زوردار دھماکوں سے پھٹتی چلی گئیں اور ساتھ ہی عمران کے ساتھی بھی خود بخود آزاد ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ! یہ کیا ہو گیا" الیشور داس نے بری طرح کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر شیشے کے نیچے لگا ہوا ایک بڑا سا ہینڈل کھینچ لیا۔ ہینڈل کھینچتے ہی فرش



روم کا فرش درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر سائیڈ کی دیواروں سے جا لگا اور عمران اور اس کے ساتھی لاشوں سمیت نیچے جا گرے۔

فرش چند لمحوں بعد خود بخود برابر ہو گیا لیکن اب فرش خالی تھا اور فرش برابر ہوتے ہی الیشور داس تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بھاگا۔ دروازے سے باہر راہداری میں بے تحاشا بھاگتا ہوا وہ اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گوپی رام بھی اس کے پیچھے تھا۔

راہداری میں موجود مسلح آدمی اپنے چیف باس کو اس طرح بھاگتے دیکھ کر بوکھلا اٹھے۔ اور وہ بھی تیزی سے اس کی پیروی کرنے لگے۔

الیشور داس چند ہی لمحوں میں اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے میں پہنچتے ہی انتہائی تیز رفتاری سے دیوار میں نصب ایک الماری کے پٹ کھولے اور پھر الماری کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی الماری کے خانے تیزی سے گھومے اور سائیڈوں سے چپک گئے۔ اب وہاں ایک دروازہ سا بن گیا اور الیشور داس بھاگتا ہوا اس دروازے کو پار کر گیا۔

دروازے کے دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ سیڑھیوں کے اختتام پر موجود ایک دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا۔

یہاں ایک کافی بڑا ہال تھا جس کی دیواروں پر مختلف سکرینیں نصب تھیں۔ درمیان میں ایک بڑی سی میز اور اس کے پیچھے ایک اونچی نشست والی کرسی موجود تھی۔ ہال کی دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں جو چل رہی تھیں اور ہر مشین کے سامنے اونچے سٹولوں پر ایک ایک

آدمی بیٹھا مشین کو کنٹرول کر رہا تھا۔

میز کے پیچھے ہاتھی نشست والی کرسی پر ایک لمبا تڑنگا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ الیشور داس کو اس طرح بے تحاشا بھاگ کر کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر نوجوان ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ مشینوں کے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

یہ دراصل ہیڈ کوارٹر کا مین آپریشن روم تھا اور یہاں سے پورے ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی نظام کو کنٹرول کیا جاتا تھا۔ اور الیشور داس شاذ و نادر ہی ادھر کا رخ کرتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس انداز میں وہ بھاگتا ہوا نہ آیا تھا۔ اس لئے وہ سب حیرت کی شدت سے بت بنے کھڑے

"جمنا داس ۔۔۔ مجرموں کو میں نے لاک روم کے نیچے بہنے والی گٹر میں پھینک دیا ہے ۔۔۔ تم فوراً گٹر میں بیہوش کر دینے والی گیس دو ۔۔۔ اور ارجن سنگھ کو کال کر کے حکم دو کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت ماٹنگی جھیل کو گھیر لے ۔۔۔ جیسے ہی یہ بیہوشی کے عالم میں وہاں ان پر فائر کھول دے اور انہیں کسی بھی قیمت پر زندہ جھیل سے باہر نکلنے دے" ۔۔۔ الیشور داس نے کرسی کے سامنے کھڑے ہوئے لا جمنا داس سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا۔ اور نوجوان نے چیخ کر ا مشین کے آپریٹر کو یہی حکم دوہرا دیا۔

آپریٹر نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبا دیئے اور مشین اوپر لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر ایک بڑی سی گٹر لائن کا اند منظر نظر آنے لگا۔ آپریٹر نے تیزی سے مشین پر لگا ہوا ایک ہینڈل گھمانا شروع کر دیا۔ اور سکرین پر تیزی سے منظر بدلنے لگا گٹر کے مختلف



حصے تیزی سے سکرین پر ابھرتے اور مٹتے چلے جا رہے تھے۔

اور پھر اچانک آپریٹر نے ہاتھ ہینڈل سے اٹھا لیا۔ کیونکہ سکرین پر دھبے سے ڈوبتے تیرتے نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے آپریٹر نے انتہائی پھرتی سے مشین کے پینل میں لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے ہینڈل کو نیچے کی طرف دبایا اور مشین کے مرکز میں لگے ہوئے بڑے سے ڈائل پر سرخ رنگ کی سوئی تیزی سے مختلف ہندسے کراس کرتی دائیں طرف بڑھتی چلی گئی۔

جب سوئی ایک سرخ رنگ کے ہندسے پر پہنچی تو آپریٹر نے ہینڈل دوبارہ اوپر کر دیا اور سوئی آہستہ آہستہ واپس اپنی پہلی جگہ پر پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ہی آپریٹر نے سکرین بھی آف کر دی۔

"کام ہو گیا باس" ۔۔۔ آپریٹر نے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور آگے بڑھ کر جمنا داس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دیوار کے درمیان میں اوپر لگی ہوئی ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر ایک بڑی بڑی مونچھوں والے سکھ نوجوان کی تصویر ابھر آئی۔

"ارجن سنگھ ۔۔۔ فوراً اپنا گروپ لے کر ماٹنگی جھیل پر پہنچ جاؤ ۔۔۔ مجرموں کو گٹر میں پھینک کر بیہوش کر دیا گیا ہے ۔۔۔ وہ ماٹنگی جھیل میں نکلیں گے تم نے انہیں ماٹنگی جھیل میں ہی ہلاک کر دینا ہے ۔۔۔ کوئی آدمی جھیل سے زندہ باہر نہیں نکلنا چاہیئے ۔۔۔ یہ چیف باس کا حکم ہے" ۔۔۔ جمنا داس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"کتنے آدمی ہیں" ۔۔۔ ارجن سنگھ کی آواز گونجی۔

"دس گیارہ افراد ہیں ۔۔۔ ان کی بوٹیاں اڑا دو ۔۔۔ چاہے اس کے لئے تمہیں پوری جھیل ہی کیوں نہ اڑانی پڑے" ۔۔۔ جمنا داس کی بجائے اس بار

الیشورداس نے چیختے ہوئے کہا۔

"او کے باس! — آپ بے فکر رہیں" —— ارجن سنگھ کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"اور سنو! — ان سب کو پکڑ کے پانی سے نکال کر میرے سامنے لے آنا۔ ہوشیار رہنا۔ یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں — نکلنے نہ پائیں" — الیشورداس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس! — یہ بیہوش نہ بھی ہوتے تب بھی اس جگہ سے بچ کر نہ نکل سکتے۔ — اب تو مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے" —— ارجن سنگھ نے جواب دیا۔

"او کے ... اور سنو تم جہاں بھی ہو! — ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا جب تک سب لوگ ہلاک نہ ہو جائیں" — الیشورداس نے مطمئن لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑتا چلا گیا۔ اب اس کی چال میں گہرا اطمینان نمایاں تھا۔



فرش کے اچانک ہٹنے سے عمران اور اس کے تمام ساتھی سازو سامان سمیت گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ مگر یہ گہرائی کچھ زیادہ ثابت نہ ہوئی اور چند لمحوں بعد زور دار چھپاکوں سے وہ سب پانی میں گرتے چلے گئے۔ پانی کی گہرائی اور اس کی رفتار خاصی تھی اس لئے وہ سب پہلے تو پانی میں ڈوبتے چلے گئے لیکن پھر فوراً ہی انہوں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"سب لوگ سائیڈ دیواروں کے ساتھ ہو جائیں" —— عمران نے سطح پر آتے ہی چیخ کر کہا اور خود بھی تیزی سے سائیڈ کی طرف بہتا ہوا ایک دیوار سے چمٹ گیا۔ اس طرح گرنے کے فرش پر پڑی ہوئیں لوہے کی ہتھیں جو ان کے ساتھ ہی نیچے گری تھیں پانی میں آگے بڑھتی چلی گئیں۔ اور وہ ان سے ٹکرا کر زخمی ہونے سے بچ گئے۔

چونکہ یہاں گھپ اندھیرا تھا اس لئے چند لمحے تو انہیں کچھ نظر نہ آیا۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہوتی چلی گئیں۔

عمران نے دیکھا کہ اس کے ساتھی دیواروں سے چپٹے ہوئے تیر رہے تھے۔ ان کی گردنیں ہی پانی سے باہر نظر آ رہی تھیں جب کہ لاشیں اور چیزیں بہاؤ کے ساتھ بہتی ہوئی آگے بڑھ چکی تھیں۔

"دیواروں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ مگر انتہائی تیزی سے۔ یہاں زہریلی گیس ہے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر خود بھی تیزی سے پانی کے بہاؤ کے رخ دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا چلا گیا۔ گٹر خاصا بڑا اور چوڑا تھا۔ اس لئے یہاں موجود گیس اگر تھی بھی تو خاصی ہلکی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ آگے بڑھتے بڑھتے یکدم ٹھٹک کر رک گئے۔ کیونکہ گٹر میں ان کے سامنے تیز روشنی اس کی دیوار سے پھوٹ پڑی۔ لیکن یہ روشنی دیوار کے آگے تھی۔ اور پھر روشنی بھی بہاؤ کے رخ آگے بڑھتی چلی گئی ـــ کافی آگے جا کر روشنی ختم ہو گئی ـــ اس جگہ جہاں روشنی پڑ رہی تھی وہاں ان کے آدمیوں کی لاشیں پانی میں ڈوبتی ابھرتی بھی چلی جا رہی تھیں۔ ایک لمحے کے لئے روشنی جلتی رہی۔ پھر اچانک غائب ہو گئی۔ اور گٹر میں ایک بار پھر اندھیرا چھا گیا۔ اسی لمحے عمران کو بیہوش کر دینے والی گیس کی اچانک بو محسوس ہوئی۔

"گٹر میں بیہوش کر دینے والی گیس پھینکی جا رہی ہے ـــــ سانس روک کے پانی کے اندر ہو جاؤ اور نیچے ہی نیچے آگے بڑھو ـــ ہر ممکن تیزی سے" عمران نے گیس کی بو سونگھتے ہی چیخ کر کہا۔

"مگر عمران صاحب ـــ پانی بے حد گندہ ہے" ـــــ اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"گندہ پانی موت سے افضل ہے" ــــ۔۔؟ عمران نے کہا اور خود بھی



پانی کے اندر چلا گیا۔

اب چلنے کی بجائے وہ پانی کے اندر ہی اندر انتہائی تیز رفتاری سے بہتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب اس کا سانس بند ہونے لگا تو وہ دوبارہ پانی کی سطح پر آیا۔

مگر باہر آتے ہی خوشی سے اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ کیونکہ سامنے روشنی کا چوڑا سا ہالہ نظر آ رہا تھا۔ گٹر ختم ہو رہا تھا اور یہ اس کا بیرونی دہانہ تھا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کے ساتھی پانی سے سر باہر نکال چکے تھے۔ یہاں چونکہ بیرونی دہانے سے تازہ ہوا اندر آ رہی تھی اس لئے یہاں گیس کا اثر نہ ہونے کے برابر تھا اور عمران تیزی سے پانی میں تیرتا ہوا دہانے کے قریب پہنچ گیا۔ دہانے سے پانی باہر پھیلی ہوئی جھیل میں گر رہا تھا۔

عمران دہانے کی سائیڈ کی دیوار سے چپٹ گیا۔ جھیل کے باہر دور دور تک روشنی کے بلب لگے ہوئے تھے۔ جن کی وجہ سے فضا روشن تھی اور اس روشنی کے اثرات اس دہانے تک آ رہے تھے۔

عمران پھرتی سے پانی میں کود گیا اور دوسرے لمحے اس کے ساتھی بھی پانی میں کود گئے۔ جھیل بہت وسیع و عریض تھی اور اس کے ایک کنارے پر پانی صاف کرنے کا کافی بڑا پلانٹ لگا ہوا تھا۔ لیکن وہ پلانٹ گٹر کے بالکل مخالف کنارے پر تھا۔

نیچے پانی میں گرتے ہی وہ تیزی سے تیرنے لگے۔ مگر اسی لمحے انہیں اپنے سے ذرا فاصلے پر ٹائر گن کی آوازیں سنائی دیں اور پھر عمران نے دیکھ لیا کہ

مغربی اور مشرقی کنارے پر بہت سے افراد مشین گنوں سے جھیل میں تیرتی کسی چیز پر مسلسل فائرنگ کرتے چلے جا رہے تھے۔

"یہ لاشوں اور بنچوں پر فائرنگ کر رہے ہیں ـــــ شمالی سائیڈ پر ہو کر جلدی نکلو" ـــــ عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے شمالی سمت تیرتے چلے گئے۔ وہ سب فائرنگ کی وجہ سے پانی کے اندر رہ کر ہی تیر رہے تھے اور صرف سانس لینے کے لئے ایک لمحے کے لئے سر باہر نکالتے تھے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ شمالی سمت میں موجود ایک کھاڑی میں پہنچ گئے۔ یہاں خاصا اندھیرا تھا۔ کیونکہ یہاں روشنی کے بلب موجود نہ تھے اور دوسری سمت سے روشنی کے اثرات بھی یہاں نہ پڑ رہے تھے۔ اس لئے وہ سب اطمینان سے کنارے پر چڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ سب پانی سے نکل کر کنارے پر پہنچ گئے۔

"عمران صاحب: ـــــ ادھر دائیں طرف یہاں سے نزدیک ہی ایک جنگل ہے ـــــ ہم وہاں آسانی سے چھپ سکتے ہیں" ـــــ ناٹران نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر عمران کے سر ہلانے پر وہ سب تیزی سے اندھیرے میں بھاگتے دوڑتے ہوئے ناٹران کے پیچھے اس جنگل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ یہ جنگل دراصل درختوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب اس ذخیرے نما جنگل میں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اب دور سے آتی ہوئی فائرنگ کی آوازیں بند ہو گئی تھیں۔ ان کے کپڑے چونکہ پانی سے شرابور تھے اس لئے وہ چند لمحے درمیں ذخیرے میں ہی رک گئے۔



"آپ نے تو کمال کر دیا عمران صاحب! ـــــ ایک سیکنڈ میں نہ صرف اس ویو سیکل ہری چند پر قابو پا لیا بلکہ سچوئیشن ہی بدل ڈالی" ـــــ فیصل جان نے بڑے معتقدانہ لہجے میں کہا۔

"سچوئیشن نہ بدلتا تو اب تک ہماری لاشیں ہی اس جھیل میں تیر رہی ہوتیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"یہ جگہ زیادہ محفوظ نہیں ہے جناب! ـــــ جب انہیں احساس ہو گا کہ وہ لاشوں اور لوہے کی بنچوں پر فائرنگ کرتے رہے ہیں تو یقیناً انہوں نے ہماری تلاش ارد گرد کے علاقے میں پھیل جانا ہے" ـــــ ناٹران نے کہا۔

"ایسا تو ہونا ہے ـــــ مگر اب ہم نے جانا کہاں ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایک اور کوٹھی بھی حاصل کر رکھی ہے آپ میرے پیچھے آ جائیے" ـــــ ناٹران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ناٹران کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

ذخیرہ خاصا وسیع و عریض تھا۔ اس لئے انہیں ذخیرے سے نکلتے نکلتے کافی وقت لگ گیا۔

اور پھر ذخیرے سے نکلتے ہی وہ سب ایک بڑی سڑک پر پہنچ گئے لیکن سڑک بالکل سنسان پڑی ہوئی تھی۔

"اس حالت میں ٹیکسیوں پر سوار ہونا تو انہیں مشکوک کرنے والی بات ہے ـــــ اس لئے پیدل ہی چلنا پڑے گا" ـــــ عمران نے کہا اور

ناٹران نے سر ہلا دیا۔

وہ سب ناٹران کے پیچھے چلتے ہوئے تیزی سے سڑک پار کر کے جا
موجود ایک میدان میں گھستے چلے گئے۔

میدان میں لمبی لمبی گھاس موجود تھی اس لئے انہیں اطمینان تھا
رات کے وقت اس گھاس میں انہیں چیک نہ کیا جا سکے گا۔

میدان پار کر کے وہ سب دائیں طرف مڑ گئے اور پھر تھوڑی دیر
کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی کے ایریا میں داخل ہو گئے۔ یہاں بڑی
کوٹھیاں موجود تھیں۔

کوٹھیوں کے درمیان بڑی سڑک پر چلنے کی بجائے وہ ان کی
گلیوں سے گزرتے ہوئے تھوڑی دیر بعد ایک کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ
گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ یہ تالا نمبروں سے کھلنے والا تھا۔

ناٹران نے آگے بڑھ کر تالا ایک لمحے میں کھول ڈالا۔ اور پھر پھاٹک
کھول کر وہ سب اندر داخل ہو گئے۔

یہ کوٹھی کافی بڑی تھی۔ اس وقت بالکل خالی پڑی ہوئی تھی۔ تھوڑی
دیر بعد وہ سب اس کوٹھی کے بڑے ہال میں کھڑے تھے۔

ناٹران نے ہال کی دیوار میں نصب ایک بڑی سی الماری کھولی
اس الماری میں ہر سائز کے ملبوسات ٹنگے ہوئے تھے۔

" میرے خیال میں سب سے پہلے اپنے لباس تبدیل کر لئے جائیں"
ناٹران نے کہا۔

اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے الماری میں سے اپنے اپنے سائز کے
منتخب کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اور پھر لباس لے کر وہ سب باری



علیحدہ غسل خانوں میں داخل ہوتے گئے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ سب نہا دھو کر لباس تبدیل کر چکے تھے اور
دوبارہ ہال میں اکٹھے ہو گئے تھے۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سب بیٹھ کر کوئی پلاننگ بناتے، اچانک
انہیں کوٹھی کے بیرونی احاطے میں بے شمار دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں
سنائی دیں، اور وہ سب بجلی کی طرح اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

قدموں کی آوازیں تیزی سے عمارت کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھیں۔

دو بڑی بڑی ویگنیں سپیشل طرز کی ایئرپورٹ سے باہر نکلیں اور انتہائی تیز رفتاری سے ٹانگلی جھیل کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ ان ویگنوں میں شاگل اور اس کے ساتھی تھے۔

شاگل نے سنگام میں موجود سیکرٹ سروس کے انچارج کو کال کر کے ان ویگنوں کا انتظام پہلے ہی کر لیا تھا۔ سنگام میں سیکرٹ سروس کا انچارج دلیپ سنگھ ایک بھاری جسم کا نوجوان تھا جس کی آنکھیں بظاہر سوئی سوئی سی محسوس ہوتی تھیں لیکن در اصل وہ خاصا ہوشیار اور ذہین آدمی تھا۔ اس نے ویگنوں کے ساتھ ساتھ خاصی بڑی تعداد میں اسلحے کا بھی انتظام کر لیا تھا۔ اس وقت بھی وہ شاگل کے ساتھ پہلی ویگن میں بیٹھا ہوا تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اور عمران سنگام پہنچ گئے اور تمہیں اطلاع ہی نہ ہوئی" ۔۔۔ شاگل نے انتہائی سخت لہجے میں دلیپ سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔



"سر۔ مجھے ان کی آمد کی ایک فیصد بھی توقع نہ تھی اس لئے میں انہیں چیک نہ کر سکا ۔۔۔ مجھے پہلی بار آپ کی کال ملنے پر اس کی اطلاع ہوئی ہے" دلیپ سنگھ نے ندامت آمیز لہجے میں کہا۔

"تمہیں مہاویر چکر کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہے" ۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"ان کا ہیڈ کوارٹر ٹانگلی جھیل کے پاس ہے ۔۔۔ اس قدر تو مجھے علم ہے اس سے زیادہ میں نے کبھی جاننے کی ضرورت ہی نہ سمجھی ہے" ۔۔۔ دلیپ سنگھ نے جواب دیا۔

اور شاگل نے ہنکارا بھرتے ہوئے سر ہلا دیا۔

ویگنیں تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے تھوڑی دیر بعد ٹانگلی جھیل کے قریب پہنچ گئیں۔ شاگل نے ویگنیں ٹانگلی جھیل سے فاصلے پر رکوا دیں اور پھر وہ دلیپ سنگھ اور دوسرے افراد کے ساتھ پیدل ٹانگلی جھیل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ابھی وہ ٹانگلی جھیل کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں جھیل پر بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب بری طرح چونک پڑے۔ شاگل نے دلیپ سنگھ کو ساتھ لیا اور باقی افراد کو وہیں رکنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے جھیل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

جھیل کے ریسٹورنٹ کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ جھیل کے مشرقی کنارے پر بہت سے افراد ایک گروپ کی صورت میں جھیل کے پانی میں بے تحاشا فائرنگ کر رہے ہیں اور پھر چند لمحوں بعد ہی فائرنگ رک گئی اور ان میں سے کئی افراد پانی میں کود گئے۔ مشرقی کنارہ چونکہ کافی دور تھا اس لئے شاگل اور دلیپ سنگھ اس تمام کارروائی کو سمجھ ہی نہ سکے۔ ابھی

وہ ایک طرف اندھیرے میں چھپے ہوئے صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ اچانک ایک طرف سے چھوٹے سے قد کا منحنی سا آدمی دوڑتا ہوا ریسٹورنٹ کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔

"رنجیت کمل — یہ رنجیت کمل ہے" — شاگل نے اُسے دیکھتے ہی کہا اور پھر اس نے اُسے آواز دے کر روکا۔ منحنی سا آدمی ٹھٹھک کر رک گیا اور پھر وہ مڑ کر ان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آپ آگئے سر —" رنجیت کمل نے قریب آکر اپنی کمزور سی آواز میں کہا۔

"ہاں ہم آگئے ہیں — لیکن یہاں کیا ہو رہا ہے — یہ فائرنگ کیسی ہے؟ —" شاگل نے پوچھا۔

"میں آپ کے انتظار میں ایک درخت پر چھپا ہوا تھا — میرے سامنے یہ گروپ مہادیو چکر کے ہیڈ کوارٹر سے نکلا اور اس نے پانی میں فائرنگ شروع کر دی — میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جھیل کو پار کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں — مگر سر! — یہ لوگ احمق ہیں۔ میں نے درخت پر سے کچھ افراد کو جھیل میں تیر کر شمالی کنارے پر جاتے چیک کیا ہے۔ وہ شمالی کونے والی کھاڑی سے نکل کر سامنے والے جنگل میں گھس گئے ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی پر مجھے شک ہے کہ وہ شاید عمران تھا" — رنجیت کمل نے جواب دیا۔

"اوہ! — کیا وہ اب بھی اس جنگل میں ہیں؟" — شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"گئے تو وہ اس جنگل کی طرف ہی ہیں — لیکن اگر وہ عمران اور اس کے



ساتھی ہیں تو پھر یقیناً وہ جنگل میں نہ ٹھہریں گے — بلکہ دوسری طرف سڑک کے راستے نکلنے کی کوشش کریں گے" — رنجیت کمل نے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ — ہم انہیں جنگل میں ہی گھیر لیتے ہیں" — شاگل نے کہا اور پھر اس نے دلیپ سنگھ کو واپس جا کر مسلح افراد کو جنگل کی طرف بڑھنے کا حکم دیا اور خود رنجیت کمل سمیت جنگل کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ وہ آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جنگل میں گھیر کر مار گرانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور اس طرح وہ اپنا برسوں کا انتقام پورا کر سکے گا۔

شاگل اور رنجیت کمل کے جنگل میں پہنچتے ہی دلیپ سنگھ بھی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا اور پھر انہوں نے آہستہ آہستہ لیکن بڑی احتیاط سے جنگل کی ناکہ بندی کرنی شروع کر دی۔ وہ چونکہ سب تربیت یافتہ افراد تھے اس لئے ان کے انداز میں احتیاط کے ساتھ ساتھ خاصی تیزی بھی تھی۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے شکاری اپنے شکار کو گھیرنے کے لئے ہانکا کرتے ہیں۔ اور اس انداز میں بڑھتے ہوئے تھوڑی دیر بعد وہ جنگل کی دوسری سمت پہنچ گئے۔ جنگل خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی تھے بھی تو وہ غائب ہو چکے تھے۔

"وہ لوگ نکل گئے اور اب ان کا ڈھونڈنا مسئلہ بن جائے گا" — شاگل نے غصے سے مایوسی کے لہجے میں کہا۔

"آپ کے پاس ٹرانسمیٹر ہے؟ —" اچانک رنجیت کمل نے پوچھا۔

"ہاں ہے — کیوں؟ —" دلیپ سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے چالو کیجئے — یہ لوگ جھیل سے نکل کر گئے ہیں تو یقیناً ان کے

کپڑوں سے پانی بہہ رہا ہوگا ۔۔۔۔ اور اس پانی کی لکیر سے ہم ان کا سراغ آسانی سے لگا سکتے ہیں" ۔۔۔۔ رنجیت کمل نے کہا اور شاگل باس کی اس تجویز پر خوشی سے اچھل پڑا۔

"ویری گڈ آئیڈیا ۔۔۔۔ واقعی تم بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہو" ۔۔۔ شاگل نے کہا اور پھر باس نے دلیپ سنگھ کو ٹارچ جلانے کا حکم دیا۔

دلیپ سنگھ نے ایک آدمی کو درختوں کی طرف دوڑا دیا جس میں [illegible] موجود تھی۔

تھوڑی دیر بعد چار پانچ ٹارچیں جل اٹھیں۔ ٹارچوں کی روشنی میں انہوں نے جلد ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی گزرگاہ تلاش کر لی۔ سڑک پر موجود پانی اور گیلے قدموں کے نشانات ان کے جانے کی واضح نشانیاں تھیں اور وہ ان نشانات کی پیروی کرتے ہوئے گھاس کے میدان میں اتر گئے جہاں کچلی ہوئی گھاس نے بھی ان کی مدد کی اور تھوڑی دیر بعد وہ ان نشانات کو چیک کرتے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے جا رہے تھے چیک کرتے ہوئے رہائشی کالونی میں پہنچ گئے یہاں نشانات مختلف گلیوں سے ہوتے ہوتے آخرکار ایک بڑی سی کوٹھی کے پھاٹک پر پہنچ کر ختم ہو گئے۔

"عمران اور اس کے ساتھی اسی کوٹھی میں موجود ہیں سر" ۔۔۔۔ رنجیت کمل نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ ہم نے فوری حملہ کرنا ہے ۔۔۔ جو نظر آئے گولی مار دو۔ کسی کو زندہ نہ چھوڑو ۔۔۔۔ ایک بھی بچ کر نہ نکلے" ۔۔۔ شاگل نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ سب کوٹھی کی سائیڈ گلی میں گھس کر اس کی دیوار پر چڑھتے چلے گئے۔ چونکہ دیوار کی بلندی بہت زیادہ نہ تھی اس



لئے وہ آسانی سے دیوار پر چڑھ کر نیچے کود گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ رنجیت کمل چونکہ لڑائی بھڑائی سے بے حد ڈرتا تھا اس لئے وہ حملے میں شریک نہ ہوا بلکہ باہر ہی رہ گیا۔

شاگل اور دلیپ سنگھ کی راہنمائی میں مشین گنیں سنبھالے مسلح افراد کوٹھی کے لان میں کودتے ہی تیزی سے عمارت کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ عمارت کے اندر روشنی نظر آ رہی تھی۔ اور ان سب کا رخ اس روشنی کی طرف ہی تھا۔ لیکن عمارت کی بیرونی طرف کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ لیکن وہ پوری طرح محتاط تھے

اور پھر جیسے ہی وہ پورچ میں پہنچے شاگل نے پہل کرتے ہوئے فائر کھول دیا۔ اور پھر وہ بے تحاشا فائرنگ کرتے ہوئے عمارت کے اندر گھستے چلے گئے ان کے انداز سے یوں لگ رہا تھا جیسے فوج دشمن کے علاقے میں پیش قدمی کر رہی ہو ۔۔۔۔ اور پیش قدمی بھی ایسی کہ ہر چیز کو فنا کرنے پر وہ تلے ہوئے تھے۔ بے تحاشا فائرنگ سے نہ صرف کوٹھی بلکہ ارد گرد کا علاقہ بھی گونج اٹھا۔

الیشور داس کا غصے سے بُرا حال تھا۔ ارجن سنگھ اور اس کے ساتھی جھیل میں ٹارگنگ کرنے کے بعد اپنے ہی ساتھیوں کی لاشوں کے ٹکڑے اور لوہے کی ٹوٹی ہوئی چخیں ہی اٹھا کر واپس لوٹے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی بھی زندہ یا مردہ ان کے ہاتھ نہ آیا تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سرنگ میں بے ہوش کر دینے والی گیس بھری ہوئی تھی اور گٹر کا پانی بھی جھیل میں گرے اور پھر کوئی بھی سطح پر آ کر جھیل سے نہ مل سکے"۔۔۔ الیشور داس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس! ۔۔ ہم نے پوری جھیل کو کھنگال ڈالا ہے ۔۔۔ وہاں کوئی لاش بھی موجود نہیں ہے"۔۔۔ ارجن سنگھ نے مایوس سے لہجے میں جواب دیا۔

"آخر وہ لوگ کہاں گئے ۔۔۔ وہ جا بھی کہاں سکتے ہیں"۔۔۔ الیشور داس کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ حیرت کا عنصر بھی نمایاں تھا۔

"باس! ۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی تک گٹر میں ہی بے ہوش پڑے ہوں



ہو کر جھیل تک پہنچے ہی نہ ہوں"..... گوپی رام نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو ۔۔۔ لوہے کی بھاری چخیں تو پانی کی تیز رفتاری کی وجہ سے گٹر سے نکل کر جھیل میں پہنچ گئیں ۔۔۔ لیکن بے ہوش افراد ابھی تک گٹر میں ہی پڑے رہ گئے"۔۔۔ الیشور داس نے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔ لیکن پھر اس نے انٹرکام کا بٹن دبا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا گیا۔

"جمنا داس سے بات کراؤ"۔۔۔ الیشور داس نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد جمنا داس کی آواز انٹرکام پر گونجی۔

"یس باس! ۔۔ جمنا داس بول رہا ہوں"۔۔۔ آپریشن ہال کے انچارج جمنا داس کی آواز سنائی دی۔

"جمنا داس! ۔۔ مشینوں کے ذریعے پورے گٹر کو چھان مارو ۔۔۔ اور مجھے رپورٹ دو کہ مجرم گٹر میں تو موجود نہیں ہیں"۔۔۔ الیشور داس نے انتہائی کرخت لہجے میں جمنا داس کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس! ۔۔ میں ابھی چیک کرا کر رپورٹ دیتا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے جمنا داس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور الیشور داس نے رسیور رکھ دیا۔

"باس! ۔۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو ایک بات کروں؟"..... گوپی رام نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ہاں بولو ..... کیا بات ہے"۔۔۔ الیشور داس نے قدرے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس! ۔۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی بے حد چالاک، ہوشیار اور

خطرناک لوگ ہیں ۔۔۔ جس انداز سے وہ سچویشن کو بدل کر ہیڈکوارٹر سے نکلے ہیں اور پھر غائب ہو گئے ہیں ۔۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ سے اچھا ۔ ایسے جتھے منظم نہیں ہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ جوابی حملے کی صورت میں ہیڈکوارٹر اور کارخانے کو ہی تباہ کر ڈالیں ۔ ۔۔۔ گوپی رام نے رک رک کر

"تمہارا مقصد کیا ہے ۔۔۔ مختصر بات کرو" ۔۔۔ الشور داس نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس ! ۔۔۔ ہری چند عمران کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے اور عمران نے جس انداز سے ہری چند جیسے دیو ہیکل لڑاکے کی گردن توڑی ہے اس سے تو میں واقعی بے حد خوفزدہ ہو گیا ہوں ۔۔۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ ہیڈکوارٹر اور کارخانے کی حفاظت کے لئے سیکرٹ سروس سے امداد حاصل کریں ۔۔۔ سیکرٹ سروس کے لوگ اسی انداز میں تربیت یافتہ ہوتے ہیں وہ صحیح معنوں میں اینٹ کا جواب پتھر سے دے سکتے ہیں ۔۔۔ اور مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کا سربراہ شاگل کئی دفعہ عمران سے مات کھا چکا ہے" ۔۔۔ گوپی رام نے کہا۔

الشور داس نے اس کی بات کا چند لمحوں تک کوئی جواب نہ دیا اور خاموش بیٹھا سوچتا رہا ۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا ، انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور الشور داس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"باس ! ۔۔۔ جھنا داس بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے جھنا داس کی آواز سنائی دی۔

"رپورٹ دو" ۔۔۔ الشور داس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"باس ! ۔۔۔ گٹر بالکل خالی ہے ۔۔۔ میں نے اس کی ایک ایک



اور پانی کے ایک ایک قطرہ کو اچھی طرح کھنگال لیا ہے" ۔۔۔ جھنا داس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" ۔۔۔ الشور داس نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور جھٹکے سے رسیور واپس کریڈل پر پھینک دیا۔

"تمہاری تجویز درست ہے گوپی رام ۔۔۔ واقعی یہ لوگ ہمارے بس کے نہیں ہیں ۔۔۔ مجھے سیکرٹ سروس سے امداد لینی ہی پڑے گی" ۔۔۔ الشور داس نے کہا اور پھر اس نے ٹیلیفون کو اپنی طرف کھسکایا مگر اس سے پہلے کہ وہ رسیور اٹھاتا ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی ، اور الشور داس نے چونکتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ الشور داس نے سپاٹ مگر کرخت لہجے میں کہا۔

"باس ! ۔۔۔ رنجیت کمل بات کرنا چاہتا ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"رنجیت کمل ۔۔۔ اوہ بات کراؤ اس سے" ۔۔۔ الشور داس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"رنجیت کمل بول رہا ہوں جناب" ۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رنجیت کمل کی مخصوص سی آواز سنائی دی۔

"رنجیت کمل ۔۔۔ کیا بات ہے" ۔۔۔ الشور داس نے کہا۔

"جناب ! ۔۔۔ میں اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اپنے ساتھیوں سمیت سنگام میں موجود ہے ۔۔۔ اس نے ابھی ابھی گوپی کالونی کی ایک کوٹھی پر حملہ کر کے دیکھا ہے" ۔۔۔ رنجیت کمل نے کہا۔

"گوپی کالونی کی ایک کوٹھی پر حملہ ۔۔۔۔ مگر اس سے ہمارا کیا تعلق ہے" الیشوروداس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب! ۔۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے میں آپ سے ذاتی طور پر ملنے کے لئے ہیڈ کوارٹر آ رہا تھا کہ میں نے ٹانگلی جھیل کے قریب پہنچ کر جھیل میں فائرنگ ہوتی دیکھی ۔۔۔۔ اسی لمحے شاگل اور اس کے ساتھی دو بڑی گاڑیوں پر وہاں پہنچے اور پھر وہ جھیل میں، جو غیر متوقع طور پر نکلنے والے کچھ لوگوں کے تعاقب میں لگ گئے ۔۔۔۔ یہ لوگ جھیل کے ساتھ جنگل سے گزر کر پھر گیا اس کے دوسرے میدان پار کر کے ملحقہ گوپی کالونی میں چلے گئے۔ چیف شاگل اور اس کے ساتھی بھی ان کے تعاقب میں گئے اور انہوں نے کوٹھی پر حملہ کر دیا ۔۔۔۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ ٹانگلی جھیل سے نکلے ہیں ان کا تعلق شاید ہمارے ہیڈ کوارٹر سے ہو ۔۔۔۔ حملہ ہوتے ہی میں واپس چلا آیا اور اب قریبی پبلک فون بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں" رنجیت کل نے جواب دیا۔

"جھیل سے چند لوگ نکلے ہیں ۔۔۔۔ اوہ ۔۔۔۔ یہ تو وہی عمران اور اس کے ساتھی تھے ۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس اپنے طور پر ان کا راہ پر لگ گئی ہے ۔۔۔۔ ویری گڈ! ۔۔۔۔ تم فوراً اس حملے کا نتیجہ معلوم کرو اور پھر مجھے اطلاع دو ۔۔۔۔ اور سنو! چیف شاگل سے بات کرو اور اسے میرا پیغام دے دو کہ وہ مجھ سے فوری رابطہ قائم کرے" ۔۔۔۔ الیشوروداس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب! ۔۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے رنجیت کل نے جواب دیا۔



"میں تمہاری رپورٹ یا شاگل سے رابطے کا منتظر رہوں گا" ۔۔۔۔ الیشوروداس نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب! ۔۔۔۔ میں ابھی تھوڑی دیر بعد آپ کو رپورٹ دیتا ہوں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور الیشوروداس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"چلو یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا ۔۔۔۔ ورنہ میرا پروگرام تھا کہ اعلیٰ حکام سے بات کر کے ان کے ذریعے شاگل سے بات کروں ۔۔۔۔ مگر اب شاگل خود ہی ان لوگوں کی راہ پر لگ گیا ہے ۔۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ان پر تابو پا لے گا" ۔۔۔۔ الیشوروداس نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"یہ اچھا ہوا باس! ۔۔۔۔ یہی لوگ ان سے نپٹ سکتے ہیں" ۔۔۔۔ گوپی رام نے بھی جواب میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گوپی رام! ۔۔۔۔ اب تم واپس کارخانے جاؤ اور کام کی رفتار بڑھا دو ۔۔۔۔ میں جلد از جلد دریاؤں میں کیمیکل ملانے والے منصوبے کو مکمل کرنا چاہتا ہوں" ۔۔۔۔ الیشوروداس نے گوپی رام کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ۔۔۔۔ میں چلتا ہوں۔ لیکن باس! میری ایک تجویز ہے کہ آپ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے پوری طرح ہوشیار رہیں۔ ہو سکتا ہے شاگل ابتدائی طور پر ناکام ہو جائے اور عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر پر جوابی حملہ کر دیں" ۔۔۔۔ گوپی رام نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم کارخانہ سنبھالو اور ہیڈ کوارٹر کی فکر چھوڑ دو ۔۔۔۔ ہیڈ کوارٹر ناقابل تسخیر ہے" الیشوروداس نے ناگوار لہجے میں کہا اور گوپی رام سر جھکائے تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

قدموں کی آوازیں سنتے ہی عمران اور اس کے ساتھی اچھل کر کھڑے ہوگئے۔

"حملہ" ـــــ ناٹران کے منہ سے نکلا

"ہاں! ـــــ یقیناً ہمارا تعاقب کیا گیا ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آئیے جلدی ـــــ یہاں سے نکلنے کا ایک خفیہ راستہ موجود ہے۔ آئیے" ـــــ ناٹران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ ہال کی شمالی سمت ایک دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ عمران نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر عمران اور اس کے تمام ساتھی اس کمرے سے ہوتے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔

ناٹران نے اس کمرے میں داخل ہوتے ہی سوئچ بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبایا اور بٹن دبتے ہی چھوٹے کمرے کے ایک کونے کا فرش



تیزی سے ایک طرف سمٹتا چلا گیا۔

اب باہر سے تھانا فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں جو تیزی سے قریب آتی جارہی تھیں۔

فرش ہٹتے ہی سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں اور پھر ناٹران کی پیروی میں وہ سب تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ جب سب لوگ سیڑھیاں اتر گئے تو اوپر سے فرش برابر ہوگیا۔ اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی دینی بند ہوگئیں۔

سیڑھیوں کا اختتام ایک پتلی سی سرنگ پر ہوا جو خاصی دور تک چلی گئی تھی۔ اور پھر وہ سب اس اندھیری سرنگ میں دوڑتے چلے گئے۔ سرنگ کا اختتام جلد ہی ہوگیا۔

اختتام پر ایک سپاٹ دیوار سی آگئی جس کے ساتھ سیڑھیاں اوپر جارہی تھیں۔ ناٹران نے سیڑھیاں چڑھ کر ایک جگہ مخصوص انداز میں پیر کو زور سے مارا تو سیڑھیوں پر موجود چھت سرکتی چلی گئی اور پھر وہ سیڑھیاں طے کر کے اوپر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔

"یہ اس کوٹھی سے تیسری کوٹھی ہے جناب! ـــــ آپ لوگ یہاں ٹھہریں میں باہر جاکر صورت حال کا پتہ کرتا ہوں" ـــــ ناٹران نے انہیں ایک بڑے کمرے میں بٹھانے کے بعد کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جب کہ باقی افراد ہال میں موجود صوفوں پر بیٹھ گئے۔ فائرنگ کی ہلکی سی آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی اور پھر فائرنگ آہستہ آہستہ بند ہوتی چلی گئی۔ اور علاقے پر سکوت سا چھاتا چلا گیا۔

عمران کا چہرہ بے حد سنجیدہ تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی گہری

سوچ میں کھویا ہوا تھا۔

"باس! ـــ آخر ہم کب تک چوہوں کی طرح بلوں میں گھستے پھریں گے" اچانک جوانا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں وحشت سی طاری تھی۔ اس کی بات سن کر باقی سب لوگ چونک پڑے۔

"جب تک ہم چوہے بنے رہیں گے۔ یونہی ہوگا" ـــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری باس! ـــ مجھ سے چھپنے اور بھاگنے والا کام نہیں ہو سکتا۔ میں نے اب تک بہت برداشت کیا ہے ـــ اپنی فطرت کے خلاف برداشت کیا ہے لیکن اب معاملہ میری برداشت سے باہر ہے ـــ جوانا پہاڑوں سے تو ٹکرا سکتا ہے۔ سر کٹا سکتا ہے ـــ لیکن چوہوں کی طرح دم دبا کر بلوں میں نہیں گھس سکتا" ـــ جوانا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے لرزنے لگا تھا۔

"تم ہم سب کو بار بار چوہے کہہ کر ہماری توہین کر رہے ہو جوانا ـــ اور میں اپنی توہین کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا" ـــ تنویر بھی غصیلے انداز میں بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تنویر ـــ تم اگر توہین کا مطلب جانتے تو اس طرح سرنگوں میں چھپ کر نہ بھاگ رہے ہوتے" ـــ جوانا نے بڑے طنزیہ انداز میں منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"جوانا! ـــ ہر کام طاقت سے نہیں کیا جاتا ..... بعض اوقات مصلحت وقت بھی دیکھنا پڑتی ہے" ـــ اس بار صفدر نے جوانا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر صفدر! ـــ مصلحت وقت جیسے الفاظ بزدلوں نے تخلیق کیے



ہوتے ہیں ـــ کیا اسی کو مصلحت وقت کہتے ہیں کہ دشمن ہمارے اوپر چڑھے آرہے ہوں اور ہم ان سے جان بچا کر سرنگوں میں بھاگ رہے ہوں ـــ آدمی چھپتا تو دوستوں سے ہے۔ دشمنوں سے چھپنا بزدلی ہے اور جوانا کو بزدلی کے لفظ سے نفرت ہے" ـــ جوانا نے بڑے حقارت بھرے انداز میں ایک طرف تھوکتے ہوئے کہا۔

"پھر تم کیا چاہتے ہو" ـــ صفدر نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے شاید جوانا کے جواب کا برا منایا تھا۔

"میں ـــ میں کیا چاہتا ہوں ـــ میں تو چاہتا ہوں کہ ہم دشمنوں پر خود ٹوٹ پڑیں۔ دشمن ہم سے چھپ کر بھاگیں ـــ اور ہم قہقہے لگاتے ہوئے ان کا تعاقب کریں ـــ ان کی ہڈیاں ریزہ ریزہ کر دیں ـــ ان کی کھوپڑیوں میں شراب پئیں۔ ان کے کٹے ہوئے سروں کے مینار لگا دیں" ـــ جوانا نے سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔

"مینار نہیں بھائی ـــ مینا بازار لگائیں ـــ آلو چھولے کی چاٹ ـــ آئس کریم کھائیں اور قسم قسم کے فیشن دیکھیں" ـــ عمران نے پہلی بار بڑے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مینا بازار کیا ہوتا ہے ماسٹر" ـــ جوانا نے حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ایسا بازار ـــ جہاں زبردستی گاہک بلائے جاتے ہیں" ـــ عمران نے مینا بازار کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کوئی اور جواب دیتا۔ نائٹران اندر داخل ہوا۔

"باس! ـــ حملہ آور سیکرٹ سروس گروپ تھا ـــ شاگل ان کی رہنمائی

کر رہا تھا، اور اب وہ واپس جھیل کی طرف سرک گئے ہیں" —— ناٹران نے آکر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"شاگل! —— مگر وہ اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گیا" —— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں —— بہرحال وہ بیس افراد تھے اور وہ سب جھیل کی طرف گئے ہیں —— انہیں تہہ خانہ نہیں مل سکا۔ انہوں نے ساحل والی کوٹھی کی بھی جبراً تلاشی لی ہے —— لیکن ہم چونکہ دور تھے اس لئے وہاں نہیں آ سکے" —— ناٹران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب وقت آ گیا ہے کہ ہم آخری ضرب لگائیں —— یا تخریب اس مشن کا نائب ہے —— جوانا ٹھیک کہہ رہا ہے، اگر ہم لوگ اسی طرح چھپ چھپ کر بھاگتے رہے تو ہم ناکام رہیں گے —— اچانک عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"کیا مطلب باس؟" —— ناٹران نے بھی اٹھتے ہوئے پوچھا، اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اب تم بھی مطلب پوچھنے لگ گئے —— ہمیں اس کارخانے کو فوری طور پر تباہ کرنا ہے جس میں وہ کیمیکل تیار ہو رہا ہے جو پاکیشیا کے دریاؤں میں بہایا جانا ہے —— اور اس کے لئے ہمیں پہلے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے وہاں سے معلومات حاصل کرنی ہے —— ہیڈ کوارٹر تو ہم نے دیکھ لیا ہے" —— عمران نے جواب دیا۔

"مگر باس! —— ہیڈ کوارٹر میں زبردستی تو نہیں گھسا جا سکتا۔ اس کے لئے ہمیں پلاننگ کرنی پڑے گی" —— ناٹران نے کہا۔



"پلاننگ ہوتی رہتی ہے —— ہمیں ابھی اور اسی وقت حملہ کرنا ہے میں کل تک مشن مکمل کر کے یہاں سے جانا چاہتا ہوں سمجھے" —— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ ماسٹر —— یہ صحیح فیصلہ ہے" —— جوانا نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"سنو! —— میں تمہیں پلاننگ بتاتا ہوں —— میں اور فیصل جان اسی گٹر کے ذریعے اندر داخل ہوں گے اور اس گٹر میں تھا تو ٹائم بم فٹ کر دیں گے —— باقی لوگ مسلح ہو کر جھیل کے گرد پھیل جائیں گے۔ جیسے ہی ٹائم بم بلاسٹ ہوں گے —— خود بخود اندر جانے کا راستہ بن جائے گا" —— عمران نے جواب دیا۔

"مگر عمران صاحب! —— یہ تو بالکل ہی اندھا اقدام ہے" —— صفدر نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم اس کو نظر والی عینک پہنا دو —— پھر تو نظر آنے لگ ہی جائے گا" —— عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب! —— اصل مسئلہ تو کارخانہ تباہ کرنا ہے —— اگر ہم اس طرح کھلے عام ہیڈ کوارٹر پر ٹوٹ پڑے تو نتیجہ کیا نکلے گا —— کارخانہ اس ہیڈ کوارٹر میں تو موجود نہیں ہے" —— کیپٹن شکیل نے جو خاموش بیٹھا تھا، لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل! —— جب کسی کا ایک مورچہ تباہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ دوسرے مورچے کی طرف بھاگتا ہے —— ہیڈ کوارٹر تباہ ہوتے ہی الیشور داس اور شاگل کارخانے کو بچانے کے چکر میں ادھر دوڑیں گے اور جوانا کے مطابق

ہم دشمنوں کا تعاقب کریں گے ۔۔۔ ان کی ہڈیاں ریزہ ریزہ کریں گے ۔ ان کی کھوپڑیوں میں شراب پئیں گے ۔۔۔ ان کے کٹے ہوئے سروں کے بلند مینار لگا دیں گے" ۔۔۔ عمران نے بظاہر بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! ۔۔۔ اگر آپ نے پلاننگ کر لی ہے تو ہم تیار ہیں" ناٹران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو! ۔۔۔ میں تمہیں سامان کی لسٹ دیتا ہوں ۔۔۔ یہ سامان زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر مہیا کر دو" ۔۔۔ عمران نے دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہو جائے گا ۔۔۔ میں نے اس کا بندوبست پہلے ہی کر لیا تھا" ۔ ناٹران نے جواب دیا اور عمران نے ایک طرف میز پر پڑا ہوا پیڈ اٹھایا اور سامان کی فہرست بنانا شروع کر دی۔

"آپ لوگ اگر آرام کرنا چاہتے ہیں تو ایک گھنٹہ آرام کر لیں" ۔۔۔ عمران نے باقی ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ تیزی سے کاغذ پر فہرست بنانے میں مصروف ہو گیا اور باقی لوگ سوائے ناٹران اور فیصل جان کے اٹھ کر دوسرے کمروں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔



"عمران بے حد عیار آدمی ہے ۔۔۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں ۔۔۔ آپ نے اسے ہیڈ کوارٹر کے اندر لا کر سخت غلطی کی ہے۔ اب ہیڈ کوارٹر پر وہ بھوکے عقاب کی طرح ٹوٹ پڑے گا" ۔۔۔ شاگل نے تیز لہجے میں سامنے بیٹھے ہوئے ایشور داس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیڈ کوارٹر میں ہماری اجازت کے بغیر مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی مسٹر شاگل ۔۔۔ اور عمران اور اس کے ساتھی ۔۔۔ تو وہ سنگام میں رہتے ہوئے ریڈ پکر کی نظروں سے نہیں بچ سکتے۔ میں نے ادھن سنگھ کی ڈیوٹی لگا دی ہے۔ وہ صبح کو پورے سنگام کی ایک ایک گلی کو چھان مارے گا" ۔۔۔ ایشور داس نے بھی کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال آپ نے تو مجھے اطلاع نہیں دی ۔۔۔ لیکن مجھے اپنے ذرائع سے اطلاع مل گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔ اس لئے فوری طور پر یہاں پہنچ گیا ۔۔۔ میں نے ان کا اڈہ بھی ٹریس کر لیا۔ لیکن وہ

نجانے کہاں غائب ہو گئے ـــــ بہرحال میں کل انہیں ہر قیمت پر تلاش کر لوں گا" ـــــ شاگل نے بڑے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"دیکھو مسٹر شاگل! ـــ ہم دونوں کے مفادات ایک ہیں ـــ ہمیں آپس میں الجھنے کی بجائے ایک ہو کر دشمنوں کے خلاف کام کرنا چاہیے ـــ یہ ملک میں ہیں ـــ ہمارے پاس بے پناہ وسائل ہیں ـــ افرادی قوت ہے ـــ طاقت ہے ـــ ان سب کے ہوتے ہوئے ہم چند لوگوں کو نہیں مار سکتے" ـــ ایشور داس نے دوسرا رخ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر ایشور داس! ـــ میں ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہوں" ـــ شاگل نے جواب دیا۔

"پھر ایسا ہے کہ میں ہیڈ کوارٹر تک محدود ہو جاتا ہوں ـــ آپ شہر سے باہر کا علاقہ سنبھال لیں ـــ اس بات کا تو مجھے یقین ہے کہ عمران ہیڈ کوارٹر پر حملہ ضرور کرے گا۔ چاہے وہ کسی بھی انداز میں کیوں نہ کرے اس لئے بجائے اس کے کہ ہم اسے پورے شہر میں ڈھونڈتے پھریں کیوں نہ اس کے خلاف کوئی جال بچھا دیا جائے" ـــ ایشور داس نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اچھی تجویز ہے ـ ـ میں اپنے آدمیوں سمیت جھیل کے علاقے کو لیتا ہوں ـــ آپ اندر کے حفاظتی انتظامات سخت کر دیں ـــ آپ کا میرا رابطہ رہے گا ـــ آپ کی فورس بھی تیار ہے ـ جیسے ہی میری طرف سے کاشن ملے آپ کے آدمی بھی ہمارے ساتھ مل جائیں اور پھر مجھے یقین ہے کہ ان میں سے ایک آدمی بھی زندہ بچ کر نہیں جا سکتا" ـــ شاگل نے جواب دیا۔

"ویری گڈ! ـــ ویری گڈ آئیڈیا ـــ بالکل ٹھیک ہے" ـــ ایشو



نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے عمران اس گٹر کے راستے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا ـــ کیونکہ یہی راستہ اس نے دیکھا ہوا ہے ـــ دیگر راستوں کا اسے علم نہیں ہے ـــ اس لئے آپ کی پوری توجہ اس گٹر پر ہونی چاہیے اور میری توجہ جھیل کے علاقے پر ہو" ـــ شاگل نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے ـــ واقعی گٹر ہی ایک ایسی جگہ ہو سکتی ہے جہاں سے وہ داخل ہونے کی کوشش کرے گا ـــ لیکن اگر ایک اور تجویز پر عمل کیا جائے تو کیا یہ زیادہ بہتر ہو گا" ـــ ایشور داس نے اچانک ایک خیال آنے پر کہا۔

"وہ کیا" ـــ؟ شاگل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بیک ٹریپ کیوں نہ لگایا جائے ـــ جس سے بچ نکلنے کے ایک فیصد چانس بھی نہیں ہوتے" ـــ ایشور داس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیک ٹریپ ـ کیا مطلب ـــ؟ میں سمجھا نہیں" ـــ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ شکاریوں کی اصطلاح ہے ـــ اس کا مطلب یہ ہے کہ ٹریپ اتنا بیک میں رکھا جائے کہ شکار وہاں تک پہنچنے کے بعد کسی بھی صورت واپس نہ جا سکے ـــ میرا مطلب یہ تھا کہ کیوں نہ ہم گٹر کا راستہ کھلا چھوڑ دیں۔ اور پھر بھی انہیں نہ روکیں ـــ جب وہ گٹر میں پہنچ جائیں تو پھر انہیں [illegible] انداز کریں ـــ اس طرح ان کے بھاگ نکلنے کا چانس نہیں رہے گا" ـــ ایشور داس نے کہا۔

"آپ کی تجویز درست ہے ـــــ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہو سکتا ہے عمران گنگر میں نہ آئے بلکہ اپنے کسی ساتھی کو بھیجے" ـــــ شاگل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا ـــــ پھر تو زیادہ آسانی ہو جائے گی ـــــ ہم اس کے ساتھی کے ذریعے سے عمران کی رہائش معلوم کر سکتے ہیں" ـــــ ایشور داس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ آپ کی یہ تجویز درست ہے۔ اس طرح عمران کے واپسی کا کوئی راستہ باقی نہ بچے گا ـــــ اسے ہر قیمت پر مرنا پڑے گا ـــــ ورنہ ڈر ہے کہ اگر اُسے جھیل سے باہر روک لیا جائے تو وہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو جائے اور پھر اُسے ٹریس کرنا مسئلہ بن جائیگا" ـــــ شاگل نے ایشور داس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ پلاننگ طے رہی ـــــ آپ کا اور میرا رابطہ ٹرانسمیٹر پر رہے گا۔ آپ مجھے اطلاع دیتے رہیں گے کہ یہ لوگ جھیل میں داخل ہوئے ہیں اور میں گنگر کو چیک کروں گا۔ پھر جیسے ہی سب گنگر میں آ جائیں گے میں گنگر کا بیرونی راستہ بند کر کے ان پر گولیوں کی بارش کر دوں گا" ـــــ ایشور داس نے اس تصور سے مسرت محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"او کے ـــــ پھر میں چلتا ہوں ـــــ ٹوشی مقررہ سپیشل فریکوئنسی پر آپ کا اور میرا رابطہ قائم رہے گا" ـــــ شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آیئے میں آپ کو باہر تک چھوڑ آؤں" ـــــ ایشور داس نے کہا اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔



عمران اور فیصل جان نے سیاہ رنگ کے واٹر پروف کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے لڑکی پشت پر ایک بڑا سا بیگ اٹھایا ہوا تھا اور وہ جھیل کے قریب موجود ذخیرے میں چلتے ہوئے بڑے محتاط قدموں سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ جھیل کا علاقہ مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ البتہ آسمان کے اوپری کناروں پر ہلکی ہلکی روشنی پھیلنے کے آثار نمایاں ہونے لگ گئے تھے۔ صبح قریب ہی تھی اور عمران صبح ہونے سے پہلے پہلے کم از کم ہیڈ کوارٹر کی حد تک مشن مکمل کر لینا چاہتا تھا۔

ذخیرے میں چلتے چلتے عمران جب اس کے دوسرے کنارے کے قریب پہنچا تو ایک لمحے کے لئے رک گیا۔ فیصل جان چونکہ اس کی پیروی کر رہا تھا اس لئے اس نے بھی فوراً ہی اپنے آپ کو روک لیا۔ عمران نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن دبایا تو گھڑی کے ڈائل پر ایک چھوٹا سا نقطہ جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو — پرنس سپیکنگ اوور" — عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیں کنگ اوور" — دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ یہ نائٹران تھا جو باقی ٹیم کو لے کر جھیل کے گرد پھیل کر آگے بڑھ رہا تھا۔

"رپورٹ — اوور" — عمران نے مختصر الفاظ میں کہا۔ اسے خطرہ تھا کہ یہ چیکر سے ہیڈ کوارٹر میں کہیں ان کی کال چیک نہ ہو رہی ہو۔

"فی الحال کوئی رپورٹ نہیں۔ اوور" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے — میں ایک گھنٹے بعد پھر کال کروں گا — اوور اینڈ آل" — عمران نے کہا اور ونڈ بٹن دبا کر رابطہ آف کر دیا۔

رپورٹ نہ ہونے کا مطلب تھا کہ فی الحال کوئی خاص بات سامنے نہیں آئی اور گھنٹے کا ذکر عمران نے صرف کال چیک ہونے کی صورت میں ڈاج دینے کے لئے کیا تھا۔

"آؤ فیصل! — صبح ہونے والی ہے اس لئے ہمیں جلدی کرنی چاہئے" — عمران نے پیچھے مڑ کر فیصل سے کہا اور پھر اس نے بیگ اتار کر اس میں سے گیس ماسک نکال کر پہن لیا جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا سلنڈر موجود تھا۔ بیگ میں موجود دوسری چیزیں اس نے جیبوں میں ٹھونس لیں۔ جب وہ دونوں تیار ہو گئے تو عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ذخیرے کا آخری درخت کراس کرتے ہی وہ زمین پر پیٹ کے بل لیٹ گیا۔ دوسرے لمحے وہ کہنیوں کی مدد سے کرالنگ کرتا ہوا کسی سانپ کی سی تیزی سے جھیل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ فیصل جان بھی اس کی پیروی ہی کر رہا تھا۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں جھیل کے کنارے پر پہنچ گئے۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے اپنے ساتھی کا جائزہ لیا اور دوسرے لمحے وہ بڑی خاموشی سے جھیل میں اتر گیا۔

پانی میں اترتے ہی وہ تیزی سے پانی کے اندر ہی تیرتا ہوا اپنے اندازے کے مطابق اس گنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جدھر اس بڑے گٹر کا دہانہ موجود تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس دہانے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ دہانے میں داخل ہوتے ہی وہ رک گیا۔ اسی لمحے فیصل جان بھی اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔

"تم بائیں طرف کی دیوار پر کام کرو — میں دائیں طرف بم لگاتا ہوں" — عمران نے ہاتھ کے اشارے سے فیصل جان کو اپنی بات سمجھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے لباس میں بنی ہوئی جیبوں کی زپیں کھولیں اور ان میں سے پھر نے جیب سے میگنٹ بم نکالنے شروع کر دیئے — یہ بم چپٹی ٹکیوں کی صورت میں تھے۔

عمران تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور انہیں دیوار کے ساتھ چپکاتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ بم کو دیوار سے لگاتا وہ خود بخود اس سے چپٹ جاتی اور عمران آگے بڑھ جاتا۔

جب آگے بڑھتے ہوئے گٹر کی دیوار ختم ہوئی تو وہاں اوپر سے ایک بڑے سے پائپ سے پانی مسلسل نیچے گر رہا تھا۔ عمران دائیں طرف کی دیوار پر پانچ بم فٹ کر چکا تھا۔ ادھر فیصل جان نے بھی پانچ بم لگا دیئے تھے۔ اور پھر وہ دونوں اکٹھے ہی مڑے۔ عمران نے اسے نامرش دیکھ کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹی سی مشین نکال کر اس پر لگی ہوئی ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔

جب مشین پر موجود ڈائل پر سوئی دس کے ہندسے سے ہٹ گئی تو عمران نے ساتھ والا سرخ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین میں سے ٹک ٹک کی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے مشین کو بھی دیوار کے ساتھ چپکا دیا۔ اور پھر گٹر کے دھانے کی طرف تیزی سے بڑھنے لگا۔ کیونکہ اس نے دس منٹ کا وقت لگا دیا تھا اور دس منٹ بعد یہ دسوں طاقتور ترین بم خود بخود بلاسٹ ہو جانے تھے۔ اور ایک بار مشین کا بٹن آن کرنے کے بعد اب نہ اس کا وقت بڑھایا جا سکتا تھا نہ گھٹایا جا سکتا تھا۔ اور نہ ہی اب اس خود کار مشین کو روکا جا سکتا تھا۔ اب تو یہ بم ہر صورت میں پھٹنے تھے۔

عمران کو یقین تھا کہ دس منٹ کے اندر اندر وہ دونوں جھیل سے نکل کر واپس ذخیرے تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس لئے اس نے دس منٹ کا وقت لگا دیا تھا۔

عمران اور فیصل خاصی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے گٹر کے دھانے کے قریب پہنچ ہی گئے۔ عمران نے گھڑی پر وقت دیکھا تو صرف دو منٹ گزرے تھے اور ان کے پاس ابھی آٹھ منٹ کا وقت موجود تھا۔

دھانے کے قریب پہنچتے ہی عمران کے بازوؤں میں زیادہ تیزی آ گئی۔ مگر ابھی وہ دھانے کے قریب پہنچتا اچانک پوری سرنگ میں تیز روشنی پھیل گئی۔ اور دوسرے لمحے گٹر کا دھانہ سرر کی تیز آواز سے ایک جگہ دیوار کی صورت اختیار کرتا چلا گیا۔ دیوار کے آنے کی وجہ سے پانی کا بہاؤ بھی رک گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی پانی کی سطح بھی تیزی سے بلند ہونی شروع ہو گئی۔

عمران اور فیصل جہاں دونوں دھانہ بند ہوتے ہی بری طرح ٹھٹھک کر



رک گئے۔

"اب تم دونوں یہاں سے بچ کر نہیں نکل سکتے ۔۔۔ چند لمحوں میں پانی گٹر کی دیوار تک بھر جائے گا اور پھر تمہیں ڈوبنے سے کوئی نہیں بچا سکتا"۔ اچانک گٹر میں الیشور داس کی کامیابی کے نشے سے بھرپور آواز گونجی۔

عمران نے چہرے پر تو گیس ماسک چڑھایا ہوا تھا۔ اس لئے بظاہر تو اسے سانس لینے میں کوئی تکلیف نہ ہو رہی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ بہرحال چھوٹے سے سلنڈر میں موجود آکسیجن گیس ختم ہو جائے گی اور اس سے پہلے گٹر میں موجود طاقتور بم بھی بلاسٹ ہو جائیں گے۔

عمران نے بڑی پھرتی سے چہرے پر موجود گیس ماسک ہٹا لیا۔

"اوہ عمران! ۔۔۔ تم خود کشی ۔۔۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ" ۔۔۔ گیس ماسک ہٹتے ہی گٹر میں الیشور داس کی خوشی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"ابھی چند منٹوں بعد تم اور تمہارا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن جائے گا الیشور داس" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

پانی کی سطح مسلسل بلند ہوتی چلی جا رہی تھی اور اب پانی ان کے سینے تک پہنچ گیا تھا۔

"کیا مطلب ۔۔۔" الیشور داس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہم نے اس گٹر میں طاقتور ترین میگنٹ خود کار بلاسٹر نصب کر دیئے ہیں ۔۔۔ اور تمہاری بدقسمتی ہے کہ میں اس کی آپریشنل مشین آن کر چکا ہوں۔ میں نے اس پر دس منٹ کا وقت لگایا تھا جس میں سے چار منٹ گزر چکے ہیں۔ چھ منٹ کے بعد یہ بم پھٹ جائیں گے اور مجھے معلوم ہے کہ یہ گٹر تمہارے

ہیڈ کوارٹر کے درمیان سے گزرتا ہے اس لئے تمہارا ہیڈ کوارٹر آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ مگر تم دونوں" ۔۔۔ الیشورڈ باس کے لہجے میں پریشانی عود کر آئی۔

"ہماری فکر نہ کرو ۔۔۔ ہم دو آدمیوں کی قربانی اتنے بڑے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے فیصل سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"فیصل! ۔۔۔ میگنٹ پٹیاں اتار اتار کر گٹر کے آخری حصے تک پہنچ جاؤ ۔۔۔ مگر انتہائی تیزی سے"۔

فیصل جان اس کا مطلب سمجھ گیا۔ چنانچہ عمران اور فیصل جان نے تیزی سے پٹیاں اتار کر گٹر کے دوسرے سرے کی طرف تیزی سے بڑھنا شروع کر دیا۔ اب وہ پانی میں تیر رہے تھے۔

"عمران ذلیل آدمی! ۔۔۔ یہ کیا کر دیا تم نے ۔۔۔ انہیں فیوز کرو ورنہ میں تمہارے جسم گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ۔۔۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد الیشورڈ باس کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

"کیا فرق پڑے گا ۔۔۔ چار منٹ کے بعد بھی تو ہم نے مرنا ہے۔ چند منٹ آگے پیچھے مر لیے۔ کوئی فرق نہیں پڑتا" ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

اور ایک بار پھر مائیک میں خاموشی چھا گئی۔ ابھی وہ دونوں گٹر کے درمیان میں ہی پہنچے تھے کہ عمران نے ایک بار پھر کلائی کی گھڑی پر نظر ڈالی صرف منٹ باقی رہ گئے تھے۔ عمران نے ہاتھ کے اشارے سے فیصل جان کو رکنے



اور پھر اس نے بڑی بڑی پٹیاں انہی ہی دیوار کے ساتھ لگا دیں۔ فیصل جان نے بھی اس کی دیکھا دیکھی یہی کام کیا۔ اور دوسرے لمحے وہ دونوں تیزی سے واپس گٹر کے دہانے کی طرف تیرنے لگے۔

گو عمران جانتا تھا کہ یہ اتنے طاقتور ہیں کہ پورے گٹر کے پرخچے اڑ جائیں گے لیکن اس کے باوجود اس نے ایک اسکالر کے تحت آدھا گٹر بموں سے خالی کر دیا تھا۔

الیشورڈ باس کی طرف سے خاموشی تھی۔ وہ شاید گٹر پھٹنے کے بعد صورتحال سے نمٹنے کے چکر میں مصروف تھا۔

عمران اور فیصل جان جب گٹر کے دہانے کے قریب پہنچے تو بموں کے پھٹنے میں باقی صرف دو منٹ رہ گئے تھے۔ عمران کا ذہن انتہائی تیزی سے یہاں سے بچ نکلنے کی کوئی ترکیب سوچ رہا تھا لیکن بظاہر کوئی ترکیب سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

اب گٹر کا پانی گٹر کی چھت تک پہنچ گیا تھا اور عمران نے گیس ماسک دوبارہ منہ پر چڑھا لیا تھا۔ اب وہ سلنڈر سے آکسیجن لے رہا تھا۔ اس کے ذہن میں بجلی کا سا خیال آیا ہوا تھا موت انتہائی تیزی سے ان کے قریب تر ہوتی چلی جا رہی تھی اور موت بھی ایسی جس کا بندوبست انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کیا تھا۔ عمران کی نظریں گیس ماسک میں لگے ہوئے شیشے میں سے گزر کر کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔ ڈیڑھ منٹ باقی رہ گیا تھا کہ اچانک گھڑی پر ایک نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور عمران نے تیزی سے ونڈ بٹن دبا کر گھڑی کلائی سے اتاری۔ اب تو بات کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ اسے گیس

ماسک کے اندر لے لیا جائے۔ کیونکہ مکمل گنبد کے پانی میں ڈوب کر گیس کا بالکل اثر نہ جا سکتا تھا۔ اور دوسری بات یہ کہ اب پانی میں ڈوب کر ہی باہر جا سکتا تھا۔

عمران نے گھڑی کو گیس ماسک کے اندر داخل کرنے کے لئے باہر کیا ہی تھا کہ اچانک گھڑی اس کے ہاتھ سے پھسل کر پانی میں جا گری۔ عمران نے جھپٹ کر اسے پکڑنا چاہا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے پکڑتا۔ گھڑی تیزی سے پانی میں ڈوب کر گنبد کے دہانے پر آتی ہوئی ٹھوس دیوار کی جڑ میں پہنچ گئی۔ عمران اب ذہنی طور پر موت کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ کیونکہ اب اس کے حساب کے مطابق پھٹنے میں صرف آدھا منٹ باقی رہ گیا تھا۔ عمران بھی تیزی سے دیوار کی جڑ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ فضیل جان بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر دونوں جیسے ہی دہانے پر آتی ہوئی دیوار کی جڑ کے قریب پہنچے۔ اچانک پورے گنبد میں اتنی تیز روشنی پھیل گئی جیسے سورج نکل آیا ہو۔ اور پھر دھماکہ ہوا کہ انہیں صرف ایک لمحے کے لئے احساس ہوا کہ ان کے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہیں۔ اس کے بعد وہ ہر قسم کے احساس سے عاری ہو گئے۔ زندگی کے تمام احساسات سے عاری۔



الیشورداس آپریشن روم کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے دیوار پر لگی ہوئی بڑی سی سکرین ابھی تاریک تھی۔ میز پر ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا آپریشن روم کا انچارج جمنا داس ساتھ والی کرسی پر موجود تھا۔ جمنا داس کو الیشور داس نے تمام پروگرام سے آگاہ کر دیا تھا۔ اور اس نے گنبد میں داخل ہونے والوں کی موت کا تمام سامان پوری طرح مکمل کر لیا تھا۔ گنبد میں خفیہ مشین گنیں نصب کر دی گئی تھیں اور مشینوں کو کنٹرول کرنے کے لئے آپریٹر بھی موجود تھے۔ اب صرف شاگل کی طرف سے کال کا انتظار تھا۔ لیکن ادھر سے مسلسل خاموشی تھی۔

الیشورداس نے گھڑی پر نظر ڈالی تو صبح ہونے ہی والی تھی اور ایک لمحے کے لئے الیشورداس کو خیال آیا کہ شاید عمران اور اس کے ساتھی اب فوری طور پر واپسی ملتوی کر دیں اور کل رات کا انتظار کریں۔ لیکن پھر اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ شاگل نے عمران کے بارے میں جو تفصیلات بتائی تھیں

اس کے مطابق اس نے فوری جوابی حملہ ضرور کرنا تھا۔ اور ایسا ہونا عین نفسیات کے مطابق بھی تھا۔ کیونکہ سلکام ایک چھوٹا سا شہر ہے اور دن کی روشنی میں انہیں جلد از جلد تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے فوری جواب ضروری تھا۔

وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ ایشور داس نے چونک کر ہاتھ آگے بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

بٹن آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی تیز سیٹی کی آواز یکلخت ختم ہو گئی۔

"ہیلو۔ ہیلو شانگل سپیکنگ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے شانگل کی آواز ابھری۔

"یس ۔۔ ایشور داس سپیکنگ۔ اوور" ۔۔۔ ایشور داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے آدمیوں نے کچھ مسلح آدمیوں کو گھیرے کی صورت میں ٹانگلی جھیل کے گرد بڑھتے ہوئے چیک کیا ہے ۔۔۔ انہوں نے گہرے سبز رنگ کے لباس پہنے ہوتے ہیں اور بڑی احتیاط سے چاروں طرف سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ شانگل نے کہا۔

"اوہ! ۔۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا آئیڈیا درست تھا۔ ہیڈ کوارٹر پر جوابی حملہ شروع ہو چکا ہے۔ اوور" ۔۔۔ ایشور داس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ان لوگوں کے آگے بڑھنے کا انداز ایسا ہے کہ انہیں کوئی جلدی نہیں



ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انہیں کسی طرف سے کسی مخصوص اطلاع کا انتظار ہے۔ اوور" ۔۔۔ شانگل نے کہا۔

"اطلاع کا انتظار ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ کیا ہیڈ کوارٹر میں ان کا کوئی آدمی موجود ہے ۔۔۔ نہیں ایسا ناممکن ہے ۔۔۔ یہاں ہر آدمی مکمل بھروسے کا ہے۔ اوور" ۔۔۔ ایشور داس نے قدرے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں! ۔۔۔ میرا یہ مطلب نہ تھا ۔۔۔ آپ عمران کو نہیں جانتے وہ بے حد ذہین آدمی ہے ۔۔۔ میرا مطلب یہ تھا کہ آپ فوری طور پر گٹر کو چیک کریں ۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان آدمیوں سے پہلے ہی گٹر میں داخل ہو کر کوئی خاص مقصد حاصل کرنا چاہتا ہو۔ اوور" ۔۔۔ شانگل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں چیک کر لیتا ہوں ۔۔۔ آپ کس جگہ موجود ہیں؟ اوور" ۔۔۔ ایشور داس نے پوچھا۔

"میں اور میرے آدمی جھیل کے گرد اونچے اونچے درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ شانگل نے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ پھر تو جھیل آپ کے سامنے ہو گی ۔۔۔ اگر کوئی آدمی گٹر میں آنے کے لئے جھیل میں کودا تو آپ یا آپ کے آدمیوں کی نظروں سے نہ بچ سکے گا۔ اوور" ۔۔۔ ایشور داس نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ۔۔۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ ٹانگلی جھیل کا وہ کنارہ جدھر ذخیرہ موجود ہے بالکل تاریک ہے ۔۔۔ اس کنارے کے قریب کوئی درخت نہیں ہے ۔۔۔ پہلے میں نے سوچا تھا کہ ایک آدمی کو ذخیرے کے

کسی درخت پر چڑھا دوں۔ لیکن پھر میں نے ارادہ ترک کر دیا کیونکہ یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ذخیرے کی طرف سے ہی گئے اور آپ کے اور میرے درمیان جو بیک ٹریپ مشن طے ہوا ان لوگوں کو گٹر تک پہنچنے کی سہولت دی جائے اس لئے اگر میں ذخیرے کے کسی درخت پر موجود ہوتا تو عمران کی تیز نظروں سے بچ اور اس آدمی کی وجہ سے ہمارا تمام مشن فیل ہو جاتا۔ اونڈ ۔۔۔ نے پوری طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"او کے! ۔ آپ نے اچھا کیا ..... میں گٹر چیک کرنے کے آپ کو اطلاع کرتا ہوں ۔۔۔ آپ آنے والوں کو ٹارگٹ دیں اوور" ۔۔۔ الیشوروداس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جمناداس! ۔ گٹر کو اچھی طرح چیک کرو" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر آف کرنے کے بعد الیشوروداس نے قریب بیٹھے آپریشن انچارج جمنا سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا

جمناداس نے سر ہلاتے ہوئے ایک مشین کے سامنے کھڑے آپریٹر کو اشارہ کیا۔

آپریٹر نے تیزی سے گھوم کر مشین کا بٹن آف کر دیا مشین چل پہلا رتے ہی اوپر دیوار پر لگی ہوئی بڑی سی سکرین روشن سکرین پر چند لمحے آڑھی ترچھی لکیریں سی نظر آتی رہیں اور پھر اس گٹر کا اندرونی منظر ابھر آیا۔

"ارے یہ کیا" ۔۔۔ منظر واضح ہوتے ہی الیشوروداس بُری طرح



کراہ کھڑا ہوا۔

جمناداس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے آثار ابھر آئے تھے کیونکہ گٹر میں دو آدمی جنہوں نے چہروں پر گیس ماسک چڑھائے ہوئے تھے تیزی سے دہانے کی طرف بھاگے چلے جا رہے تھے۔

"دہانہ بند کرو فوراً" ۔۔۔ جمناداس نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا اور آپریٹر نے پھرتی سے مشین پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے الیشوروداس اور جمناداس نے اطمینان کی گہری سانس لی کیونکہ ان دونوں کے باہر نکلنے سے پہلے ہی ٹھوس دیوار قائم ہو گئی تھی۔

"اب تم بچ کر نہیں نکل سکتے ۔۔۔ چند لمحوں بعد پانی گٹر کی دیوار تک بھر جائے گا اور پھر تمہیں ڈوبنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا" ۔۔۔ الیشوروداس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دباتے ہوئے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ کامیابی سے چمک رہا تھا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

اسی لمحے ان دونوں میں سے ایک نے چہرے پر موجود گیس ماسک اتار دیا اور الیشوروداس خوشی سے اچھل پڑا۔ وہ عمران کو فوراً ہی پہچان گیا تھا۔

"اوہ عمران تم خود ۔۔۔ ویری گڈ ۔ ویری گڈ" ۔۔۔ الیشوروداس نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے شاگل کو اطلاع دینے کے لئے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا مگر دوسرے لمحے عمران کی آواز کمرے میں گونج اٹھی اور اس کا فقرہ سن کر الیشوروداس شاگل کو کال کرنا بھول گیا۔

"ابھی چند منٹوں میں تم اور تمہارا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر ویران ہو جائے گا" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا اور ساتھ ہی اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو بھی دیکھا۔ پانی کی سطح اب ان کے سینوں تک پہنچ گئی تھی۔

"کیا مطلب" ـــــ الیشورداس عمران کی حرکات اور سنجیدہ لہجے پر بری طرح چونک پڑا۔

"ہم نے اس گٹر میں طاقتور ترین میگنیٹ خود کار بلاسٹر نصب کر دیا ہے ـــــ اور تمہاری بدقسمتی کہ یہ اسی کی آبرا اشیل میں اسے آن کر چکا ہوں میں نے اس پر دس منٹ کا وقت لگایا تھا ـــــ جس میں سے چار منٹ گزر چکے ہیں ـــــ چھ منٹ بعد یہ بم پھٹ جائیں گے ـــــ اور معلوم ہے کہ یہ گٹر تمہارے ہیڈ کوارٹر کے درمیان سے گزرتا ہے اس لئے تمہارا ہیڈ کوارٹر آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑے گا" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا اور الیشورداس کو اس کے لہجے سے ہی اس کی بات پر سو فیصد یقین آگیا۔ خوفناک بلاسٹرز کا سن کر اس کے جسم کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہو گیا تھا۔

"اوہ ـــ اوہ مگر تم دونوں" ـــــ الیشورداس نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہماری فکر نہ کرو ـــــ ہم دو آدمیوں کی جان کی قربانی اتنے بڑے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی" ـــــ عمران نے جواب دیا۔ اور پھر مڑ کر اپنے ساتھی سے سرگوشی میں کوئی بات کرنا شروع کر دی۔



"جمنا داس! ـــ اب کیا ہو گا ـــــ ان بلاسٹروں کو ڈیفیوز کر دو فوراً۔ ورنہ واقعی یہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا" ـــــ الیشورداس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جمنا داس کی طرف مڑ کر کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ جمنا داس اپنی کرسی سے غائب تھا۔

"اوہ! ـــ کہاں گیا یہ ـــ اس وقت کہاں گیا ـــــ کیا یہ بھاگ گیا" ـــ الیشورداس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس مشینی تہہ خانوں میں گئے ہیں چیف باس" ـــــ ایک آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ کچھ کرو ـــ ورنہ واقعی سب کچھ تباہ ہو جائے گا ـــ سب کچھ تباہ ہو جائے گا" ـــــ الیشورداس نے پاگلوں کی طرح اپنے سر کے بال نوچتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ حیرت۔ خوف اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے کچھ عجیب طرح کا ہو گیا تھا۔

اب نے عمران اور اس کے ساتھی کو واپس دھانے کی مخالف سمت رکتے ہوئے دیکھا۔ لیکن پانی چونکہ اب پوری طرح گٹر میں بھر چکا تھا۔ اس لئے اسے کچھ معلوم نہ ہو رہا تھا کہ یہ دونوں کیا کر رہے ہیں۔ ادھر ایک ایک لمحہ قیامت کا گزر رہا تھا۔

"عمران ـــ ذلیل آدمی یہ کیا کر دیا تم نے ـــــ انہیں ڈیفیوز کر دو جلدی ورنہ میں تمہارے جسم گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ـــــ الیشورداس نے بیلنس کرنے کے غصے کی شدت سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"کیا فرق پڑتا ہے ـــ بلاسٹر پھٹنے کے بعد بھی تو ہم نے مرنا ہے۔ چند منٹ آگے یا پیچھے مرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا" ـــــ عمران نے بڑے

مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور الیشور داس بے بسی کے عالم میں
ایک بار پھر اپنے سر کے بال نوچنے لگا۔

"بلاؤ جمنا داس کو۔۔۔ بلاؤ وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔ الو کا پٹھا کہاں غائب ہوگیا ہے۔۔۔ بلاؤ اسے"۔۔۔ الیشور داس نے اچانک دھاڑتے ہوئے کہا اور ایک آپریٹر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے میں بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

زیادہ سے زیادہ دو منٹ بعد جمنا داس دروازے سے نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا ہوا۔۔۔؟ بلاسٹر پھٹنے والے ہیں۔۔۔ ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا"۔۔۔ الیشور داس نے جمنا داس کو دیکھتے ہی غصے سے چیخ کر کہا

"نہیں باس!۔۔۔ میں نے تمام بندوبست کر لیا ہے۔ گنٹر کے اندر ڈی نالان کی گھری تہہ بچھا دی گئی ہے۔۔۔ گنٹر پھٹے گا ضرور۔۔۔ لیکن اس کے پھٹنے سے ہیڈ کوارٹر تباہ نہیں ہوگا۔۔۔ ڈی نالان کی گھری اس دھماکے کی شدت کو جذب کر لے گی۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر بچ جائے گا"۔۔۔ جمنا داس نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے

"اوہ!۔۔۔ کیا واقعی۔۔۔ اگر ایسا ہوگیا تو میں تمہیں سونے میں تول دوں گا"۔۔۔ الیشور داس نے کہا۔

"آپ خود دیکھ لیں گے"۔۔۔ جمنا داس نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا

اور اسی لمحے اس نے گنٹر میں موجود عمران اور اس کے ساتھی کو سے باہر کے اندر دھماکے پر موجود دیوار کی جڑ کی طرف بڑھتے دیکھا۔



"یہ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے"۔۔۔ الیشور داس نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ اس کی بات ختم ہوتی۔۔۔ اچانک اس نے سکرین پر نظر آنے والے گنٹر کے منظر میں انتہائی تیز روشنی ابھرتی دیکھی۔ اتنی تیز روشنی جیسے سورج گنٹر میں اتر آیا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی دور سے ایک زوردار دھماکے کی بازگشت سنائی دی۔ سکرین تو اسی لمحے تاریک ہوگئی البتہ آپریشن روم بری طرح لرزنے لگا۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے آپریشن روم کسی خوفناک زلزلے کی زد میں آگیا ہو۔۔۔ لیکن ایسا صرف چند لمحوں کے لئے ہوا۔ اس کے بعد کمرہ بھی ساکت ہوگیا اور الیشور داس جس کا رنگ اچانک زرد پڑ گیا تھا اچھل کر قریب کھڑے جمنا داس کے گلے سے لپٹ گیا۔

"تم نے ہیڈ کوارٹر بچا لیا۔۔۔ تم نے حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔۔۔ الیشور داس کا لہجہ خوشی کی شدت سے رندھ سا گیا تھا۔

"شکریہ باس"۔۔۔ جمنا داس نے کھلے ہوئے چہرے سے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں میں مسرت اور کامیابی کی تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"چیک کرو۔۔۔ چیک کرو۔۔۔ کتنا نقصان ہوا ہے۔۔۔؟ ہوا بھی ہے یا نہیں۔۔۔ ان دونوں کی تو یقیناً لاشیں بھی نہ ملیں گی"۔۔۔ الیشور داس نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

اور جمنا داس تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جبکہ الیشور داس نے تیزی سے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ بٹن دباتا۔ ٹرانسمیٹر کا بلب جل اٹھا اور اس میں

سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

الیشورداس نے چونک کر تیزی سے ہاتھ بڑھایا اور بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو — ناگل سپیکنگ — یہ کیا ہوا ہے۔ اوور" — ناگل کی شدید پریشانی میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور الیشورداس نے مختصر سے لفظوں میں ساری کہانی سنا ڈالی۔

"اوہ — اس کا مطلب ہے کہ عمران ختم ہو گیا — انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا ہے — جھیل کا پورا پانی فضا میں اچھل کر دور دور تک پھیل چکا ہے — جھیل کے کنارے کی مٹی بھی اکھڑ کر دور جا گری ہے اور جھیل کے ساتھ دور تک گہرے گڑھے نظر آ رہے ہیں۔ اوور" — ناگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ تو ختم ہو گیا ہے — اب تم اس کے ساتھیوں کو گھیر کر ختم کر دو۔ ایک ایک کو بھون ڈالو — کوئی بچ کر نہ جائے" — الیشورداس نے مسرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے — اب مشن جیک کی ٹیم کی ضرورت نہیں ہے۔ جس سے خطرہ تھا وہ ختم ہو چکا ہے تو اب اس کے ساتھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ او کے — میں فائرنگ کا حکم دیتا ہوں۔ ان کے سب ساتھی [illegible] ہیں۔ اوور اینڈ آل" — دوسری طرف سے ناگل نے تیز لہجے میں کہا اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر تیز سیٹی کی آواز آنے لگی۔ اور الیشورداس نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا۔ اس نے ایک عظیم فتح حاصل کر لی تھی یقین ہو گیا تھا کہ اب اس کے منصوبے کو کوئی نہ روک سکے گا۔



ناٹران نے عمران سے مل کر یہی منصوبہ بنایا تھا کہ عمران اور فیصل جان دونوں دوسرے کی طرف سے ہو کر جھیل میں اتریں گے اور وہ خود اپنے ساتھیوں سمیت باقی سمتوں سے ناگل کی جھیل کے گرد گھیرا تنگ کر کے مورچہ بند ہو جائے گا۔ اور فیصل جان گٹر میں بلاسٹنگ کرنے کے بعد جب باہر آ کر کاشن دیں گے تو وہ اور آگے بڑھے گا اور جب بلاسٹروں کے پھٹنے کے بعد ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا راستہ بن جائے گا تو وہ سب ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے۔

اس منصوبے کے تحت اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو دو مختلف سمتوں کا انچارج مقرر کیا۔ تنویر صفدر کے ساتھ اور صدیقی کیپٹن شکیل کے ساتھ تھا۔ جوانا اور جوزف علیحدہ سمت میں تھے اور ناٹران نے اپنے ساتھیوں کو بھی ان سب کے ساتھ شامل کر دیا تھا۔ اس طرح ہر سمت کے چار چار یا پانچ پانچ افراد کا گروپ بن گیا تھا۔ وہ سب پوری طرح

مسلح تھے اور عمران نے خود ہی انہیں تفصیلی ہدایات دے دی تھیں اس لئے ناٹران مطمئن تھا کہ تمام کام صحیح طریقے سے پورا ہو جائے گا۔

ناٹران جھیل کے مشرقی سمت تھا۔ اس نے اپنے آپ کو لمبی گھاس میں چھپا رکھا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس طرح گھاس میں مختلف جگہوں پہ چھپے ہوئے تھے۔ جھیل کا پورا منظر اس کے سامنے تھا۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا رکھی تھی اور اندھیرے میں پورے ماحول کا جائزہ لے رہا تھا۔

عمران اور فیصل جان کو اس نے اس ڈنگ بین کی مدد سے ذخیرے سے نکل کر جھیل میں کودتے دیکھا تھا۔ اس سے پہلے ٹرانسمیٹر پر اس نے عمران کو راستہ صاف ہونے کا کاشن دیا تھا کیونکہ یہاں پہنچنے کے باوجود کوشش کے اسے کوئی مشکوک آدمی یا چیز نظر نہ آئی تھی۔ ہر طرف خاموشی تھی۔ البتہ تیز ہوا چلنے کی وجہ سے کبھی کبھی درختوں میں کھڑکھڑاہٹ کی سی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔

پہلے پہل تو وہ یہ آوازیں سن کر چونک پڑا، کیونکہ آوازیں اس انداز میں ابھرتی تھیں جیسے ان درختوں پر کوئی انسان موجود ہو۔ لیکن تیز ہوا کا احساس کرنے کے بعد اس نے یہ خیال ذہن سے نکال دیا۔ بھی سیکرٹ سروس یا مہادیو چکر کو اس بات کی کیا ضرورت تھی کہ وہ درختوں پہ چھپ کر بیٹھے۔ وہ جسم تو نہیں تھے کہ ایسی حرکات کرتے۔

جس وقت سے عمران اور فیصل جان جھیل میں کودے تھے ناٹران بے حد محتاط ہو گیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران اور فیصل جان کو چیک کر لیا جائے گا اور پھر خاصا ہنگامہ ہوگا لیکن انہیں گئے ہوئے



بارہ منٹ ہو چکے تھے مگر ان کی طرف سے نہ ہی کوئی کاشن ملا تھا اور نہ ہی ان کی واپسی ہوئی تھی۔

ناٹران نے چند لمحے مزید صبر کیا لیکن پھر اس سے نہ رہا گیا۔ اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کا ڈنڈ بٹن تین بار مخصوص انداز میں دبایا اور پھر ڈائل پر چمکنے والے نقطے کو دیکھنے لگا۔ نقطہ تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ لیکن دوسری طرف سے رابطہ قائم نہ ہو رہا تھا۔ اور پھر اچانک اس نے جھیل کے قریبی علاقے میں تیز روشنی ابھرتے دیکھی۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک کہ کافی دور موجود ناٹران کا جسم بھی لرزنے لگا۔ اور پھر اس نے جھیل کے پانی کو کسی فوارے کی طرح فضا میں دور تک اچھلتے دیکھا۔ پانی اچھل کر دور تک پھیلتا چلا گیا۔ اور اب جھیل کے ساتھ کافی دور تک گڑھے ہی گڑھے نظر آ رہے تھے اور یہ صورت حال دیکھتے ہی ناٹران بری طرح لرز اٹھا۔

عمران اور فیصل جان نے واپسی کا کاشن نہ دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جس وقت گٹر میں بلاسٹر پھٹے اس وقت وہ دونوں اندر ہی تھے۔ ظاہر ہے ان دونوں کا انجام کیا ہوا ہوگا۔ اس بارے میں کسی خوش فہمی کی گنجائش ہی نہ تھی۔ اس نے بڑی پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر سگنل پستول نکالا اور اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ سرخ رنگ کی تیز آواز سے کوئی چیز آسمان کی طرف بلند ہوتی چلی گئی۔ اور پھر آسمان پر ایک ستارہ سا چمکا اور بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی چاروں طرف سے یکدم بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

ناٹران نے بھی ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سنبھالی اور مسلسل فائرنگ کرتا ہوا اس طرف دوڑ پڑا جدھر دھماکے سے گڑھے پیدا ہوئے تھے مگر دوسرے لمحے ایک گولی سرسر کی سی آواز سے اس کے کان کے قریب سے گزرتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنے قریب ہی دو چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور ناٹران تیزی سے زمین پر گرا اور پھر قلابازیاں کھاتا ہوا ایک طرف لڑھکتا چلا گیا۔ عین اسی جگہ جہاں وہ چند لمحے گرا تھا گولیوں کی بارش ہو گئی لیکن ناٹران قلابازیاں کھاتا جانے کی وجہ سے ان کی زد سے باہر ہو گیا اور ایک لمحے میں اس نے وہ درخت دیکھ لیا جدھر سے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر بے تحاشہ فائرنگ ہو رہی تھی۔ دوسرے لمحے ناٹران نے ٹریگر دبا دیا اور اس کی مشین گن سے نکلنے والی بے تحاشا گولیوں نے درختوں کو چھلنی کر دیا اور پھر چار آدمی باری باری چیختے ہوئے آموں کی طرح نیچے گرتے چلے گئے اس کے بعد اس طرف سے فائرنگ بند ہو گئی۔

ناٹران فائرنگ بند ہوتے ہی تیزی سے اٹھا اور اس نے ایک بار پھر ان گڑھوں کی طرف دوڑ لگا دی۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ گڑھوں کے قریب پہنچتا، اچانک اس کے ارد گرد خوفناک دھماکے ہونے لگ گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے چاروں طرف سے گولہ باری کی جا رہی ہو۔ چاروں طرف سے بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ دشمن کے گھیرے میں پھنس گئے ہوں۔ فائرنگ کی گونج کے ساتھ ساتھ انسانی چیخیں بھی سنائی دے رہی تھیں اور اس طرح وہ پرسکون جھیل کا وہ علاقہ میدان کارزار کی تصویر



اختیار کر گیا تھا۔

ناٹران کے گرد جیسے ہی بم پھٹے ناٹران نے اچانک ہوا میں جمپ لگایا اور پھر وہ تقریباً اڑتا ہوا جھیل کے قریب موجود ایک گہرے گڑھے میں جا گرا، مگر نیچے گرتے ہی ایک بھاری بھرکم جسم نے اسے بری طرح چھاپ لیا اور ناٹران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ایک بہت بڑی چٹان کے نیچے پستا جا رہا ہو۔

"خبردار اب اگر حرکت کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا" ـــــ اچانک ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ناٹران چونک پڑا۔ وہ آواز پہچان گیا تھا۔ یہ جوانا تھا۔ خوفناک اور دیو ہیکل جوانا۔

"جوانا! ـــ میں ناٹران ہوں" ـــ ناٹران نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور اس کے جسم سے بوجھ یکلخت ہٹ گیا۔

"اوہ ناٹران صاحب آپ ـــ شکر ہے آپ ایک لمحہ پہلے بول پڑے ـــ ورنہ میں آپ کی ریڑھ کی ہڈی توڑنے ہی والا تھا" ـــ جوانا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باقی لوگ کہاں ہیں؟" ـــ ناٹران نے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے کچھ پتہ نہیں ـــ میں تو گولیوں کی بوچھاڑ میں دوڑتا ہوا یہاں تک آیا ہوں ـــ ابھی یہاں پہنچا ہی تھا کہ آپ اوپر آ گرے"۔ جوانا نے جواب دیا۔

اب وہ جھیل کے بالکل کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ اچانک انہیں اپنے قریب ہی کسی کی کراہ کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک کر اس طرف مڑے۔ دوسرے لمحے انہوں نے ساتھ والے گڑھے میں تنویر کو

پشت کے بل پڑا ہوا پایا۔ اس کا نچلا دھڑ زخمی تھا۔ شاید اس کی ٹانگوں میں گولیاں لگی تھیں۔ وہ بے ہوش پڑا تھا اور بے ہوشی کے عالم میں کراہ رہا تھا۔

"اس کی ٹانگوں سے خون بہہ رہا ہے" ــــــ ناٹران نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر وہ اچھل کر اس گڑھے میں اتر گیا جہاں تنویر موجود تھا۔ فائرنگ اور بموں کے دھماکوں میں اب وہ شدت باقی نہ رہی تھی بلکہ اکا دکا آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ناٹران نے جلدی جلدی بڑے پیشہ ورانہ انداز میں تنویر کی قمیض کا دامن پھاڑا اور اس کی دونوں رانوں پر کس کر پٹیاں باندھ دیں تاکہ خون کا جریان رک جائے۔ اس سے زیادہ اس وقت وہ اس کی اور مدد بھی نہ کر سکتا تھا۔

اور پھر انہیں دور سے فائرنگ کی تیز آوازیں قریب آتی سنائی دیں اور جوانا اور ناٹران دونوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو مختلف سمتوں سے کچھ لوگ فائرنگ کرتے ہوئے جھیل کی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے ان کے لباس سے ہی وہ سمجھ گیا کہ آنے والے ان کے ساتھی ہیں اس کا مطلب تھا کہ انہوں نے مقابلہ کرنے والوں کا خاتمہ کر دیا ہے کیونکہ ان پر کسی طرف سے بھی فائرنگ نہ ہو رہی تھی۔

ناٹران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ آسمان کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں آسمان پر چڑھتی چلی گئیں اور آنے والے یکدم رک گئے۔

جوانا اور ناٹران دونوں اچھل کر گڑھے کے کناروں پر جا کھڑے ہوئے اور انہوں نے تیزی سے ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے اور آنے والے تیزی سے ان کی طرف سمٹتے چلے آئے۔ یہ صفدر، کیپٹن شکیل، صدیقی



ناٹران کے پانچ ساتھی تھے۔

"عمران اور فیصل جان کا کیا ہوا ــــ؟ کیا وہ باہر آ گئے" ــــ صفدر نے چیخ کر پوچھا۔

"نہیں ــــ وہ گڑھے میں پھنس گئے تھے اور یقیناً وہیں ختم ہو گئے ہوں گے" ــــ ناٹران نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ ایسا ناممکن ہے ــــ عمران نہیں مر سکتا" ــــ کیپٹن شکیل نے غراتے ہوئے کہا۔

"تنویر ادھر زخمی پڑا ہوا ہے ــــ اس کی حالت بے حد خراب ہے" ناٹران نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک اس کی کلائی پر موجود گھڑی کا الارم تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور ناٹران نے رنگ کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــ میں جوزف بول رہا ہوں۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے جوزف کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جوزف ــــ میں ناٹران بول رہا ہوں ــــ تم کہاں ہو۔ اوور" ناٹران نے چیخ کر کہا۔ مگر اسی لمحے رابطہ یکلخت منقطع ہو گیا۔ اس کا مطلب صاف ظاہر تھا کہ رابطہ یکدم ختم ہو گیا ہے۔ ناٹران نے کوشش کی کہ رابطہ دوبارہ قائم ہو جائے مگر ایسا نہ ہو سکا۔

اسی لمحے انہیں دور سے پولیس کی گاڑیوں کے تیز سائرنوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ سب بری طرح چونک پڑے۔

"تنویر کو اٹھاؤ اور نکل چلو ــــ ابھی پولیس پورے علاقے کو گھیر

لے گی" ـــــــ نائٹران نے چیخ کر کہا۔

"مگر ہمارے ساتھی اور مشن" ـــــــ صفدر نے کہا۔

"اس وقت کچھ نہیں ہو سکتا ـــــــ آپ لوگ فوراً کو ٹھی واپس جائیں تمام حالات معلوم کر کے بعد میں آجاؤں گا ـــــــ میرے پاس کارڈ موجود ہے جس کے ہوتے ہوئے پولیس مجھے کچھ نہیں کہے گی جلدی کرو جلدی ـــــــ پولیس قریب آتی جا رہی ہے" ـــــــ تیز لہجے میں کہا۔

اور صفدر نے تعمیل کی، اس نے جھک کر بیہوش پڑے ہوئے تنویر کو اٹھایا اور پھر وہ تیزی سے ذخیرے کی طرف بھاگ گئے ان سب کے جانے کے بعد نائٹران تیزی سے آگے بڑھا اور درخت کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

مشن تو بہرحال بری طرح ناکام ہو چکا تھا۔ اب تو صرف انجام کا تھا اور وہ یہی بات چیک کرنا چاہتا تھا۔



عمران نے ہوش میں آتے ہی جیسے آنکھ کھولی، اس نے اپنے اوپر جوزف کو جھکے ہوئے پایا۔

"باس باس ـــــــ ہوش میں آؤ باس" ـــــــ جوزف بار بار عمران کو جھنجھوڑ رہا تھا اور شاید اسی کے جھنجھوڑنے کی وجہ سے ہی عمران کو ہوش آیا، وہ روتے لہجے میں سب کچھ کہہ رہا تھا۔

"آگیا مجھ ـــــــ باس ہوش میں آگیا ـــــــ اب اس کی پسلیوں پر رحم کرو ـــــــ انہیں نہ جھنجھوڑو" ـــــــ عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آہستہ بولو باس ـــــــ چاروں طرف پولیس پھیلی ہوئی ہے" ـــــــ جوزف نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور عمران چونک پڑا۔

"پولیس" ـــــــ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں! ـــــــ آپ کو میں نے بیہوشی کے عالم میں ایک درخت کی جڑ کے پاس پڑا دیکھا تو میں آپ کو اٹھا کر یہاں اس گڑھے

میں نے آیا" ـــــ جوزف نے جواب دیا۔

"شکر ہے تم نے مجھے بیہوشی کے عالم میں درخت سے لٹکا ہوا نہیں دیکھا ـــــ ورنہ شاید تم مجھے توڑ کر کسی کنوئیں میں پھینک آتے" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور جوزف نے ہنسنے کی کوشش کرتے ہوئے پوری بتیسی باہر نکال لی۔

"ارے وہ فیصل جان ـــــ اس کا کچھ پتہ چلا" ـــــ ؟ اچانک عمران کو فیصل جان کا خیال آ گیا۔

"وہ ساتھ والے گڑھے میں بیہوش پڑا ہوا ہے باس! ـــــ جب میں آپ کو اٹھا کر اس گڑھے میں لے آیا تو وہ پہلے سے ہی یہاں موجود ہے" ـــــ جوزف نے جواب دیا۔

"بیہوش تو ہے ـــــ مگر کیا میری طرح اس کی ہڈی پسلی بھی سلامت ہے یا نہیں" ـــــ ؟ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہڈیاں تو سلامت ہیں باس! ـــــ البتہ پسلیوں کو میں نے چیک نہیں کیا" ـــــ جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اسے ہوش میں لے آؤ جلدی ـــــ مگر آرام سے ہوش میں لانا۔ کہیں کوشش میں لاتے لاتے اس کی بقایا ہڈیاں نہ توڑ دینا" ـــــ عمران نے کہا۔

اور پھر جوزف سر ہلاتا ہوا احتیاط سے اٹھا اور دوسرے لمحے اچھل کر گڑھے سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد عمران بھی آہستہ سے اٹھا اس کا جسم بالکل



صحیح سلامت تھا۔ البتہ جسم کی ایک ایک نس شدید درد کر رہی تھی۔ مگر ظاہر ہے اس موقع پر اسے درد کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ اس نے گڑھے سے سر باہر نکال کر دیکھا تو اسے جھیل کے چاروں طرف پولیس ہی پولیس پھیلی ہوئی نظر آئی۔

جھیل کے مشرقی کنارے پر پولیس کی گاڑیاں اور ایمبولینس گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ صبح کی ہلکی ہلکی روشنی میں اسے سب کچھ نمایاں طور پر نظر آ رہا تھا۔ جس گڑھے میں وہ موجود تھا۔ یہ گڑھا جھیل کے دائیں طرف اس سے کافی فاصلے پر موجود تھا۔ اور خاصا گہرا تھا۔ عمران کو پنجوں کے بل اٹھ کر باہر جھانکنا پڑ رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں چاروں طرف کا جائزہ لیتی رہیں اور پھر چند لمحوں بعد اسے انتہائی شمالی کونے سے چند پولیس افسران کو تیزی سے جھیل کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جلد از جلد جھیل تک پہنچ جانا چاہتے ہوں۔

اسی لمحے جوزف اور فیصل جان بھی رینگتے ہوئے اس گڑھے میں اتر گئے۔ اسے فیصل جان کو دیکھ کر خوشی ہوئی کہ وہ صحیح سلامت تھا۔

"عمران صاحب! ـــــ نجانے ہم کیسے بچ گئے" ـــــ فیصل جان نے گڑھے کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ڈیتھ پروف ہونے کا یہی فائدہ ہوتا ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈیتھ پروف" ـــــ فیصل جان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ ڈھٹائی کی اعلیٰ کوالٹی کو کہتے ہیں" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور فیصل جان بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس! ۔۔۔ آپ کے ہاتھ میں یہ گھڑی تھی ۔۔۔ اس پر ایک نقطہ جل بجھ رہا تھا ۔۔۔ میں نے اسے آپ کے ہاتھ سے نکالا تو اس میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی ۔۔۔ میں نے بات کرنے کی کوشش کی تو دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی ۔۔۔ مگر اس سے پہلے کہ تفصیلی بات ہوتی رابطہ ختم ہو گیا ۔۔۔ پھر میں نے بہتیری کوشش کی لیکن کچھ نہ ہوا" ۔۔۔ جوزف نے جیب سے گھڑی نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے جوڈو کراٹے کے داؤں سے چلانے کی کوشش تو نہیں کی تھی" ۔۔۔ عمران نے گھڑی ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا اور فیصل جان ایک بار پھر ہنس دیا۔ البتہ اس کی ہنسی میں بھی تکلیف کے آثار نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"کیا بات ہے فیصل جان! ۔۔۔ کیا کہیں چوٹ لگ گئی ہے" ۔۔۔ عمران نے چونک کر فیصل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں جناب! ۔۔۔ بس جسم کی ایک ایک رگ دکھ رہی ہے" ۔۔۔ فیصل جان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

عمران نے گھڑی کو ہاتھ میں لے کر اس کے ونڈ بٹن کو کھینچا اور پھر سوئیاں گھما کر مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ونڈ بٹن کو دبا دیا۔ دوسرے لمحے ڈائل پر ایک نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور چند ہی لمحوں بعد نقطہ جلنا بجھنا بند ہو کر مستقل طور پر جلنے لگا۔

"ہیلو۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے ناٹران کی مخصوص آواز سنائی دی۔



"ہیلو ۔۔۔ پرنس بول رہا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

"پرنس! ۔۔۔ اوہ! آپ بخیریت ہیں پرنس! ۔۔۔ خدا کا شکر ہے۔ اوور" ۔۔۔ عمران کا کوڈ نام سنتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ یکلخت چہک اٹھا۔

"میں بھی خیریت سے ہوں اور میرا اے۔ ڈی۔ سی بھی ۔۔۔ تم سناؤ کیا ہو رہا ہے۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے فیصل جان کے ٹھیک ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں پرنس۔ اوور" ۔۔۔ ناٹران نے پوچھا۔

"ظاہر ہے پانی پر بچھے ہوئے تخت کے قریب سے ہی بول سکتا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے جھیل کا اشارہ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ پھر تو آپ یونیفارم کے گھیرے میں ہیں ۔۔۔ لیکن یہ لوگ اب واپس جا رہے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"واپس جا رہے ہیں ۔۔۔ مگر کیوں۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے اچھل کر گڑھے سے باہر جھانکتے ہوئے کہا اور واقعی اس نے پولیس کو سمٹ کر گاڑیوں کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔

"شاید انہیں مداخلت نہ کرنے کا حکم ملا ہو گا۔ اوور" ۔۔۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"اچھا تم ایسا کرو کہ پانی کے تخت کی دائیں طرف آ جاؤ۔ باقی باتیں روبرو ہوں گی ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بٹن

دباؤ کر رابطہ ختم کر دیا۔

حالانکہ بہادر سے تھے کہ جا مشر پھٹنے کے باوجود ہیڈ کوارٹر تباہ تھا اس لئے عمران نہ چاہتا تھا کہ طویل گفتگو کی وجہ سے کال چیک ہو جائے۔

گھڑی کو جیب میں ڈال کر اس نے ایک بار پھر باہر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اب پولیس کی گاڑیاں واپس شہر کی طرف جانا شروع ہو گئی اور پھر اس نے دور سے ایک درخت کی آڑ سے ناٹران کو نکل کر چھپنے کے انداز میں اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد ناٹران ان کے قریب پہنچ گیا اور عمران نے ہاتھ ہلا کر اسے اپنی موجودگی کا اطلاع دی پھر ناٹران بھی گڑھے میں اتر آیا۔

"خدا کا شکر ہے کہ آپ لوگ زندہ بچ گئے" ___ ناٹران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ کہ ہمارے ساتھیوں کا کیا ہوا ___ تم اکیلے کیوں نظر آ رہے ہو" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ___ صرف تنویر زخمی ہے باقی لوگ ٹھیک ہیں ___ ان سب کو میں نے پولیس کی آمد پر واپس کوٹھی بھیج دیا ہے میں خود صرف آپ کی خبر لینے کے لئے رک گیا تھا" ___ ناٹران نے جواب دیا۔

"تنویر زیادہ زخمی تو نہیں ہے" ___ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی ٹانگوں میں گولیاں لگی ہیں ___ بہرحال وہ خطرے سے



باہر ہے ___ مگر آپ لوگ تو شاید گٹر میں ہی پھنس گئے تھے" ___ ناٹران نے کہا۔

"ہاں! ___ ہم نے جب بلاسٹرز آن کر دیئے تو ہمیں نہ صرف چیک کر لیا گیا بلکہ گٹر کا دھانہ بھی بند کر دیا گیا ___ اب بلاسٹرز کو روکا نہ جا سکتا تھا اس لئے ہماری موت یقینی تھی لیکن ہمیں آخری لمحوں میں تمہاری کال آ گئی ___ میں نے گھڑی کلائی سے اتار کر گیس ماسک میں ڈال کر بات کرنا چاہی۔ مگر گھڑی میرے ہاتھ سے گر گئی اور وہ دھانے پر موجود دیوار کی جڑ میں اتر گئی ___ میں اسے پکڑنے کے لئے لپکا میرے پیچھے فیصل جان تھا۔ شاید میں نے گھڑی کو پکڑ ہی لیا تھا کہ بلاسٹرز بلاسٹ ہو گئے ___ اس کے بعد جوزف نے مجھے ہوش دلایا ___ البتہ میرا آئیڈیا ہے کہ ہم کس طرح بچ گئے" ___ عمران نے کہا۔

"کس طرح" ___ ناٹران نے پوچھا۔

"دراصل میں نے اور فیصل جان نے دھانے کی طرف آدھے گٹر میں موجود بلاسٹرز اتار کر پچھلے حصے میں جمع کر دیئے تھے اس لئے بلاسٹرز کے پھٹنے سے گٹر کا دھانے والا حصہ پوری طرح نہ اڑ سکا۔ البتہ پانی کا ریلا بلاسٹرز پھٹنے کے زبردست دباؤ کی وجہ سے دیوار سے ٹکرایا اور اس نے دیوار کے پرخچے اڑا دیئے ___ اب اگر میں گھڑی پکڑنے کے لئے دیوار کی جڑ کے قریب نہ ہوتا اور مجھے نیچے لپکتا دیکھ کر فیصل جان بھی میرے پیچھے نہ آتا تو ظاہر ہے پانی کے اس زبردست دباؤ کی وجہ سے ہم بھی پوری قوت سے دیوار سے ٹکراتے اور دیوار تو بعد میں اڑتی، پہلے ہماری ہڈیاں سرمہ بن جاتیں ___ لیکن چونکہ ہم تہہ میں تھے اور دباؤ کا اثر

تہہ میں کم ہو گیا ہے اس لئے ہم نہ صرف بچ گئے ——— بلکہ دیوار کے ٹوٹتے ہی ہم پانی کے ساتھ باہر آ گئے اور پھر پانی نے ہمیں مختلف سمتوں میں اچھال دیا۔ اس طرح ہم بچ نکلے" ——— عمران نے کہا اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بہرحال اسے خوش قسمتی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے ——— اب میں بتاؤں ——— دھماکہ ہوتے ہی جھیل کا پانی فوارے کی طرح آسمان کی طرف بلند ہوا اور اردگرد کے علاقے میں گڑھے پڑ گئے ——— ہم ان گڑھوں کی طرف دوڑے، مگر درختوں پر شاگل اور اس کے ساتھی شاید ہمارے انتظار میں چھپے ہوئے تھے انہوں نے ہم پر فائرنگ کھول دی اور پھر تو یہ جگہ میدان کارزار میں تبدیل ہو گئی ——— زبردست فائرنگ ہوئی اور ہم نے آخر کار شاگل کے ساتھیوں کو مار گرایا ——— اور پھر جب ہم اکٹھے ہوئے تو اس وقت پولیس آ گئی اور میں نے سب کو واپس بھیج دیا۔ کیونکہ اگر ہم پولیس کے ہتھے چڑھ جاتے تو پھر ہمارا بچ نکلنا مشکل ہو جاتا" ——— ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارا یہ مشن ناکام رہا" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ——— بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہو رہا ہے" ——— ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— عمران کا کوئی مشن کبھی ناکام نہیں رہا" ——— عمران نے جواب دیا اور پھر وہ اچھل کر گڑھے کے کنارے پر چڑھا اور کنارے پر ہی لیٹ گیا۔ اس کی نظریں دور تک پھیلے ہوئے گڑھوں کی قطار پر جمی ہوئی



تھیں۔ گڑھے ایک سیدھی قطار میں تھے۔ لیکن کہیں کم اور کہیں زیادہ گہرے تھے۔

جس گڑھے میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ گڑھا سب سے زیادہ گہرا تھا۔

ابھی عمران گڑھے کے کنارے پر لیٹا ہوا جائزہ لے رہا تھا کہ اس نے جھیل کے دائیں طرف کچھ سایوں کو زمین پر رینگ کر آگے بڑھتے دیکھا

"ناٹران ——— ذرا اپنا ٹیلی سکوپ دینا" ——— عمران نے گڑھے میں کھڑے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا اور ناٹران نے گلے میں لٹکی ہوئی نائٹ لینز ٹیلی سکوپ نکال کر اس کے لینز کو موجودہ روشنی کے مطابق ایڈجسٹ کیا اور ٹیلی سکوپ عمران کی طرف بڑھا دی۔

عمران نے ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا کر ان آگے کی طرف رینگتے ہوئے سایوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

عمران نے جوانا کے بھاری اور دیو ہیکل جسم کو فوراً ہی پہچان لیا تھا اور پھر صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی بھی اسے آگے پیچھے رینگتے نظر آتے

"ناٹران ——— ہمارے ساتھی آ رہے ہیں ——— تم کراسنگ کرتے ہوئے جاؤ اور انہیں لے کر اس گڑھے میں آ جاؤ۔ کہیں وہ بھٹک کر ادھر ادھر نہ نکل جائیں" ——— عمران نے ناٹران سے کہا اور ناٹران بھی اچھل کر گڑھے کے کنارے پر چڑھ گیا۔ اس کی نظریں بھی دور رینگتے ہوئے سایوں پر پڑ گئیں۔

"یہ ہمارے ساتھی ہیں" ——— ناٹران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ جاؤ اور انہیں یہیں لے آؤ تاکہ ہم اپنا بقایا مشن مکمل کریں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ناٹران سر ہلاتا ہوا کونیوں کے بل رینگتا ہوا ان سایوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ بلاسٹرز فٹ کرنے کا کوئی نمایاں فائدہ نہیں ہوا ۔۔۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ اتنے طاقتور بلاسٹرز پھٹنے کے باوجود ہیڈکوارٹر کا کچھ نہیں بگڑا" ۔۔۔ فیصل نے عمران کے قریب آتے ہی کہا۔ اب اس کا سانس بالکل ٹھیک ہو رہا تھا۔

"انہوں نے بلاسٹرز پھٹنے سے پہلے ہی کچھ کیا ہے ۔۔۔ بہرحال مقصد حل ہو گیا ہے ۔۔۔ یہ گڑھا جہاں ہم موجود ہیں اس کے نیچے وہی جگہ ہے جہاں بلاسٹر نصب تھے اور گڑھے کی کھدائی بتا رہی ہے کہ بس تھوڑی سی کھدائی کے بعد ہم ہیڈکوارٹر میں داخل ہو جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کھدائی" ۔۔۔ فیصل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کھدائی! ۔۔۔ سب لوگ اکٹھے ہو جائیں پھر کھدائی کریں گے"۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد ناٹران عمران کے ساتھیوں کو لیکر وہاں پہنچ گیا۔

"باس آپ زندہ ہیں۔۔ خدا کا شکر ہے ۔۔۔ آپ کی وجہ سے ہم واپس نہیں گئے تھے" ۔۔۔ جوانا نے پُرخلوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر کی کیا پوزیشن ہے" ۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔



"تنویر کو ہم نے ناٹران کے ساتھیوں کے ساتھ واپس بھجوا دیا ہے وہ اُسے اسی ڈاکٹر کے پاس لے جائیں گے جہاں جولیا اور نعمانی پہلے ہی موجود ہیں" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اس کی حالت کیسی ہے" ۔۔۔ عمران کے لہجے میں ہلکی سی تشویش تھی۔

"میرے خیال میں وہ خطرے سے باہر تھا" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا اور پھر جب کیپٹن شکیل نے بھی اس کی تائید کی تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ تنویر کے بارے میں عمران کی پُرخلوص تشویش سے بے حد متاثر ہوئے ہیں کیونکہ بظاہر تنویر ہر وقت عمران سے لڑتا رہتا تھا۔ لیکن عمران اپنے ساتھیوں سے کتنی محبت رکھتا ہے اس کا اندازہ انہیں پہلی بار ہو رہا تھا۔

"اب کیا پروگرام ہے" ۔۔۔ ناٹران نے پوچھا۔

"تم لوگوں کے پاس مشین گنیں اور دوسرا سامان ہے جو میں نے خفیہ ٹھکانوں میں ڈلوایا تھا" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہے! ۔۔۔ اس کے استعمال کی تو نوبت ہی نہیں آئی" ۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اب آجائے گی نوبت! ۔۔۔ پلاسٹری بم نکالو اور اپنی اپنی مشین گنیں سنبھال کر تیار ہو جاؤ ۔۔۔ میگزین وغیرہ تیار کر لو" ۔۔۔ عمران نے بڑے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

صفدر نے لباس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا کیپسول نما بم نکالا۔

اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

یہ پی ہتھری بم تھا۔ اس کی خاصیت یہ تھی کہ یہ زمین میں بغیر پھٹے گھستا چلا جاتا تھا اور پھر ایک خاص حد تک پہنچنے کے بعد خود بخود پھٹ جاتا تھا۔ اس میں اتنی طاقت تھی کہ پھٹنے کے بعد یہ کم از کم پچاس مربع فٹ قطر میں موجود تمام مٹی آتش فشاں کی طرح آسمان کی طرف اچھال دیتا تھا۔ اس طرح پچاس مربع فٹ قطر کا انتہائی گہرا گڑھا بن جاتا تھا۔

عمران نے پی ہتھری بم لیا اور پھر اچھل کر وہ گڑھے کے کنارے سے نکل کر تیزی سے رینگتا ہوا ایک گڑھا چھوڑ کر دوسرے گڑھے میں اتر گیا۔

یہ گڑھا معمولی سا گہرا تھا۔ عمران نے بم کی کیپ کو تیزی سے انٹی کلاک انداز میں گھمایا اور پھر اس کی باریک نوک زمین میں اتار کر اپنا ہاتھ ہٹا لیا جیسے ہی اس کا ہاتھ پیچھے ہٹا۔ زیں زیں کی تیز آواز سے پی ہتھری بم زمین کے اندر اترتا چلا گیا۔

عمران تیزی سے بھاگتا ہوا واپس اسی گڑھے کے کنارے پر پہنچ گیا جس میں اس کے ساتھی موجود تھے۔

عمران کو دیکھ کر باقی افراد بھی گڑھے سے نکل کر اس کے کناروں پر لیٹ گئے۔ عمران بھی ان کے قریب ہی لیٹ گیا۔

دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ زمین بری طرح لرزنے لگی۔ پی ہتھری بم پھٹ چکا تھا۔ اور پھر اس گڑھے اور اس کے ارد گرد کی زمین فوارے کی طرح فضا میں اچھلتی چلی گئی اور ان سب پر یوں گرنے لگی جیسے مٹی کی بارش ہو رہی ہو۔ وہ سب منہ



چھپنے زمین پر پڑے رہے۔

چند لمحوں بعد جب دھماکے کی بازگشت ختم ہوئی تو سب سے پہلے عمران تیزی سے اٹھا۔ اس وقت ارد گرد صرف گرد و غبار موجود تھا مٹی نیچے گر چکی تھی۔

عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اس گڑھے کی طرف بڑھتا چلا گیا جو پی ہتھری بم کے پھٹنے سے پیدا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے گڑھے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

گڑھے کے قریب پہنچ کر عمران نے ایک لمحے کے لئے لیٹ کر اس گڑھے کے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے گڑھے کے اندر چھلانگ لگا دی۔

جیسے ہی الیشور داس نے شاگل کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے قتل عام کا حکم دے کر ٹرانسمیٹر آف کیا آپریشن روم کا انچارج جمنا داس تیزی سے ایک بڑی سی مشین کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے مشین کے سامنے کھڑے ہوتے آپریٹر کو ایک طرف ہٹایا اور خود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس نے تیزی سے مشین کے پچھلے حصے کی طرف ہاتھ ڈال کر ایک مخصوص بٹن دبایا تو دیوار کے اوپر لگی ہوئی ایک سکرین روشن ہو گئی اور جمنا داس نے بڑی پھرتی سے مشین کے مختلف بٹن دبا کر ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ سکرین روشن ہوتے ہی اس پر سفید رنگ کی لکیریں تیزی سے ابھرنے اور مٹنے لگیں۔ پھر آہستہ آہستہ اس پر ایک منظر ابھرتا چلا گیا۔ یہ اڈے کا بیرونی منظر تھا جس پر جھیل اور اس کے ارد گرد کا علاقہ نظر آ رہا تھا۔ جمنا داس نے ایک بٹن دبایا تو باہر کی آوازیں بھی کمرے میں گونجنے لگ گئیں اور آوازیں سنتے ہی الیشور داس اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ مسلسل فائرنگ اور



انسانی چیخوں کا شور صاف سنائی دے رہا تھا اور سکرین پر کچھ لوگ بھی دوڑتے اور گرتے صاف نظر آ رہے تھے۔

تھوڑی دیر تک فائرنگ ہوتی رہی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ خاموشی چھائی چلی گئی۔

"میرا خیال ہے کہ شاگل کے آدمیوں نے سب حملہ آوروں کا خاتمہ کر دیا ہے"—— الیشور داس نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس پر فریکوئنسی سیٹ کرنا شروع کر دی۔

"آپ شاگل صاحب سے بات کریں—— میں تہہ خانے میں جا کر اس بات کو چیک کر دوں کہ بلاسٹر نے اڈے کا کتنا نقصان کیا ہے۔ تاکہ اس نقصان کو فوری طور پر پورا کیا جا سکے"—— جمنا داس نے مؤدبانہ لہجے میں الیشور داس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور الیشور داس نے سر ہلا دیا۔ اور جمنا داس کمرے والے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

الیشور داس نے فریکوئنسی سیٹ کرنے کے بعد بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو—— الیشور داس کالنگ شاگل۔ اوور"—— الیشور داس نے بار بار فقرہ دہراتے ہوئے کہا۔

اور پھر چند لمحوں بعد شاگل کی آواز ابھری۔

"یس شاگل سپیکنگ اوور"—— شاگل کی آواز میں عجیب سی مایوسی اور سنجیدگی تھی۔

"ہیلو شاگل۔ کیا تمام حملہ آور ختم ہو گئے۔ اوور"—— الیشور داس نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"حملہ آوروں نے کیا ختم ہونا تھا ـــــ میرے تمام آدمی مارے گئے ہیں ـــــ میں خود بڑی مشکل سے بچا ہوں ۔ اوور" ـــــ شاگل کی رندھی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا کہہ رہے ہو ـــــ جب حملہ آور تمہارے آدمیوں کی زد میں تھے پھر ۔ اوور" ـــــ الیشور داس نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ زد میں ضرور تھے ـــــ لیکن نجانے کیا ہوا میرے آدمی پکے ہوئے پھلوں کی طرح گرتے چلے گئے ۔ اوور" ـــــ شاگل نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــــ مگر اب حملہ آور کہاں ہیں تاکہ میں آدمی بھیجوں ۔ اوور" الیشور داس نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ غائب ہو چکے ہیں ـــــ کہیں نظر نہیں آ رہے ـــــ پولیس آ رہی ہے ۔ پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دے رہے ہیں اوور" ـــــ شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پولیس آ رہی ہے ـــــ مگر کیوں ـــــ ؟ پولیس کو کس نے بلایا ہے ۔ اوور" ـــــ ؟ الیشور داس نے چیختے ہوئے کہا۔

"شاید فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سن کر کسی نے رپورٹ کر دی ہو گی ۔ اوور" ـــــ شاگل نے جواب دیا۔

"سنو شاگل! ـــــ تم پولیس افسران کو باہر ہی روکو اور انہیں واپس کر دو ـــــ میں اس معاملے میں پولیس کو نہیں ڈالنا چاہتا ۔ کیونکہ اس طرح بات حکام بالا تک چلی جائے گی اور پھر بے پناہ پریشانیاں ہو جائیں گی ۔ اوور" ـــــ الیشور داس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں کوشش کرتا ہوں ۔ اوور" ـــــ شاگل نے کہا۔



"ہاں! ـــــ انہیں واپس بھجوا دو ـــــ پھر مجھ سے رابطہ قائم کرنا ـــــ میں تمہیں اندر بلاؤں گا اور پھر میرے آدمی باہر جا کر حملہ آوروں کا خاتمہ کر دیں گے ۔ اوور" ـــــ الیشور داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کر دیا۔

اب اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر چند لمحوں بعد واقعی پولیس کی دس بارہ گاڑیاں حویلی کے گرد جمع ہو گئیں اور پولیس نے نیچے اتر کر حویلی کو گھیر لیا۔

اسی لمحے اس نے شاگل کو حویلی سے ذرا ہٹ کر بنے ہوئے ایک کیبنے کی عمارت کی آڑ سے نکلتا ہوا دیکھا ۔ وہ تیزی سے پولیس کی اس جیپ کی طرف چلا جا رہا تھا جس میں سے پولیس کے اعلیٰ افسران اتر کر کھڑے ہوئے تھے وہ ان پولیس افسران سے چند لمحے باتیں کرتا رہا۔ پھر اس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر پولیس افسران کو دکھایا تو وہ سب اٹینشن ہو گئے ۔ اور انہوں نے باقاعدہ شاگل کو سیلوٹ کر دیا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کو واپس چلنے کا اشارہ کیا اور تھوڑی دیر بعد پولیس کی گاڑیاں واپس ہونے لگ گئیں۔

جب تمام گاڑیاں واپس چلی گئیں تو شاگل تھکے تھکے قدم اٹھاتا حویلی سے ہٹ کر سیڈ کوارٹر کے خفیہ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا آیا ۔ اور پھر الیشور داس نے سر ہلاتے ہوئے آپریٹر کو مشین آف کرنے کا اشارہ کیا اور خود اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کا بٹن دبا دیا۔

"یس باس! ـــــ ارجن سنگھ سپیکنگ" ـــــ (فٹر کا سیٹ میں

سے ارجن سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"گیٹ پر اطلاع کر دو ۔۔۔ چیف آف سیکرٹ سروس ماسٹر شاگل وہاں پہنچ رہے ہیں ۔۔۔ انہیں کہنا کہ تم بھی آپریشن روم میں آجاؤ" ۔ الیشور داس نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس! ۔۔۔ حکم کی تعمیل ہوگی" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور الیشور داس مائیک آف کر کے کرسی پر یوں ڈھیر ہوا جیسے میلوں کا سفر طے کرنے کے بعد پہلی بار اُسے بیٹھنے کا موقع ملا ہو۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

اسی لمحے جگناداس دروازے سے اندر داخل ہوا۔

"کیا نقصان ہوا ہے جگناداس" ۔۔۔ الیشور داس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"باس! ۔۔۔ کوئی شدید نقصان نہیں پہنچا ۔۔۔ ڈی فان کی دیوار نے بلاسٹرز کی شدت کو جذب کر لیا ہے ۔۔۔ صرف گر سے ملحقہ کمروں کو نقصان پہنچا ہے اور اوپر زمین پر گڑھے پڑ گئے ہیں ویسے بلاسٹرز اتنے طاقتور تھے کہ اگر ڈی فان کی گہری تہہ نہ بچاتی تو پورے ہیڈ کوارٹر کے پرخچے اُڑ جاتے" ۔۔۔ جگناداس نے جواب دیا اور الیشور داس کے چہرے پر اس کی بات سن کر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اس کا مطلب ہوا کہ ہیڈ کوارٹر بھی اس خوفناک حملے سے بچ گیا اور ہمارا سب سے بڑا دشمن بھی مارا گیا" ۔۔۔ الیشور داس نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔



"یس باس! ۔۔۔ دن نکلتے ہی ان گڑھوں کو بھی پُر کرا دیا جائے گا اور کمروں کی مرمت بھی کر لی جائے گی ۔۔۔ بہرحال ہیڈ کوارٹر پوری طرح محفوظ ہے" ۔۔۔ جگناداس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"گنز کی کیا پوزیشن ہے" ۔۔۔ الیشور داس نے پوچھا۔

"گنز مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے ۔۔۔ اُسے تیار کرانے میں البتہ چند دن لگ جائیں گے ۔۔۔ میں نے فوری طور پر پانی کی نکاسی کا متبادل انتظام چالو کرا دیا ہے" ۔۔۔ جگناداس نے جواب دیتے ہوئے کہا اور الیشور داس نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور شاگل اور ارجن سنگھ اندر داخل ہوئے۔ ارجن سنگھ مؤدبانہ انداز میں پیچھے چل رہا تھا۔

"آؤ شاگل بیٹھو ۔۔۔ اور مجھے تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا" ۔۔۔ الیشور داس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ بتائیں ہیڈ کوارٹر محفوظ تو ہے" ۔۔۔ شاگل نے جواب دیا

"ہاں! ۔۔۔ وہ پوری طرح محفوظ ہے ۔۔۔ صرف زمین پر چند گڑھے پڑ گئے ہیں جنہیں دن نکلتے ہی پُر کرا دیا جائے گا ۔۔۔ تم بتاؤ کہ وہ حملہ آور کہاں گئے ۔۔۔ کیا وہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے" ۔۔۔ الیشور داس نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہونا کیا تھا ۔۔۔ حملہ شروع ہوتے ہی چاروں طرف سے بے تحاشہ فائرنگ اور بموں کے دھماکے شروع ہو گئے ۔۔۔ ہر طرف گرد ہی گرد پھیل گئی ۔۔۔ حملہ آوروں نے سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے اور وہ

پوری طرح مسلح تھے ـــــ میں نے اپنے آدمیوں کو درختوں سے
گرتے دیکھا ـــــ سب حملہ آور مختلف سمتوں سے دوڑتے ہوئے جنگل
کی طرف اکٹھے ہوتے چلے گئے اور پولیس کے آنے سے قبل ہی
نے انہیں ذخیرے کی طرف دوڑ کر جاتے ہوئے دیکھا تھا" ـــــ شاگل
نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس وقت تو میں بھی سکرین پر دیکھ رہا تھا ـــــ مجھے تو کوئی
حملہ آور نظر نہیں آیا" ـــــ الیشور داس نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"باس! ـــــ مسٹر شاگل نے بتایا ہے کہ حملہ آوروں نے سیاہ لباس
پہنے ہوئے تھے ـــ اندھیرے میں سیاہ لباس سکرین پر نظر نہیں
آسکتے" ـــــ جمنا داس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے ـــــ بہرحال مجھے افسوس ہے کہ تمہارے
مارے گئے ـــــ تم نے خود ہی آفر کی تھی کہ باہر کے حالات تم
لو گے۔ ورنہ میں اپنے مسلح آدمی بھیج دیتا" ـــــ الیشور داس نے کہا

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ لوگ اس طرح مسلح ہوں گے
آپ بتائیں کہ عمران کا کیا ہوا ـــــ؟ کیا اس کی لاش مل گئی ہے"
شاگل نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"عمران کی لاش ـــــ کیا کہہ رہے ہو ـــ عمران اور اس کے
ساتھی کے تو ٹکڑے اڑ گئے ہوں گے ـ ویسے بھی گڑھا تباہ ہو گیا
ہے ـــــ ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی کے جسم کے ٹکڑے
ان میں دب گئے ہوں گے" ـــــ الیشور داس نے جواب دیا۔



پھر اس سے پہلے کہ شاگل کوئی جواب دیتا اچانک کمرے میں تیز
سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور دروازے کے ساتھ والی دیوار پر لگے ہوئے
بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گئے۔

"اوہ ـــــ ہیڈ کوارٹر پر حملہ ـــــ ہم مارا گیا ہے" ـــــ جمنا داس نے
اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

الیشور داس اور شاگل بھی بے اختیار کھڑے ہو گئے۔

جمنا داس تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا مگر اس سے پہلے
کہ وہ مشین کے پاس پہنچتا۔ ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی اور پورا
کمرہ کسی زلزلے کی طرح لرزنے لگا۔ شاگل اور الیشور داس بری طرح لڑکھڑا گئے اور
انہوں نے مضبوطی سے کرسیوں کو پکڑ لیا۔ جمنا داس چونکہ بھاگ
رہا تھا اس لئے وہ منہ کے بل زمین پر جا گرا۔ مگر دوسرے لمحے اچھل کر
کھڑا ہو گیا۔ کمرہ ایک لمحہ لرزنے کے بعد دوبارہ ساکت ہو گیا۔

"یہ کیا ہوا ـــــ؟" الیشور داس نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر پر بم مارا ہے ـــــ بم بھی ہیڈ کوارٹر کے اندر پھٹا ہے"
جمنا داس نے ایک مشین کے مختلف بٹن دباتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

بٹن دبتے ہی مشین میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں اور اس
پر لگے ہوئے مختلف ڈائلوں میں موجود سوئیاں تیزی سے حرکت میں
آگئیں۔ جمنا داس نے ایک لمحے کے لئے ان سوئیوں کو دیکھا اور پھر
بٹن تیزی سے آف کر دیئے۔

"گڑھے کے قریب بم مارا گیا ہے ـــــ میرا خیال ہے کہ بم گڑھے کے
اندر مارا گیا ہے ـــــ اس لئے ہم پر حفاظتی نظام اسے روک نہیں

سکا۔ کیونکہ گرشتے کی صورت میں وہ پہلے ہی ناکارہ ہو چکا تھا" ۔۔۔ جمنا داس نے مڑ کر تیز لہجے میں کہا۔

"ارجن سنگھ جاگو اور اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو ۔۔۔ جو کوئی بھی داخل ہونے کی کوشش کرے اس کے ٹکڑے اڑا دو" ۔۔۔ الیشور داس نے چیخ کر ارجن سنگھ سے کہا اور ارجن سنگھ سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

"کیا ہم یہاں محفوظ ہیں" ۔۔۔ شاگل نے پریشان لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ یہ کمرہ بالکل محفوظ ہے ۔۔۔ ویسے بھی کوئی حملہ آور ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوا تو ایک لمحے میں پکڑا جائے گا ۔۔۔ آپ لوگ یہاں تشریف رکھیں ۔۔۔ میں تہہ خانے میں جا کر صورت حال کو تفصیل سے چیک کرتا ہوں" ۔۔۔ جمنا داس نے کہا۔

"ہم بھی تمہارے ساتھ جائیں گے ۔۔۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کون لوگ ہیں اور کیا صورت حال ہے" ۔۔۔ الیشور داس نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ شاگل سمیت جمنا داس کے پیچھے بھاگتے ہوئے کونے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

دروازہ پار کر کے وہ سیڑھیاں اترتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے جس کے درمیان میں ایک بڑی مشین کسی میز کی طرح بچھی ہوئی تھی اور دیواروں پر چاروں طرف چھوٹی چھوٹی سکرینیں نصب تھیں۔ یہ مین کنٹرولنگ روم تھا۔ جمنا داس نے ایک بٹن دبایا تو مشین کے ساتھ ساتھ تمام سکرینیں بیک وقت روشن ہو گئیں۔ ہر سکرین پر ہیڈ کوارٹر کا کوئی نہ کوئی حصہ دکھائی دے رہا



پھر ان سب کی نظریں ایک سکرین پر جم گئیں جس میں عمران اور اس کے ساتھی کھڑے صاف نظر آ رہے تھے۔

"عمران! ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ کیا یہ زندہ ہے" ۔۔۔ الیشور داس نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"نہ صرف زندہ ہے ۔۔۔ بلکہ وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل بھی ہو گیا ہے" شاگل نے پہلی بار طنزیہ لہجے میں کہا۔

جمنا داس نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے اور پھر انہوں نے اسی سکرین پر نیلے رنگ کا دھواں سا پھیلتے دیکھا۔ دھوئیں میں عمران اور اس کے ساتھی چھپ گئے۔

"آپ فکر نہ کریں باس! ۔۔۔ میں نے زہریلا دھواں پھیلا دیا ہے۔ چند لمحوں بعد یہ سب ہلاک ہو جائیں گے ۔۔۔ اس دھوئیں میں ایک سانس لینے والا بھی زندہ نہیں بچ سکتا" ۔۔۔ جمنا داس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر الیشور داس کے چہرے پر ایک بار پھر اطمینان کے آثار چھاتے چلے گئے کیونکہ اس نے خود عمران اور اس کے ساتھیوں کو دھوئیں میں گھرا ہوا دیکھا تھا اور ظاہر ہے اس قدر زود اثر زہریلے دھوئیں سے وہ کسی صورت نہیں بچ سکتے تھے۔

عمران نے گڑھے میں چھلانگ لگانے سے پہلے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ اُسے زیادہ گہرائی میں نہ جانا پڑے گا۔ اس لئے وہ فوراً ہی اندر کود گیا اور پھر اس کا خیال واقعی درست نکلا۔ زیادہ سے زیادہ چھ فٹ کی گہرائی کے بعد اس کے پیر زمین پر لگے اور وہ پیراٹروپنگ انداز میں اچھل کر دوبارہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس طرح وہ چوٹ لگنے سے بچ گیا۔ اور پھر حسب طریقہ جیسے ہوئے آہستہ دروازے سے گزرتے ہیں اس طرح اس کے ساتھی بھی باری باری نیچے آتے چلے گئے۔

وہ اس وقت ایک چھوٹے سے مستطیل نما کمرے میں موجود تھے جس کی ایک سائیڈ میں ایک دروازہ موجود تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت چلتا ہوا اس دروازے کو کراس کر کے ایک اور کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کی تین دیواروں کے ساتھ الماریاں نصب تھیں جن کے دروازے بند تھے۔ درمیان میں ایک میز اور اس کے گرد چند کرسیاں



پڑی ہوئی تھیں۔ یہ شاید ڈرائنگ روم تھا۔

ابھی وہ سب حیرت سے اس کمرے کو دیکھ رہے تھے کہ عمران کی نظریں اس کی دیواروں میں سے پھوٹنے والے نیلے رنگ کے دھوئیں پر جم گئیں۔

"سانس روک کر شوٹنگ کیپسول نگل لو۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔ عمران نے دھواں دیکھتے ہی چیخ کر کہا اور عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھیوں نے بڑے پھرتی انداز میں خفیہ جیبوں میں سے ڈبیاں نکالیں اور انتہائی پھرتی سے اس ڈبیہ سے ایک ایک کیپسول نکال کر نگل لیا۔ اب دھواں ان کے چاروں طرف پھیلتا چلا جا رہا تھا۔

کیپسول کھانے کے بعد انہوں نے اطمینان سے سانس لینا شروع کر دیا۔ نیلے رنگ کا دھواں ان کے حلق اور نتھنوں میں گھستا چلا گیا۔ لیکن انہیں بالکل کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔

عمران نے خاص یہ شوٹنگ کیپسولوں کی خاصی مقدار ہر ایک کی خفیہ جیبٹ میں رکھوا دی تھی اور اس کے متعلق ان سب کو بتا بھی دیا تھا۔ یہ کیپسول خصوصی طور پر تیار کئے گئے تھے۔ ان میں ایسی زود اثر دوا موجود تھی کہ جس کے جسم میں جانے کے بعد کوئی زہریلی دوا ۔۔۔ یا ۔۔۔ گیس اثر نہ کرتی تھی۔ نیلے رنگ کے دھوئیں کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ انتہائی زہریلا دھواں ہے کیونکہ نیلے رنگ کے دھوئیں میں موجود ملکی سی چمک بتا رہی تھی کہ یہ ایسا ہنگ گیس ہے۔ جس میں سانس لیتے ہی آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔ لیکن شوٹنگ کیپسول کھانے کے بعد اب یہ گیس ان کے لئے عام سے دھوئیں کی صورت اختیار کر گئی تھی۔

فرش پر اس طرح لیٹ جاؤ — جیسے ہم اس دھوئیں سے بے ہوش ہو گئے ہوں — پھر جیسے ہی لوگ اندر داخل ہوں، فائر کر دو، صرف ایلیورڈ کو زندہ رکھنا — کیونکہ اس سے کارخانے کا پتہ پوچھنا ہے۔

عمران نے دبے دبے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ یوں لڑکھڑا کر فرش پر گرا جیسے اس کی روح اچانک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ہو۔ اور پھر اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور وہ سب فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں لیٹتے چلے گئے۔ لیکن مشین گنوں پر ان سب کے ہاتھ مضبوطی سے جمے ہوئے تھے۔

دھواں پہلے تو پوری طرح کمرے میں بھرتا چلا گیا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس نے غائب ہونا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرہ دھوئیں سے بالکل خالی ہو گیا۔ اور اب ہر چیز واضح طور پر نظر آنے لگی تھی لیکن وہ سب اسی انداز میں آنکھیں بند کیے اور سانس روکے پڑے رہے۔

تقریباً دس منٹ کے جان لیوا انتظار کے بعد اچانک شمالی دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا اور اس میں سے پانچ افراد اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی ان مشین گنوں کا رخ ان کی طرف کر دیا۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتے، اچانک عمران کے ہاتھ میں تھمی ہوئی مشین گن نے شعلے اگلنے شروع کر دیئے۔ اور ایک ہی باڑھ میں وہ پانچوں اپنی مشین گنوں کے ٹریگر دبانے کی حسرت دل میں لیے خون میں لت پت ہو کر فرش پر ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ اور عمران اور اس کے ساتھی یوں اچھل کر کھڑے ہو گئے جیسے ان کے جسموں میں اچانک سپرنگ



نکل آئے ہوں۔

اور پھر سب سے پہلے عمران اچھل کر سامنے دروازے سے باہر نکلا۔ دروازے سے باہر نکلتے ہی وہ ایک بڑی سی راہداری میں آ گیا۔

عمران نے باہر آتے ہی راہداری کے دونوں اطراف میں مشین گن کا فائر کیا اور پھر اس نے دائیں طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔

چند لمحوں بعد وہ راہداری کے موڑ پر پہنچ گئے۔ لیکن موڑ پر پہنچتے ہی وہ سب ٹھٹک کر رکنے پر مجبور ہو گئے۔ راہداری موڑ پر سے اچانک لوہے کی ایک بڑی سی چادر سے بند کر دی گئی تھی۔ یہ چادر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے زمین سے نمودار ہوئی تھی اور چھت تک چلی گئی تھی۔ لیکن عمران نے آتے ہی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے نکل کر گھوما اور ایک بم پوری قوت سے اڑتا ہوا اس چادر سے ٹکرایا اور ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دیوار کے ٹکڑے اڑتے چلے گئے اور وہ اچھل کر ٹوٹی ہوئی دیوار کراس کر کے دوسری طرف پہنچ گئے۔

راہداری موڑ کاٹ کر ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ کر ختم ہو گئی۔ یہ عام سا دروازہ تھا اور اس وقت کھلا ہوا تھا۔ عمران نے دروازے کے قریب پہنچتے ہی مشین گن کا فائر کھول دیا۔ ظاہر ہے اس کا رخ دروازے کے اندر کی طرف ہی تھا اور پھر وہ اسی طرح فائر کھولتا ہوا اچھل کر دروازہ کراس کر گیا۔ اس کے ساتھی بھی چند ہی لمحوں بعد اس کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے عاری تھا۔ کسی قسم کی کوئی چیز کمرے میں موجود نہ تھی۔

کمرے میں پہنچتے ہی عمران اچانک فرش پر لیٹتا چلا گیا اور اس نے کان فرش سے لگا دیئے۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو دیواروں کے ساتھ ہونے کا اشارہ کیا۔ اور پھر اس کا ہاتھ ایک بار پھر خفیہ جیکٹ کے اندر گیا اور دوسرے لمحے جب ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا کیپسول نما بم تھا۔ عمران نے پوری قوت سے بم کو کمرے کے فرش کے عین درمیان میں دے مارا۔

جیسے ہی بم فرش سے ٹکرایا، ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ اور ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے پورے کمرے کے پرخچے اڑ گئے ہوں۔ گرد و غبار کا بادل پورے کمرے میں چاروں طرف چھا گیا اور ان سب کو کچھ بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

مگر چند ہی لمحوں بعد گرد بیٹھ گئی اور انہوں نے کمرے کے فرش کو جہاں عمران نے کیپسول نما بم مارا تھا، غائب پایا۔ اسی لمحے نیچے سے مشین گن چلنے کی آواز سنائی دی اور گولیاں فرش کے اس درمیانی خلا سے نکل کر کمرے کی چھت سے ٹکرانے لگیں۔

عمران نے بجلی کی تیزی سے اسی طرح کا ایک اور بم خفیہ جیکٹ سے نکالا اور اسے فرش کے اس خلا سے نیچے پھینک دیا۔ دوسرے لمحے نیچے ایک اور زبردست دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی آواز بند ہو گئی

"آؤ! ــــ وہ لوگ نیچے ہیں" ــــ عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے چھلانگ کر درمیانی خلا سے



نیچے چھلانگ لگا دی۔

جیسے ہی اس کے پنجوں نے زمین چھوڑی، وہ تیزی سے دو قدم بھاگ کر رکا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا فائر کھول کر لٹو کی طرح چاروں طرف گھومنا شروع کر دیا۔ مگر دوسرے ہی لمحے اسے ٹریگر سے انگلی ہٹانی پڑی۔ کیونکہ اس کے ساتھی اوپر سے نیچے کودنے لگے تھے اور پھر ویسے بھی کمرہ خالی تھا۔ صرف ایک طرف کمرے میں ایک آدمی کی لاش کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے اور ایک مشین گن ایک طرف پڑی ہوئی تھی۔

اس کمرے کی دیواروں کے ساتھ بے شمار چھوٹی چھوٹی مشینیں نصب تھیں جن پر سکرینیں لگی ہوئی تھیں اور یہ سب مشینیں چل رہی تھیں۔ لیکن عمران کی اندھا دھند فائرنگ نے چند مشینوں کو ٹوٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"یہ سب مشینیں تباہ و برباد کر دو" ــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور خود ایک دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس دیوار میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا جو عام سی لکڑی کا بنا ہوا تھا عمران نے دروازے کو پوری قوت سے لات ماری تو دروازے کے پٹ ایک دھماکے سے کھلتے چلے گئے۔ اور عمران اچھل کر اس دروازے کو پار کر گیا۔

دروازے کی دوسری طرف ایک طویل سرنگ دور تک چلی گئی تھی اور پھر عمران کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیونکہ سرنگ کے اختتام پر کوئی اسے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں صاف سنائی دے

رہی تھیں۔ اور پھر اس نے بھی سرنگ میں بھاگنا شروع کر دیا۔
کمرے میں ایک بار مشین گنوں کی فائرنگ کا شور اور دھماکے ہوئے
اور پھر عمران کے ساتھی بھی سرنگ میں پہنچ گئے۔ انہوں نے مشین گنیں
کر دی تھیں۔ اور پھر وہ سب عمران کی پیروی میں بھاگتے ہوئے سرنگ
میں بڑھتے چلے گئے۔ دوڑتے دوڑتے اچانک عمران ایک جھٹکے سے
"دیوار کے قریب ہو جاؤ ۔۔۔ سرنگ بیٹھ رہی ہے" ۔۔۔ عمران
نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے دائیں دیوار کے قریب ہو
چلے گئے۔

دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکے سے سرنگ کی چھت بیٹھتی چلی
گئی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے ذہنوں میں جو آخری نقش
وہ یہی تھا کہ ان کے جسم سینکڑوں ٹن مٹی کے انبار میں دبتے چلے گئے
ہوں۔ اس کے ساتھ ہی ان کے ذہنوں پر تاریکی کی دبیز چادر پھیلتی چلی گئی



"چلو شاگل چلیں ۔۔۔ اور اپنی آنکھوں سے ان کی زہر آلود لاشیں
دیکھیں" ۔۔۔ ایشور داس نے خوشی سے بھرپور لہجے میں دروازے کی
طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"ٹھہریں مسٹر ایشور داس! ۔۔۔ آپ عمران کو نہیں جانتے ۔۔۔ ایسا
نہ ہو کہ ہم اندر داخل ہوں اور وہ لاشیں اٹھ کر ہم سے لپٹ جائیں" ۔۔۔ شاگل
نے آگے بڑھ کر ایشور داس کو بازو سے پکڑ کر روکتے ہوئے کہا۔
"ایسی بات نہیں جناب! ۔۔۔ یہ ایشا مانک گیس ہے۔ انتہائی
زہریلی ۔۔۔ ان کے بچ نکلنے کا کوئی امکان نہیں ہے" ۔۔۔ جسنا داس
نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔
"جو کچھ بھی ہے ۔۔۔ تم نے خود دیکھا ہے کہ عمران گنز کے پرزے
اڑ جانے کے باوجود نہ صرف وہ زندہ سلامت بچ گیا ۔۔۔ بلکہ ہیڈ کوارٹر
کے اندر داخل ہونے میں بھی کامیاب ہو گیا ۔۔۔ یہ انسان نہیں، بلکہ بدروح

ہو سکتا ہے آپ کی بات درست ہو ۔۔۔ بہرحال اس معاملے میں احتیاط اچھی چیز ہے" ۔۔۔ شاگل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ غور سے فرش پر پڑی ہوئی عمران کی لاش دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کہ ابھی عمران اٹھ کر بیٹھ جائے گا۔ اسے یقین نہ آ رہا تھا کہ واقعی عمران جیسی شخصیت اتنی آسانی سے مر سکتی ہے۔

اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوتے دیکھا اور پھر پانچ مسلح افراد تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے اندر داخل ہو کر ایک قطار بنائی اور پھر مشین گنوں کا رخ لاشوں کی طرف کر کے وہ ٹریگر دبانے کی پوزیشن میں آ گئے۔

"اب لاشوں پر ہو گی فائرنگ ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ یہ کیا ۔۔۔ یہ ۔۔۔؟" الیشور داس اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکا کیونکہ اس نے اچانک ان پانچوں کو ایک قطار کی صورت میں خون سے لت پت ہو کر فرش پر گرتے دیکھا اور پھر دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں جب اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اچھل کر کھڑے ہوتے دیکھا۔

"یہ ۔۔۔ یہ کیسے زندہ ہیں ۔۔۔ یہ زہریلی گیس" ۔۔۔ الیشور داس اور جھنا داس دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔ ان کے چہرے حیرت کی شدت سے بگڑ گئے تھے۔ اور آنکھیں پھیل کر پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

"میں نے کیا کہا تھا ۔۔۔ اب اگر ہم وہاں خود جاتے تو ہمارا کیا حشر ہوتا" ۔۔۔ شاگل کے لہجے میں ایسی مسرت پوشیدہ تھی جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ کرنے کا کارنامہ اسی نے انجام دیا ہو۔



ہے بدذوق ۔۔۔ مسٹر الیشور داس! ۔۔۔ آپ چار پانچ مسلح افراد کو بھیجیں جو اندر داخل ہو کر ان لاشوں کو مشین گنوں سے چھلنی کر دیں ۔۔۔ ہم یہاں سکرین پر انہیں چیک کریں گے ۔۔۔ اس کے بعد مجھے تسلی ہو گی" ۔۔۔ شاگل نے زور دے کر کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر شاگل! ۔۔۔ اگر آپ کا اطمینان ایسے ہوتا ہے تو ایسا ہی سہی ۔۔۔ ویسے آپ کا یہ خدشہ بے جا ہے ۔۔۔ زہریلی گیس سے تو انسان تو کیا روحیں بھی ہلاک ہو جاتی ہیں" ۔۔۔ الیشور داس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"جھنا داس! ۔۔۔ گیس خارج کر دو ۔۔۔ میں پانچ مسلح افراد بھیج کر لاشوں پر فائرنگ کراتا ہوں ۔۔۔ مسٹر شاگل تو اتنے خوفزدہ ہیں کہ فائرنگ سے چھلنی لاشوں سے بھی خوفزدہ رہیں گے" ۔۔۔ الیشور داس نے جھنا داس سے مخاطب ہو کر بڑے تلخ لہجے میں کہا۔

اور جھنا داس نے مسکراتے ہوئے مشین کی ناب الٹی طرف گھما دی۔ پھر سکرین پر تیزی سے دھواں چھٹنے لگا۔

الیشور داس نے انٹرکام کا بٹن دبا کر ارجن سنگھ کو پانچ مسلح افراد لاشوں پر فائرنگ کرنے کے لئے بھجوانے کا حکم دے دیا۔

اور پھر ان سب کی نظریں سکرین پر جم گئیں جہاں اب دھواں تقریباً ختم ہو چکا تھا اور فرش پر پڑی ہوئی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں صاف نظر آ رہی تھیں۔

"دیکھ لو ۔۔۔ ان کے گرنے کے انداز بتا رہے ہیں کہ یہ مر چکے ہیں" ۔۔۔ الیشور داس کا لہجہ بے حد طنزیہ تھا۔

"اوہ! ــــ یہ راہداری میں دوڑ کر ادھر ہی آ رہے ہیں ــــ انہیں جمنا داس ــــ انہیں روکو" ــــ الیشور داس نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور جمنا داس بھاگ کر ایک اور مشین کی طرف بڑھا اور اس نے تیزی سے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹھٹھک کر رکتے دیکھا۔ راہداری کے موڑ پر لوہے کی موٹی چادر کی دیوار تیار ہو گئی تھی۔ مگر اس سے پہلے کہ الیشور داس اس بات پر کوئی تبصرہ کرتا، اچانک عمران کا ہاتھ گھوما اور پھر انہوں نے اسی لوہے کی موٹی چادر کے پرخچے اڑتے ہوئے دیکھا۔ اور پھر پلک جھپکنے میں عمران اور اس کے ساتھی اس ٹوٹی ہوئی لوہے کی دیوار کو کراس کر گئے۔

"یہ روم نمبر تھرٹی میں جا رہے ہیں ... میں اس کمرے کو ہی اڑا دیتا ہوں" ــــ جمنا داس نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ ایک اور مشین کی طرف دوڑا۔ سکرین پر اب وہ کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

پھر اس سے پہلے کہ جمنا داس اس مشین کے قریب پہنچتا، اچانک عمران نے کمرے کے فرش پر کوئی چیز دے ماری اور کمرے میں گرد گرد چھاتی چلی گئی۔

اسی لمحے جمنا داس اچھل کر دور جا گرا۔ جس مشین کے پاس وہ کھڑا تھا وہ مشین ایک زوردار دھماکے سے تباہ ہوتی چلی گئی تھی۔ الیشور داس اور شاگل دونوں کے چہروں پر ہوائیاں سی اڑنے لگیں۔

"یہ تباہ کر دیں گے ــــ پورا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیں گے ــــ انہیں روکو ــــ کسی طرح انہیں روکو ....." ــــ الیشور داس نے بے بسی کے



میں چیختے ہوئے کہا۔

"ارے یہ کارخانے کا حفاظتی نظام تباہ کر رہے ہیں ــــ یہ کیا ہو رہا ہے ــــ اوہ! یہ تو سرنگ میں گھس گئے ... ارے یہ تو کارخانے میں پہنچ جائیں گے" ــــ الیشور داس ایک بار پھر چیخا۔

"یہ سرنگ کارخانے کو جاتی ہے" ــــ شاگل نے چونک کر کہا۔

"ہاں! ــــ یہ سرنگ کارخانے کو جاتی ہے ــــ اس کا حفاظتی نظام تو پہلے ہی تباہ ہو چکا ہے ــــ ورنہ یہ سرنگ میں داخل ہوتے ہی پھنس جاتے" ــــ الیشور داس نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

جمنا داس اب دوڑ کر ایک اور مشین کی طرف بڑھا جو ان سب سے زیادہ بڑی تھی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ چکا تھا۔ اس نے مشین کے قریب پہنچتے ہی تیزی سے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"کیا کر رہے ہو ــــ کیا سرنگ تباہ کر رہے ہو" ــــ الیشور داس نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔

"اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے باس" ــــ جمنا داس نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ الیشور داس کچھ کہتا، جمنا داس نے سرخ رنگ کا ایک بڑا سا ہینڈل جو مشین کی سائیڈ پر لگا ہوا تھا پوری قوت سے کھینچ کر نیچے دبا دیا۔ اور مشین میں ایک زوردار گڑگڑاہٹ کی پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے انہوں نے سکرین پر پوری سرنگ کو بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ جمنا داس نے پوری سرنگ ہی تباہ کر دی تھی۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے بچتے ہیں" ــــ جمنا داس نے دانت

پلٹتے ہوئے کہا۔

سکرین پر اب سوائے مٹی اور گرد کے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔

"یہ تم نے کیا کیا۔۔۔ ہمارا منصوبہ بہت پیچھے جا پڑے گا"۔۔۔ الیشور داس نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"آپ منصوبے کو رو رہے ہیں۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ اب بھی اگر یہ لوگ مر گئے ہوں تو آپ نے دنیا کا سب سے بڑا کارنامہ انجام دے دیا ہے"۔۔۔ شاگل نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اب تو ان کے بچ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔۔۔ اتنے ٹن مٹی میں دب کر یہ کیسے بچ سکتے ہیں"۔۔۔ جگدیش داس نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

"کارخانے میں جانے کا اس سرنگ کے علاوہ بھی کوئی اور راستہ ہے"۔۔۔ شاگل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں۔ ایک اور ہنگامی راستہ ہے۔۔۔ کیوں"۔۔۔ الیشور داس نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو جلدی کارخانے میں چلو۔۔۔ مجھے خطرہ ہے کہ یہ لوگ مرے نہیں۔۔۔ ہو سکتا ہے ہم اطمینان سے یہاں بیٹھے رہیں اور یہ کارخانے میں پہنچ کر اسے بھی تباہ کر ڈالیں"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"مسٹر شاگل۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔ آخر آپ اتنے خوفزدہ کیوں ہیں۔۔۔ آپ کے سامنے سرنگ بیٹھی ہے اور آپ کے سامنے وہ لوگ سرنگ میں موجود تھے۔۔۔ اب بھی یہ لوگ بچ جائیں گے کیا پاگل پن ہے"۔۔۔ الیشور داس نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں



جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر الیشور داس۔۔۔ آپ کا عمران اور اس کے ساتھیوں سے پہلی بار سابقہ پڑا ہے۔۔۔ میں دو تین بار پہلے بھی ان سے ٹکرا چکا ہوں۔۔۔ آپ خود دیکھیں کہ کنکریٹ پلاسٹر پھٹے۔۔۔ یہ لوگ گٹر میں موجود تھے۔ گٹر بھی زندہ سلامت رہے۔۔۔ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکے۔ انتہائی زہریلی گیس بھی ایک منٹ کے لیے موثر رہی۔۔۔ لیکن پھر بھی ٹھیک ٹھاک تھے۔۔۔ تو اب بھی اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ سرنگ کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے ہیں"۔۔۔ شاگل نے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ الیشور داس کوئی جواب دیتا، کمرے میں ٹرانسمیٹر کی سیٹی گونج اٹھی اور الیشور داس چونک کر میز پر پڑے ہوئے چھوٹے سے ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔ بٹن آن ہوتے ہی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور دوسرے لمحے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"ہیلو۔۔۔ گوپی رام سپیکنگ۔۔۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کارخانے کے انچارج گوپی رام کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ الیشور داس سپیکنگ فرام ہیڈ کوارٹر۔ اوور"۔۔۔ الیشور داس نے لہجے کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

"باس۔۔۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ کارخانے والی بڑی سرنگ تباہ ہو گئی ہے۔۔۔ ہم سب پھنس گئے ہیں۔ اب تک کا سارا کام تباہ ہو گیا ہے۔ اوور"۔۔۔ گوپی رام کے لہجے میں بے پناہ گھبراہٹ تھی۔

"سارا کام تباہ ہو گیا ـــــ کیا مطلب ـــــ ؟ سرنگ تباہ ہو نے سے سارا کام کیسے تباہ ہو گیا ہے ۔ اوور" ـــــ ؟ الیشور داس کے لہجے میں جھنجلاہٹ تھی۔

"باس! ـــــ سرنگ سے ملحقہ کمرے میں اب تک کا تیار شدہ تمام میٹریل سٹور کیا گیا تھا تاکہ اسے آپ کا حکم ملتے ہی ہیڈ کوارٹر ڈلیور کیا جا سکے۔ سرنگ کی تباہی کے ساتھ ساتھ وہ کمرہ بھی مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ میٹریل جس خصوصی پیکنگ میں رکھا گیا ہے ۔ وہ کتنا نازک ہے ـــــ اس لئے ظاہر ہے کہ اب وہ میٹریل تو مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ اوور" ـــــ گوپی رام نے جواب دیا۔

"اوہ بیڑہ غرق ـــــ اس کا مطلب ہے کہ مزید میٹریل تیار ہونے اور سٹور ہونے میں اور مطلوبہ مقدار تک پہنچنے میں کم از کم چھ ماہ کا تو چاہیئے۔ اوور" ـــــ الیشور داس نے زور سے پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"چھ ماہ باس! ـــــ ایک سال چاہیئے ـــــ خام مال کی بے حد شارٹیج ہے ـــــ آپ جانتے ہیں کہ جس جڑی بوٹیوں سے یہ میٹریل تیار ہوتا ہے وہ پہاڑوں پر ہوتی ہیں ـــــ اور صرف موسم بہار میں برف پگھلنے پر ہی نمودار ہوتی ہیں ـــــ اور اب سردیوں کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ پاس اتنا خام مال نہیں ہے کہ مکمل طور پر تھوڑی مقدار میں میٹریل تیار ہو جا سکے۔ اوور" ـــــ گوپی رام نے اور بھی تفصیل سناتے ہوئے کہا۔

اور الیشور داس کا چہرہ مرچ کی طرح لٹک گیا۔ اس کا سارا منصوبہ اس سرنگ کی وجہ سے تقریباً ختم ہو گیا تھا۔



"اچھا ٹھیک ہے ـــــ میں خود وہاں آ رہا ہوں ـــــ وہاں بیٹھ کر اس ہنگامی صورت حال پر غور کریں گے۔ اوور" ـــــ الیشور داس نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مگر باس! ـــــ یہ سرنگ تباہ کیسے ہوئی۔ اوور" ـــــ ؟ گوپی رام نے پوچھا۔

"وہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا چکر ـــــ وہ ہیڈ کوارٹر میں گھس آئے تھے اور حفاظتی نظام تباہ کر کے کارخانے کی طرف اسی سرنگ کے راستے بڑھے چلے آ رہے تھے ـــــ انہیں روکنے کے لئے مجبوراً سرنگ کو تباہ کرنا پڑا ـــــ اب ہمیں کیا معلوم تھا کہ تم نے سرنگ سے ملحقہ کمرے میں ہی تیار شدہ کھیپ سٹور کر رکھی ہے ـــــ بہرحال میٹریل تو بن ہی جائے گا ـــــ چھ ماہ بعد نہ سہی۔ سال بعد ہی۔ ـــــ کم از کم ان خوفناک لوگوں سے تو جان چھوٹی۔ اوور" ـــــ الیشور داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تو اب سمجھا ـــــ بہرحال آپ تشریف لے آئیں تاکہ اس اہم معاملے پر ڈسکس ہو سکے۔ میں ہنگامی راستہ کھلوا دیتا ہوں ـــــ کیونکہ ظاہر ہے اب آمد و رفت کے لئے وہی راستہ استعمال ہو سکتا ہے۔ سرنگ کی صفائی اور دوبارہ تیاری پر تو طویل عرصہ لگ جائے گا۔ اوور" ـــــ گوپی رام نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں چیف آف سیکرٹ سروس مسٹر شاگل کے ہمراہ پہنچ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ـــــ الیشور داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"دیکھا جمنا داس! ___ تمہاری جلد بازی نے ہمیں کتنا بڑا نقصان پہنچایا ہے ___ اب حکومت کو علیحدہ جواب دینا پڑے گا اور کام علیحدہ ملتوی ہوا" ___ ایشور داس نے جمنا داس سے مخاطب ہو کر انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میں شرمندہ ہوں باس! ___ لیکن آپ سوچیں اگر میں ایسا نہ کرتا تو یہ لوگ سرنگ کے اختتام پر پہنچنے والے ہی تھے ___ اور اگر یہ کارخانے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاتے تو پھر کیا ہوتا" ___ جمنا داس نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ___ تمہاری بات بھی درست ہے ___ بہرحال جو ہوا ٹھیک ہی ہوا ___ کم از کم اب ہم اطمینان سے کام تو کر سکیں گے" ___ ایشور داس نے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ لوگ ناراض نہ ہوں تو ایک بات کہوں" ___ اچانک شاگل نے کہا جو اب تک خاموش کھڑا تھا۔

"ہاں فرمائیے! ___ اب بھی کوئی خدشہ باقی رہ گیا ہے" ___ ایشور داس نے مڑ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ عمران اور اس کے ساتھی سرنگ میں دب کر ہلاک ہو گئے ہیں ___ کیونکہ عین آخری لمحوں میں ان کو میں نے سرنگ کی دیواروں سے چپکتے دیکھا تھا ___ یوں لگتا تھا جیسے انہیں ایک لمحہ پہلے سرنگ کی تباہی کا علم ہو گیا ہو ___ اور آپ جانتے ہیں کہ چھت بیٹھتی ہے تو دیواروں کے ساتھ والے حصے پر اتنا زور نہیں ہوتا جتنا درمیان میں ہوتا ہے" ___ شاگل نے



ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے حیرت ہے مسٹر شاگل! ___ کہ آپ سیکرٹ سروس کے چیف بن گئے ___ آپ اس قدر بزدلی کا مظاہرہ کریں گے ___ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا" ___ ایشور داس نے بگڑے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ میری توہین کر رہے ہیں مسٹر ایشور داس! ___ یاد رکھیے! عہدے میں آپ سے کم نہیں ہوں ___ آپ جان بوجھ کر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر رہے ہیں ___ حالانکہ آپ کو میری باتوں کی سچائی کا پہلے بھی تجربہ ہو چکا ہے ___ بہرحال یہ آپ کا اپنا مسئلہ ہے۔ یہ ہی جانے ___ اس سے نپٹیے ___ مجھے اجازت دیجئے" ___ شاگل نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ___ آپ تشریف لے جائیے ___ میں خود ہی نپٹ لوں گا ___ آپ نے ہی سارا کام خراب کیا ہے ___ آپ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو باہر ہی روک لیتے تو یہ سارا ہنگامہ ہی نہ پیدا ہوتا اور اتنا نقصان ہوتا ___ یہ سب کچھ آپ ہی کی کوتاہی اور سستی غفلت کی وجہ سے ہوا ہے ___ میں اعلیٰ حکام سے اس کی رپورٹ کروں گا" ___ ایشور داس نے انتہائی غصیلے لہجے میں آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"آپ جو چاہیں کرتے پھریں ___ مجھے کسی کا خوف نہیں ہے ___ میں براہ راست وزیراعظم صاحب سے اس مسئلے پر بات کروں گا۔ گڈ بائی" ___ شاگل نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جمنا داس! ___ صاحب کو باہر چھوڑ کر آؤ ___ مجھے ایسے بزدل آدمی قطعاً پسند نہیں ہیں ___ جو مرے ہوؤں سے بھی خوف کھاتے پھریں" ___ الیشور داس نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی بڑے حقارت آمیز انداز میں منہ موڑ لیا۔

شاگل کوئی جواب دیئے بغیر پیر پٹختا ہوا دروازے سے باہر نکل چلا گیا۔ جمنا داس اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا باہر چلا گیا تا کہ شاگل کو ہیڈ کوارٹر سے باہر پہنچایا جا سکے۔

"ہونہہ ___ پوری سرنگ بیٹھ گئی ہے ___ اور یہ صاحب ابھی تک انہیں زندہ سمجھے بیٹھے ہیں ___ بزدل کہیں کے" ___ الیشور نے حقارت آمیز لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔



طویل سرنگ ایک دھماکے سے بیٹھتی چلی گئی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سیکڑوں ٹن مٹی کے نیچے دبتے چلے گئے ہوں۔ ان سب کے حواس ان کا ساتھ چھوڑ گئے ___ لیکن ایسا صرف چند لمحوں کے لئے ہی ہوا۔ وہ چونکہ سرنگ بیٹھنے سے پہلے دیواروں سے جڑ چکے تھے۔ اس لئے ملبے کا مکمل بوجھ ان پر نہ پڑا۔ البتہ وہ ملبے میں دب ضرور۔ لیکن یہ سیمنٹ اور باریک بجری کی بے پناہ گرد تھی جو ان کے جسموں کے گرد پھیلتی چلی گئی تھی۔ باریک بجری کی بوچھاڑ بھی ہوئی تھی جس کی وجہ سے شاید انہیں سیکڑوں ٹن مٹی میں دبنے کا احساس ہوا تھا۔ کیونکہ ظاہر ہے جدید ترین طریقے سے تیار کردہ سرنگ میں مٹی سے استعمال کا تو تعلق ہی نہ تھا۔ سرنگ سیمنٹ اور بجری سے تیار کی گئی تھی۔ اور درمیان میں سریا استعمال کیا گیا تھا۔ سریے کے اس جال نے جو چھت پر سے ٹوٹ کر نیچے گرا تھا انہیں حفاظتی حصار دے دیا تھا۔

عمران کے شعور میں جیسے ہی روشنی پھیلی ۔ اس نے ایک زور لگا لیا اور دوسرے لمحے اُسے ایک زوردار جھٹکا آگئی ۔ کیونکہ سیمنٹ اور بجری کے نتھنوں اور منہ میں گھس گئی تھی اس نے قدرتی طور پر فوری سے پھیپھڑوں کو جھنجھوڑ دیا تھا اور ردعمل کے طور پر زوردار چھینک نے یہ تمام گرد باہر نکال دی ۔

عمران نے حرکت کرنے کی کوشش کی اور وہ اسی بجری اور سیمنٹ کی گرد کے ڈھیر میں چند لمحے کلبلانے کے بعد آخرکار اپنا سر اور گردن نکالنے میں کامیاب ہو گیا ۔ جس جگہ وہ گرا تھا وہاں سے دیوار کا ایک ٹوٹ کر پچھلی طرف کو جھک گیا تھا ۔ اس طرح ایک چھوٹا سا خلا بن گیا تھا عمران زور لگا کر اس خلا میں ہاتھ ڈال کر کھڑے ہوئے میں کامیاب ہو گیا اندھیرا ہونے کی وجہ سے اُسے اردگرد کے ماحول کا کچھ اندازہ نہ تھا ۔ سیمنٹ کی گرد ابھی تک اس کے نتھنوں میں گھسنے کی مسلسل کوششوں میں لگی ہوئی تھی ۔

عمران نے اپنے ہاتھ اپنے سر پر پھیرے اور اندازہ لگایا کہ اس قدر خوفناک ملبے میں دبنے کے باوجود اس کے جسم کے تمام حصے پوری طرح محفوظ تھے ۔ اس نے بازوؤں میں خون کی گردش بحال کرنے کے لئے بازوؤں کو تیزی سے اوپر کی طرف کیا کہ ایک بار پھر اس پر سیمنٹ کی گرد چلی گئی ۔ اور عمران نے حیرت سے اوپر کی طرف دیکھا تو اس کا جو حصہ گرا تھا اس کے اوپر آسمان نظر آ رہا تھا اور سورج چمک رہا تھا عمران نے اس غیبی امداد پر دل ہی دل میں شکر ادا کیا ۔ اب اُسے ہر چیز صاف نظر آنے لگی تھی اور پھر اس نے دیوار کے ساتھ ساتھ ملبے کے



ڈھیروں کو کلبلاتے دیکھا ۔ چونکہ اس کے سب ساتھی اس طرف دیوار کے ساتھ چلتے تھے ۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ اب انہیں ہوش آ رہا ہے ۔ اس نے اپنے جسم کو اوپر کی طرف گھسیٹا اور پھر قریبی ڈھیر کو دونوں ہاتھوں سے ہٹانا شروع کر دیا ۔

چند ہی لمحوں بعد اس ڈھیر میں سے کیپٹن شکیل سر جھٹکتا ہوا باہر نکل آیا ۔

" عمران صاحب ! ۔۔ کیا ہم بچ گئے " ۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے آنکھیں جھپکا جھپکا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

" نہیں بھائی ! ۔۔۔ سیمنٹ اور بجری کی قبر میں دفن ہیں ۔۔۔۔۔ ابھی فرشتے آنے والے ہیں انکوائری کرنے کے لئے " ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہاتھ پکڑ کر اسے باہر گھسیٹ لیا ۔ اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب سیمنٹ اور باریک بجری کے ڈھیر سے باہر نکلتے چلے آئے ۔ وہ سب بار بار اپنے جسموں کو ٹٹول رہے تھے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ اس قدر خوفناک ملبے سے وہ زندہ سلامت بچ نکلے ہیں ۔ اگر عمران بروقت انہیں دیوار کے قریب ہونے کے لئے نہ کہتا تو یقیناً وہ براہ راست سر پہ گرنے والے ملبے کی زد میں آ جاتے اور پھر ظاہر ہے ان کے جسم کی ہڈیاں ہی ملبے سے ڈھونڈنی پڑتیں ۔

" یہ روشنی کہاں سے آ رہی ہے " ۔۔۔۔۔ اچانک ناٹران نے اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

" آؤ دیکھیں " ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جوزف کو اپنے کندھوں پر چڑھ کر اوپر جانے کا اشارہ کیا ۔

"نہیں باس! ۔۔۔ میں آپ کے کندھوں پر نہیں چڑھ سکتا" ۔۔۔ جوزف نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ارے میں لاکھوں پڑھ کر تمہیں نہیں جھٹکوں گا ۔۔۔ جلدی کرو جوزف" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اکڑوں نیچے بیٹھ گیا اور جوزف جھجکتا ہوا اس کے کندھوں پر دونوں پیر رکھ کر چڑھ گیا۔ اور عمران یوں اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے کاندھوں پر دیو ہیکل جوزف نہ چڑھا ہو بلکہ کوئی بچہ ہو۔ عمران کے اوپر اٹھتے ہی جوزف کے ہاتھ باہر کے کناروں تک پہنچ گئے اور پھر جوزف بازوؤں کے زور سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ تھوڑا سا جھٹکا لگا اور پھر جوزف باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔

"آؤ جوانا" ۔۔۔ عمران نے اس بار جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ماسٹر! ۔۔۔ میرا وزن جوزف سے زیادہ ہے ۔۔۔ تمہارے کاندھوں کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی" ۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"ارے تمہیں آج تک یہی پتہ نہیں چلا کہ میرے کاندھوں میں ہڈیاں ہی نہیں ہیں ۔۔۔ آؤ شاباش" ۔۔۔ عمران نے نیچے بیٹھتے ہوئے کہا اور جوانا جھجکتا ہوا آگے بڑھا۔

اور پھر جیسے ہی جوانا نے دونوں پیر عمران کے کاندھوں پر رکھ کر ... کے سر پر دونوں ہاتھوں سے زور ڈالا۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ... اس کا جسم ایک بار بھی نہ لڑکھڑایا اور جوانا اچھل کر باہر نکل گیا۔ اور پھر عمران نے باری باری سب کو باہر نکال دیا۔

اب مسئلہ اس کا اپنا تھا۔ جوزف نے اوپر لیٹ کر ہاتھ نیچے کیے اور عمران نے اپنی جمپ کے انداز میں چھلانگ لگائی اور جوزف کا ہاتھ



پکڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ جوزف نے ایک لمحے میں جھٹکا دے کر عمران کو باہر کھینچ لیا۔

عمران نے باہر نکلتے ہی ادھر ادھر دیکھا۔ وہ جھیل کے قریب درختوں میں موجود تھے۔ یہاں ہر طرف اونچی اونچی گھاس پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھی باہر نکل کر زمین پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے جسم پر سے گرد کی تہہ جھاڑ لی تھی۔

تقریباً تمام لوگوں کے چہرے اور ہاتھ جو لباس سے باہر تھے باریک باریک زخموں سے پر تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ان کے ہاتھوں اور چہروں کے مسام پھوڑے ہو گئے ہوں۔ یہ سب کچھ باریک بجری کی بوچھاڑ کا نتیجہ تھا لیکن یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جو قابل تشویش ہوتی کیونکہ سوٹ کی تہہ نے ان زخموں کو خود بخود بلیسٹر کر دیا تھا۔

عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ دور تک ایک لمبی پٹی کی صورت میں زمین نیچے کو دھنستی چلی گئی تھی۔ اسی طرح آگے بھی زمین دھنس گئی تھی لیکن آگے والی پٹی زیادہ طویل نہ تھی۔ زیادہ سے زیادہ سو گز ہو گی جبکہ پیچھے کی پٹی ایک فرلانگ کے قریب ہو گی۔

سورج کی روشنی اب کافی پھیل چکی تھی اور دور دور تک کا علاقہ صاف نظر آ رہا تھا۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب" ۔۔۔ نائزان نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ سرنگ کارخانے کی طرف جاتی ہے ۔۔۔ ورنہ وہ لوگ اس طرح سرنگ اڑانے میں جلدی نہ کرتے" ۔۔۔ عمران نے ادھر

اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو آپ کا خیال ہے کہ کارخانہ کہیں قریب ہی ہے"۔ ناٹران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ جیپ ۔۔۔ یہ تو ادھر ہی آ رہی ہے" ۔۔۔ عمران نے اچانک دور سے ایک جیپ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا۔ جیپ خاصی دور تھی لیکن اس کا رخ ادھر ہی تھا۔

"ہاں! ۔۔۔ یہ ادھر ہی آ رہی ہے" ۔۔۔ ناٹران نے بھی جیپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جوانا اور جوزف! ۔۔۔ تم گھاس میں دائیں طرف بڑھ جاؤ۔ ہم نے اس جیپ کو روکنا ہے ۔۔۔ اس حالت میں کسی سواری کے بغیر ہم باہر نہیں جا سکتے ۔۔۔ ورنہ ایک لمحے میں دھر لئے جائیں گے"۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف اور جوانا نے سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے گھاس کے اندر رینگتے ہوئے دائیں طرف بڑھتے چلے گئے جس طرف گھاس کے میدان کا اختتام ہوتا تھا وہاں ایک کچی سڑک دیکھنے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور جیپ اسی راستے سے آ رہی تھی۔

"سب لوگ نیچے ہو جائیں ۔۔۔ ورنہ جیپ والے چیک کر لیں گے"۔ عمران نے کہا اور وہ سب گھاس میں نیچے ہو کر چھپ گئے۔

جوزف اور جوانا دونوں گھاس میں سڑک کے قریب چھپے ہوئے جیپ پر حملہ کرنے کیلئے پوری طرح تیار تھے جبکہ جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی قریب آتی چلی جا رہی تھی۔



**شاگل** کے جانے کے بعد الیشور داس آپریشن روم سے نکل کر اپنے مخصوص کمرے میں پہنچا اور پھر اس نے ایک خفیہ الماری کی ایک چھوٹی دراز میں سے لوہے کا ایک تیر نما بیج نکالا۔ یہ تیر نما بیج خصوصی کیمیکلز سے تیار کیا گیا تھا۔ اس بیج میں سے نظر نہ آنے والی لہریں نکلتی تھیں۔ یہ بیج کارخانے کے ہنگامی دروازے میں داخلے کے لئے ضروری تھا۔ ہنگامی دروازے میں ایسا خودکار سسٹم لگایا گیا تھا کہ جس شخص کے پاس یہ بیج ہو۔ اُسی کے لئے دروازہ کھل سکتا تھا۔ کیونکہ اس بیج میں سے نکلنے والی لہریں خودکار کمپیوٹر کو چلا تی تھیں اور راستہ کھلتا تھا۔

بیج کو کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال کر اس نے ارجن سنگھ کو بلایا اور اُسے جیپ تیار کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ وہ کارخانے کے ہنگامی دروازے تک اُسے پہنچا سکے۔ کارخانے کا ہنگامی دروازہ چونکہ یہاں سے چھ سات میل کا چکر کاٹ کر آتا تھا۔ اس لئے الیشور داس نے جیپ میں وہاں

تک جانے کا پروگرام بنایا تھا۔

"باس! — اب اس سرنگ کی صفائی اور نئی تعمیر کے سلسلے میں کیا حکم ہے —————؟" مدن سنگھ کے جانے کے بعد جمنا داس نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں گوپی رام سے مل آؤں — اس کے بعد اس کے بارے میں کوئی پروگرام بناتے ہیں — میری عدم موجودگی میں ذرا ہیڈ کوارٹر کا خیال رکھنا" — الیشور داس نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس! — ویسے مجھے شاگل سے خطرہ ہے۔ وہ مہادیو نگر کے خلاف اعلیٰ حکام کو مجبور کر سکے گا" — جمنا داس نے اپنے خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس کا حل بھی سوچ لیا ہے — میں ان حملہ آوروں کی لاشوں کے نکلنے سے پہلے شاگل کو یہ شہر چھوڑنے دوں گا — اور نہ وہ کہیں ٹیلیفون کر سکے گا" — الیشور داس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ تو چلا گیا باس! — اگر آپ حکم کرتے تو اسے روک لیا جاتا" — جمنا داس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں! — وہ ایسے عہدے پر فائز ہے کہ میں اسے براہ راست نہیں روک سکتا — البتہ اگر کچھ غنڈے اس پر اچانک حملہ کر دیں اور وہ شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ جائے تو پھر ہم پر الزام نہیں آ سکتا" — الیشور داس نے کہا اور جمنا داس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"گڈ شو — آپ نے اچھی تجویز سوچی ہے — لیکن" — جمنا داس نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"فکر نہ کرو — میں ابھی اس کا انتظام کر لیتا ہوں" — الیشور داس نے کہا اور پھر میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکا کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"یس — لنگوال سپیکنگ" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"الیشور داس بول رہا ہوں لنگوال" — الیشور داس نے باوقار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس! — فرمائیے کیسے یاد کیا" — لنگوال کا کرخت لہجہ یکلخت نرم پڑ گیا تھا۔

"سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو جانتے ہو" — الیشور داس نے پوچھا۔

"یس باس! — اچھی طرح جانتا ہوں" — لنگوال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہیڈ کوارٹر سے نکلا ہے — اور وہ جلد از جلد شہر سے باہر جانا چاہے گا — لیکن میں اسے باہر نہیں جانے دینا چاہتا" — الیشور داس نے کہا۔

"کیا اسے گولی مار دی جائے" — لنگوال نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"ارے نہیں! — میرا یہ مطلب نہیں — میں چاہتا ہوں کہ وہ اتنا زخمی ہو جائے کہ کم از کم ایک ہفتہ ہسپتال میں بیہوش پڑا رہے"۔

الیشور داس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس! ۔۔۔ حکم کی تعمیل ہوگی" ۔۔۔ لنگوال نے بڑے پُراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شاگل کا فوراً پتہ کرو کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے نکل کر کہاں گیا ہے ۔۔۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اُسے ٹریپ کر کے مجھے رپورٹ کرو" ۔۔۔ الیشور داس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس! ۔۔۔ مجھے اس کے یہاں خفیہ ٹھکانے کا علم ہے ۔۔۔ میں اُسے پانچ منٹ میں ٹریس کر لوں گا اور کام آپ کی مرضی کے مطابق ہی ہوگا" ۔۔۔ لنگوال نے جواب دیا۔

"اوکے" ۔۔۔ الیشور داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"باس یہ لنگوال ۔۔۔" جشنا داس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ مہاریچکر کی خفیہ ایجنسی ہے ۔۔۔ جسے انتہائی اہم واقعہ پر ایکشن میں لایا جاتا ہے ۔۔۔ بہرحال بے فکر رہو ۔۔۔ یہ اپنے کام میں ماہر ہیں" ۔۔۔ الیشور داس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باس! ۔۔۔ جیپ تیار ہے ۔۔۔ میں نے چار مسلح محافظ بھی ہمراہ لے لئے ہیں" ۔۔۔ اسی لمحے ارجن سنگھ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت تو نہ تھی ۔۔۔ بہرحال ٹھیک ہے آؤ" ۔۔۔ الیشور داس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اور پھر جشنا داس کو ایک بار پھر ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے وہ ارجن سنگھ کے ہمراہ چلتا ہوا کمرے سے نکل کر



مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک زمین دوز پورچ میں پہنچ گیا جہاں ایک بڑی سی جیپ موجود تھی۔

جیپ کے باہر چار کڑیل جوان ہاتھوں میں سٹین گنیں اٹھائے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے۔ یہ چاروں جوان سکھ تھے اور اپنے قد و قامت کے لحاظ سے خاصے پھرتیلے ۔۔۔ دلیر ۔۔۔ اور بڑا کے دکھائی دے رہے تھے۔

الیشور داس کے جیپ کے قریب پہنچتے ہی ان چاروں جوانوں نے اٹین شن ہو کر الیشور داس کو سیلوٹ مارا۔

الیشور داس نے سر ہلا کر بڑے تحکمانہ انداز میں ان کے سلام کا جواب دیا اور پھر جیپ کی اگلی سیٹ پر اچھل کر سوار ہو گیا۔ اور چاروں مسلح محافظ پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ جبکہ ارجن سنگھ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ اور دوسرے لمحے جیپ ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور ایک طویل سرنگ میں داخل ہو کر دوڑتی چلی گئی۔

تقریباً ایک فرلانگ اس سرنگ میں دوڑنے کے بعد ایک موڑ پر جیپ رک گئی۔ آگے دیوار تھی۔ اور وہاں مسلح افراد موجود تھے۔

الیشور داس کے کہنے پر اندر سے خصوصی میکنزم کے ذریعے وہ دیوار ہٹائی گئی اور پھر جیپ اس خلا سے ہوتی ہوئی باہر کھلی فضا میں نکل آئی اور ارجن سنگھ نے اسے دائیں طرف موڑ کر آگے بڑھا دیا۔

کوئی دو دو ہی تک جیپ کے دوڑنے کے بعد اچانک الیشور داس چونک پڑا۔ اسے دور سے گھاس کے میدان میں کچھ غیر معمولی سی حرکت نظر آئی۔

"ادھر سامنے گھاس کے میدان میں مجھے کچھ غیر معمولی سی حرکت سی دکھائی دے رہی ہے — یوں لگتا ہے کہ جیسے وہاں کچھ لوگ چھپے ہوئے ہوں" — الیشورداس نے چونکتے ہوئے ارجن سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں! — مجھے بھی احساس ہوا ہے باس! — لیکن یہاں کون لوگ چھپ سکتے ہیں — اور کس لئے — میرا خیال ہے کوئی جانور وغیرہ ہوں گے" — ارجن سنگھ نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں! — تمہاری بات درست ہو سکتی ہے — کیونکہ ادھر اکثر جنگلی جانور وغیرہ پھرتے رہتے ہیں" — الیشورداس نے بھی مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

اور ارجن سنگھ نہایت تیز رفتاری سے جیپ کو آگے بڑھائے لئے گیا۔ کچا راستہ ہونے کے باوجود بھی وہ خاصی تیز رفتاری سے جیپ کو ڈرائیو کر رہا تھا۔

جیسے جیسے جیپ اس گھاس کے میدان کے قریب ہوتی جا رہی تھی الیشورداس اور ارجن سنگھ کو حرکت سی محسوس ہوتی تھی۔ الیشورداس کو نامعلوم سی بے چینی کا احساس شدید سے شدید تر ہوتا چلا جا رہا تھا لیکن وہ دانستہ طور پر اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ اس طرح اس کے ماتحتوں پر اس کا رعب ختم ہو سکتا تھا۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا جیسے گھاس کے میدان سے دو طویل سے سائے



جیپ پر جھپٹے ہوں۔

دوسرے لمحے جیپ کا رُخ مڑا اور وہ بائیں طرف گھاس کے میدان میں گھستی چلی گئی۔ اور الیشورداس کو یوں محسوس ہوا جیسے اُسے گردن سے پکڑ کر جیپ سے باہر کھینچ لیا گیا ہو اور وہ اڑتا ہوا گھاس پر جا گرا۔

اسی لمحے جیپ رک گئی اور پھر جیپ سے سپاہیوں نے سٹین گنوں سے فائر کھول دیئے اور پھر ہر طرف فائرنگ کی زوردار تڑتڑاہٹ گونج اٹھی۔

الیشورداس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر فائرنگ کے خوف سے وہ دوبارہ اپنی جگہ پر دبک گیا۔

دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آواز دم توڑ گئی۔ الیشورداس چونک کر اضطراری طور پر کھڑا ہو گیا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی جیسے ہی جوزف اور جوانا کے قریب پہنچی، جوزف اور جوانا نے بیک وقت اچھل کر چلتی ہوئی جیپ پر چھلانگیں لگا دیں۔

جوانا تو جیپ کی پچھلی کھڑکی کے اوپر جا گرا اور دوسرے لمحے وہ اندر بیٹھے ہوئے کسی شخص کو لئے اڑتا ہوا واپس گھاس میں جا گرا۔ جبکہ جوزف جیپ کے پچھلے حصے پر جا گرا تھا۔ لیکن وہ پوری طرح جیپ پر اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اس لئے جیپ سے ٹکرا کر الٹ کر واپس گر پڑا۔ مگر ان دونوں کے دھکے کی وجہ سے جیپ کا رخ بدلا اور وہ دوسری طرف موجود گھاس کے میدان میں گھستی چلی گئی اور چند فٹ کے فاصلے پر جا کر رک گئی۔

اسی لمحے جیپ کے پچھلے حصے سے زوردار فائرنگ کی آوازیں بلند ہوئیں اور گولیوں کی بوچھاڑ تینوں اطراف میں پھیلتی چلی گئی۔ صورت حال



بے حد نازک سی تھی۔

عمران گھاس میں لیٹا ہوا یہ سب صورت حال دیکھ رہا تھا۔ اس نے فوری طور پر جیپ کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ سٹین گنوں کے مقابلے میں وہ نہتے تھے۔ اس لئے ان کے مارے جانے کے امکانات زیادہ تھے۔ اب اس بات کا تو انہیں اندازہ نہ تھا کہ جیپ میں مسلح افراد بھی سوار ہوں گے۔

عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب کے اندر رینگا اور دوسرے لمحے اس نے لیٹے ہی لیٹے ہاتھ کو گھمایا اور اس کے ہاتھ سے ایک چھوٹا سا منگو طاقتور بم نکل کر اڑتا ہوا ٹھیک جیپ کے عین اوپر جا گرا۔ اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور جیپ کے پرخچے اڑتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ بھی یکلخت بند ہو گئی۔ کیونکہ فائرنگ کرنے والے جیپ کے اندر ہی تھے۔ اور ظاہر ہے جیپ کے ساتھ ساتھ ان کا بھی بابا پنجہ ہو گیا۔

فائرنگ بند ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

اسی لمحے سامنے سے ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ یہ الیشورد تھا۔ مہادیو چکر کا سربراہ اور پاکیشیا کے خلاف خوفناک ترین منصوبے کا خالق اور روح رواں۔

الیشورد اس کا چہرہ بھی اپنے سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر حیرت سے بگڑتا چلا گیا۔ اسے شاید ان کے زندہ اور صحیح سلامت ہونے پر یقین نہ آ رہا تھا۔ اسی لمحے جوانا بھی الیشورد اس کے قریب سے

اٹھا اور اس نے الیشور داس پر ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ عمران نے اُسے روکتے ہوئے کہا۔

"اسے چھوڑ دو جولیا ـــــ اور اس کے ساتھیوں کو چیک کرو" عمران نے چیخ کر کہا۔

اور جولیا اور عمران کے ساتھی تیزی سے جیپ کی طرف دوڑتے چلے گئے جب کہ عمران تیزی سے قدم اٹھاتا الیشور داس کے سامنے کھڑا ہوا جو حیرت سے بت بنا کھڑا تھا۔

"تت ـــ تم زندہ ہو" ـــ الیشور داس کے منہ سے حیرت کی شدت سے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے۔

"اگر کہو تو کسی ڈاکٹر سے زندگی کا باقاعدہ سرٹیفکیٹ لے آؤں" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے اس کے ساتھی بھی واپس آ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ جیپ کے اندر چار مسلح افراد کی لاشیں موجود ہیں۔ جب کہ ایک آدمی جیپ سے باہر جیپ کا ایک حصہ اڑ کر لگنے سے ہلاک ہوا ہے۔ وہ شاید جیپ سے نکل کر قریبی گھاس میں چھپا ہوا تھا۔ لیکن جیپ کے بھاری پرزہ لگنے سے وہیں ہلاک ہو گیا۔

"تم کیسے زندہ بچ گئے ـــــ؟ سرنگ کے تباہ ہونے کے بعد تم کیسے زندہ بچ گئے ـــــ اور پھر باہر بھی آ گئے" ـــــ الیشور داس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اس پر بعد میں بحث کرتے رہیں گے الیشور داس! ـــــ میرے پاس وقت نہیں ہے ـــــ پہلے ہی کافی وقت ضائع ہو چکا ہے۔ اس لئے



نشاندہی کر کے مجھے کیمیکل تیار کرنے والے کارخانے کے متعلق پوری تفصیل بتا دو" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کارخانہ! ـــ کیسا کارخانہ ـــــ؟ میں کسی کارخانے کے بارے میں نہیں جانتا ـــ اور سنو! ـــــ یہ جگہ ہیڈ کوارٹر کی سکرین پر چیک کی جا رہی ہے ـــ ابھی میرے سینکڑوں مسلح آدمی تمہیں گھیر لیں گے" ـــ الیشور داس نے جھٹکا کھا کر ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں عجیب سی بے خوفی شامل ہو گئی تھی۔

"سنو الیشور داس! ـــــ تم میرے ملک کے کروڑوں افراد کو پاگل اور ذہنی طور پر پسماندہ بنانے پر کام کر رہے ہو ـــــ اور ایسا آدمی رتی برابر بھی رحم کا مستحق نہیں ہو سکتا ـــــ تمہارے مقابلے میں ایک پاگل کتے پر تو رحم کھایا جا سکتا ہے لیکن تم پر نہیں ـــــ اس لئے دو میں سے ایک بات کا انتخاب کر لو ـــ پہلی بات تو یہ کہ کارخانے کے بارے میں تمام تفصیل بتا دو تاکہ ہم اُسے تباہ کر کے تمہیں اپنے ہمراہ پاکیشیا لے جائیں وہاں باقاعدہ قانونی طور پر تم پر عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا ـــــ جہاں انصاف کے تقاضوں کے مطابق تمہیں سزا دی جائے گی ـــــ یا دوسری صورت یہ کہ میں تمہاری رگوں میں دوڑنے والے لہو کے ایک ایک قطرہ سے تمہارے اس منصوبے کا بھرپور انتقام لوں ـــ اور ان قطروں سے ہی کارخانے کی تفصیل پوچھ لوں ـــــ بولو! دونوں میں سے کس بات کا انتخاب کرتے ہو" ـــــ عمران کا لہجہ اتنا سرد اور وحشت انگیز تھا کہ عمران کے ساتھیوں کے جسموں میں سردی کی لہریں سی دوڑ گئیں۔

"تم جو چاہو کر لو ـــ مجھے کچھ علم نہیں ہے" ـــ الیشور داس نے

ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد جواب دیا۔ اس کی آنکھوں سے محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے ہر قسم کے تشدد کو برداشت کرنے کے لئے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کر لیا ہے۔

"جوانا" ۔۔۔ اچانک عمران نے قریب کھڑے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر" ۔۔۔ جوانا نے مستعد ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم اس سے تمام تفصیلات پوچھ سکتے ہو۔۔۔ شرط صرف اتنی ہے کہ اس کی زندگی اس کے جسم سے پرواز نہ کرے اور اس کے لئے میں تمہیں زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ دے سکتا ہوں۔ بولو" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔۔۔ آپ پانچ منٹ کہہ رہے ہیں۔۔۔ میں دو منٹ میں ہی مکمل تفصیلات معلوم کر لونگا" ۔۔۔ جوانا نے بے رحم انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ شروع ہو جاؤ۔۔۔ مگر پانچ منٹ کے بعد تمہارے پاس مزید کوئی موقع نہ ہوگا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا الیشوردا کی طرف بڑھنے لگا۔

الیشوردا خوفزدہ ہو کر پیچھے کی طرف ہٹنے لگا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ دو قدموں سے زیادہ پیچھے ہٹتا، جوانا نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ الیشوردا نے انتہائی پھرتی سے اپنے جسم کو سکیڑا اور جوانا کو ڈاج دے کر دائیں طرف مڑ گیا۔ جوانا اپنے ہی زور میں آگے بڑھتا چلا گیا مگر جوانا الیشوردا کی توقع سے پہلے ہی تیزی سے پلٹا اور دوسرے لمحے



اس کا ہاتھ پوری قوت سے گھوما اور الیشوردا اس کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ کسی گیند کی طرح اچھل کر گھاس میں جا گرا۔ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے اس پر چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے الیشوردا اس کے دونوں ہاتھوں میں مردہ چھپکلی کی طرح اٹھتا چلا آیا۔

جوانا نے ایک ہاتھ سے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑیں اور دوسرے لمحے الیشوردا اس کو سر کے بل زمین پر رکھ کر اس نے اس کی دونوں ٹانگوں کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر مخالف سمتوں میں پھیلا دیا اور الیشوردا کے حلق سے بے اختیار زوردار چیخیں نکلنے لگیں۔

"جلدی بتاؤ تفصیل۔۔۔ ورنہ تمہارا جسم ایک جھٹکے میں چیر دونگا" ۔۔۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

مگر الیشوردا مسلسل چیختا چلا گیا۔

اور پھر جوانا نے غصے میں آ کر اس کی دونوں ٹانگوں کو جھٹکا دیا اور الیشوردا ایک زوردار چیخ مار کر بیہوش ہو گیا۔

"رک جاؤ جوانا۔۔۔ تم اسے مار ڈالو گے" ۔۔۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

مگر جوانا نے اسے جھٹکا دے کر سیدھا کیا اور پھر ایک ہاتھ اس نے پوری قوت سے گھمایا اور الیشوردا کے چہرے پر زوردار ضرب لگی اور اس کا گال پھٹتا چلا گیا اور وہ درد کی شدت سے دوبارہ ہوش میں آنے پر مجبور ہو گیا۔

"م۔ م۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔۔۔ مجھے کچھ پتہ نہیں" ۔۔۔ الیشوردا نے کراہتے ہوئے کہا اور جوانا نے جھٹکا دے کر اس کا بازو اوپر کی طرف

اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی بغل میں ایک زوردار گھونسہ جڑ دیا اور الیشوروداس کے حلق سے ایسی کربناک چیخ نکلی کہ جیسے اسے کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ اور دوسرے لمحے اس کا پورا جسم ایک بار پھر ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ دوبارہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"رک جاؤ جوانا ـــــ یہ تمہارے بس کا نہیں ہے" ـــــ عمران نے آگے بڑھ کر جوانا کو ایک ہاتھ سے ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا اور جوانا نے الیشوروداس کو یوں گھاس پر پھینک دیا جیسے اسے اس شخص کے زندہ بچ جانے پر افسوس ہو رہا ہو۔

"میں کوشش کروں باس" ـــــ اچانک جوزف نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم اس پر تجربے کرتے رہیں۔ میں نے جوانا کو اس لئے آگے کیا تھا کہ شاید جوانا کا قد و قامت دیکھ کر الیشوروداس پر دہشت طاری ہو جائے اور وہ سب کچھ بتا دے۔ لیکن یا تو یہ شخص انتہا درجے کا بزدل ہے ـــــ یا پھر اس کے اعصاب انتہائی مضبوط ہیں ـــــ بہرحال اب اس پر دوسرا طریقہ استعمال کرنا ہوگا" عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر گھاس پر پڑے ہوئے الیشوروداس کی ناک اور منہ بیک وقت دونوں ہاتھوں سے دبا دیئے۔

چند لمحوں بعد ہی الیشوروداس کے جسم میں حرکت پیدا ہونی شروع ہوئی اور پھر اس کے جسم نے بری طرح تڑپنا شروع کر دیا اور اس کی آنکھیں کھل گئیں جو موت کی دہشت سے پھٹی پڑ رہی تھیں۔ چہرہ سرخ ہوتے ہوتے اب بگڑنا شروع ہو گیا تھا اور اس کا پورا جسم یوں پھڑکنے



لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر پھڑکتی ہے۔ عمران نے اس کا سانس روک رکھا تھا۔ جب عمران نے دیکھا کہ اب مزید سانس رکنے سے یہ مر جائے گا تو اس نے ایک جھٹکے سے دونوں ہاتھ ہٹا لئے اور الیشوروداس چند لمحے پھڑک کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ وہ اتنے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے پورے کرۂ ارض کی ہوا اپنے پھیپھڑوں میں بھر لینا چاہتا ہو۔

"سنو الیشوروداس ـــــ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ کارخانہ تمہارے ہیڈکوارٹر سے ملحقہ ہے اور یہ سرنگ اسی کارخانے کو جاتی ہے ـــــ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم باقی تفصیلات بتا دو ـــــ میں وعدہ کرتا ہوں کہ صرف کیمیکل کا سٹاک ضائع کروں گا ـــــ کارخانے کو تباہ نہیں کروں گا" ـــــ عمران نے الیشوروداس سے مخاطب ہو کر کہا۔ کارخانے سے متعلق صرف اس نے اندازہ ہی لگایا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم ـــــ مجھے مار ڈالو ـــــ مجھے قتل کر دو ـــــ بس اور مجھے کچھ معلوم نہیں" ـــــ الیشوروداس نے لرزتے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک طویل سانس لینے پر مجبور ہو گیا کیونکہ الیشوروداس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اس نے کچھ بتانے کی بجائے مر جانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور جب انسان اس سٹیج پر پہنچ جائے تو پھر ہر قسم کا تشدد بہرحال بے کار ہوتا ہے۔

"ٹھیک ہے ـــــ تمہاری مرضی مت بتاؤ ـــــ اب تم سے کچھ پوچھنا بھی بے کار ہے" ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی اور اس ڈبیہ کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کے اندر رکھی

ہوئی ایک چھوٹی سی شیشی باہر نکال لی۔ شیشی میں ہلکے سنہرے رنگ کا محلول تھا۔

الیشور داس اب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور دہشت زدہ انداز میں اپنے گرد کھڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔ جو سب سیمنٹ کی گرد کی وجہ سے بھوت سے بنے ہوئے تھے۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے خوف زدہ ہرن شکاریوں کے نرغے میں آگیا ہو۔

"جوزف اور جوانا ——— اس کے بازو جکڑ لو" ——— عمران نے شیشی ہاتھ میں پکڑے ہوئے قریب کھڑے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف اور جوانا شاید اسی قسم کے حکم کے انتظار میں تھے۔ انہوں نے جھپٹ کر الیشور داس کے دونوں بازو پکڑے اور اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

الیشور داس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی جدوجہد کرنا چاہی لیکن ظاہر ہے جوزف اور جوانا کی گرفت ایسی تو نہ تھی کہ کوئی شخص ان کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑا لیتا۔

"الیشور داس! ——— ایک منٹ کے لئے مزید دنیا کو اچھی طرح دیکھ لو۔ اس کے بعد تم ہمیشہ کے لئے اسے دیکھنے سے معذور ہو جاؤ گے" ——— عمران نے شیشی ہاتھ میں پکڑ کر الیشور داس کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کک ——— کیا مطلب" ——— الیشور داس نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیلنے لگ گئی تھیں۔

"مطلب بالکل واضح ہے مسٹر الیشور داس! ——— اب ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہے ——— اس لئے اب تمہیں زندہ رکھنے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہی ——— تمہیں موت کی سزا تو صرف کوئی قانونی عدالت ہی دے سکتی ہے



ہم نہیں ——— لیکن تم نے پاکیشیا کے دس کروڑ معصوم شہریوں کے خلاف جو خوفناک اور بھیانک منصوبہ تیار کیا تھا ——— اس کی سزا تمہیں ضرور دی جائے گی ——— اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری دونوں آنکھوں کی بینائی ختم کر دی جائے ——— تمہارے بازوؤں اور ٹانگوں کی ہڈیاں اس طرح توڑ دی جائیں کہ بڑے سے بڑا سرجن بھی انہیں نہ جوڑ سکے ——— اور تمہارا چہرہ تیزاب ڈال کر اتنا بھیانک کر دیا جائے کہ اسے نظر بھر کر بھی نہ دیکھ سکے ——— تمہارے پورے جسم کو خنجروں کی مدد سے زخموں سے پُر کر دیا جائے تاکہ تم باقی تمام عمر شہر کی سڑکوں پر پڑے کراہتے رہو ——— تمہارے جسم پر مکھیاں بھنبھناتی رہیں ——— تمہارے زخم گل سڑ جائیں اور ان میں کیڑے پڑ جائیں ——— اور تم چیخ چیخ کر موت طلب کرو ——— لیکن موت بھی تمہارے قریب آنے سے خوف کھائے" ——— عمران نے بڑے سپاٹ لہجے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

اور الیشور داس کا جسم اپنی اس حالت کے خوف سے بُری طرح جھٹکے کھانے لگا۔

"مجھ پر رحم کرو ——— مجھے مار ڈالو ——— مجھ پر رحم کرو" ——— الیشور داس نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے بھی تمہیں بتایا تھا کہ تم پر رتی برابر رحم بھی نہیں کیا جا سکتا ——— اس لئے خواہ مخواہ اس لفظ کی توہین مت کرو" ——— عمران نے شیشی کا ڈھکن کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں سب کچھ بتا دیتا ہوں ——— میں تمہیں کارخانے میں لے جاتا ہوں۔ مجھے بے شک مار ڈالو ——— مگر مجھے یہ سزا نہ دو" ——— الیشور داس نے بُری

طرح چیختے ہوئے کہا۔

"زندگی اور موت کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ـــــ ہمارے ہاتھ میں نہیں ـــــ باقی رہی اس سزا تک کی ـــــ تو اس کا فیصلہ اس وقت ہو سکتا ہے جب تم کارخانے کے متعلق تفصیلات بتاؤ گے ـــــ اگر تم نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا تو ہو سکتا ہے تمہیں صرف اتنی سزا ملے کہ تمہاری صرف ایک آنکھ ضائع کر دی جائے اور باقی سزا معاف کر دی جائے" ـــــ عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بہت ہے ...... یہ بھی تمہاری رحمدلی ہے ـــــ تم نے سچ کہا ہے کہ وہ کارخانہ ہیڈ کوارٹر کے قریب ہے ـــــ میں دو میں جا رہا تھا کہ تم لوگوں نے حملہ کر دیا" ـــــ الیشوروا نے فوراً ہی اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کارخانے میں داخل ہونے کے متعلق تمام تفصیلات بتاؤ" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کارخانے کا داخلی نظام مکمل طور پر کمپیوٹر کنٹرولڈ ہے ـــــ اس کی چھت اور چار دیواری بم پروف ہے ـــــ ایٹم بم بھی اسے نہیں توڑ سکتا۔ اس لئے تم زبردستی کسی بھی طور پر کارخانے میں داخل نہیں ہو سکتے" ـــــ الیشوروا نے جواب دیا۔ اب اس کا لہجہ اطمینان سے بھرپور تھا۔

"ٹھیک ہے نہ بتاؤ ـــــ تم اپنی سزا بھگتو ـــــ باقی کام ہم خود ہی کر لیں گے" ـــــ عمران نے دوبارہ شیشی کے ڈھکن کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں ـــــ یقین کرو میں سچ کہہ رہا ہوں ـــــ مجھے کچھ



نہ کہو ـــــ اگر تم چاہو تو میں تمہیں خود اپنے ساتھ کارخانے میں لے چلتا ہوں"۔ الیشوروا نے دوبارہ دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تمہیں وہاں جاتے ہی پکڑوا کر گولی مروا دوں ـــــ نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا ـــــ تم اندر کیسے داخل ہو گے ـــــ جلدی بتاؤ۔ اب میرے پاس باتیں کرنے کے لئے مزید وقت نہیں ہے" ـــــ عمران نے اس بار نہ صرف زبانی دھمکی دی بلکہ شیشی کا ڈھکن بھی کھول لیا۔

"رک جاؤ ـــــ رک جاؤ ـــــ میں بتاتا ہوں ـــــ میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں ایک تیر نما پنچ ہے۔ اس پنچ کے بغیر کوئی شخص اندر داخل نہیں ہو سکتا ـــــ یہ کمپیوٹرائزڈ ہے ـــــ اس کی موجودگی میں سب کچھ کلیئر ہو جاتا ہے" ـــــ الیشوروا نے چیختے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ کی لکیر ابھری۔

عمران نے شیشی کا ڈھکن بند کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے الیشوروا کی تلاشی لی۔ دوسرے لمحے وہ تیر نما پنچ اس کے ہاتھوں میں تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے پنچ کو غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے اس نے پنچ کو اپنی جیب میں ڈالا اور پھر شیشی کو دوبارہ ڈبیا میں بند کر کے اس کو بھی جیب میں منتقل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے بڑے اطمینان سے اندرونی جیب سے ایک چپٹا سا مستطیل نما ڈبہ نکالا اور اسے کھول کر سامنے رکھ دیا۔ اس ڈبے میں پچیس کے قریب مختلف چھوٹی چھوٹی ٹیوبیں تھیں۔

عمران نے بڑی پھرتی سے ان ٹیوبوں کو کھول کر ان سے نکلنے والے کیمیکل اپنے چہرے اور ہاتھوں پر ملنے شروع کر دیئے۔ اس کے ہاتھ برق رفتاری سے چل رہے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ الیشوروا کا

مکمل روپ دھار چکا تھا۔ صرف لباس کا فرق رہ گیا تھا۔ چونکہ ہاتھ پیروں اور سر اور گردن پر سمینٹ کی خاص دبیز تہہ موجود تھی۔ اس لئے اُسے صاف کرنے کے لئے جتنا وقت اُسے لگا ہوگا۔ ورنہ اکس نے میک اپ کرنے میں اتنی دیر نہ لگائی تھی۔

"اس کے کپڑے اتارو" ـــــ عمران نے الیشوروداس کے لہجے میں بات کرتے ہوئے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تت ـــ تم جادوگر ہو ـــ تم انسان نہیں ہو" ـــــ الیشوروداس پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ جس نے چند کیمیکلز کی مدد سے اس قدر کامیاب میک اپ کر لیا تھا۔

"دس کروڑ عوام کو تمہارے منصوبے سے بچانے کے لئے جادوگری سیکھنی ہی پڑتی ہے" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ الیشوروداس کے کپڑے اور جوتے جو جوزف نے اتار دیئے تھے، لیکر کچن میں گھستا چلا گیا

دس منٹ بعد جب وہ واپس آیا تو اب وہ مکمل طور پر الیشوروداس بنا ہوا تھا۔ اس نے اپنے کپڑے الیشوروداس کی طرف پھینک دیئے تاکہ انہیں پہن لے۔

جوزف اور جوانا نے اب الیشوروداس پر سے گرفت ختم کر دی تھی۔ اپنے کپڑے الیشوروداس کو پہنانے کے بعد عمران نے اُسے کارخانے کے دروازے کی طرف چلنے کے لئے کہا۔ اور الیشوروداس سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"آپ کا کیا ارادہ ہے عمران صاحب" ـــــ ناٹران نے پہلی بار



عمران سے قریب ہو کر پوچھا۔

"میں الیشوروداس کے روپ میں کارخانے میں داخل ہوں گا ـــ تم الیشوروداس سمیت وہیں قریب ہی چھپے رہنا ـــ بی۔ الیون سپیشل بغیر تمہارے پاس ہے ـــ میں اندر کا ماحول دیکھ کر تمہیں مزید ہدایات دیتا ہوں گا" ـــــ عمران نے جواب دیا اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میری یہ ہدایات سب تک پہنچا دو ـــ سب لوگ ہر قسم کے حالات کے لئے تیار رہیں اور الیشوروداس کا خاص خیال رکھا جائے ـــ وہ بھاگنے نہ پائے" ـــــ عمران نے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر ناٹران نے سرگوشیوں میں عمران کی ہدایات تمام ممبروں تک باری باری پہنچا دی۔

الیشوروداس کے پیچھے چلتے چلتے وہ گھاس کے میدان پار کر کے ایک خالی میدان کو عبور کرتے ہوئے مشرقی سمت بڑھتے چلے گئے اور پھر انہیں دور سے ایک چھوٹی سی عمارت کے نشانات نظر آنے لگے۔ یہ عمارت کسی کھنڈر نما معبد کی تھی۔

"یہ معبد کی عمارت ہی کارخانے کا ہنگامی دروازہ ہے" ـــــ الیشوروداس نے عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس میں کوئی چوکیدار رہتا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ـــ سوگز کے فاصلے تک اندر سے پورا ایریا چیک کیا جاتا ہے ـــ اس عمارت کے اس کمرے میں جہاں کالی دیوی کی مورتی موجود ہے ـــ جیسے ہی کوئی انسان پہنچتا ہے جس کے پاس تیر نما ریخ

ہو تو دروازہ خود بخود کھل جاتا ہے ـــــ ورنہ چاہیئے یہاں ایٹم بموں کی بارش ہی کیوں نہ کر دی جائے ، دروازہ نہیں کھلتا ـــــ اور نہ ہی کوئی اندر جا سکتا ہے" ـــــ الیشور داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم اتنے اطمینان سے سب کچھ کیوں بتا رہے ہو" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ تم اندر جاتے ہی پکڑے جاؤ گے ـــــ کالی دیوی کا پجاری گوپی رام بے حد ذہین آدمی ہے ـــــ وہ ایک ہی لمحے میں تمہاری اصلیت پہچان لے گا" ـــــ الیشور داس نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ـــــ میں تمہارے گوپی رام کو بھی دیکھ لوں گا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سب کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود تیزی سے مندر کی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

الیشور داس کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ دوڑ رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں انوکھی سی چمک ابھر آئی تھی۔



گوپی رام بڑی بے چینی کے عالم میں اپنے مخصوص کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اسے الیشور داس کے آنے کی اطلاع مل چکی تھی اور جب اس نے ٹرانسمیٹر پر اس اطلاع کی تصدیق بھی کر دی تھی کہ الیشور داس جیپ میں سوار، سو کر ارجن سنگھ اور چار مسلح افراد کے ساتھ ہنگامی دروازے کی طرف آنے کے لئے چل پڑا ہے۔ لیکن گوپی رام کو بے چینی اس بات پر ہو رہی تھی کہ جیپ کے ذریعے الیشور داس کو اب تک یہاں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن کافی وقت گزر جانے کے باوجود الیشور داس کا کوئی پتہ نہ تھا۔ اس نے مزید چند لمحے انتظار کرنے کے بعد دوبارہ جہاز اس سے رابطہ قائم کیا لیکن وہاں سے وہی جواب ملا کہ الیشور داس واپس نہیں آیا۔

گوپی رام بار بار گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے اندازے کے مطابق الیشور داس کو اب سے دس منٹ قبل ہی پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ جہاز والوں کو کہے کہ وہ صحیح

صورت حال معلوم کرنے کے لئے اپنے آدمی ہیڈ کوارٹر سے باہر بھیجا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"باس! — چیف باس پہنچ گئے ہیں — وہ اس وقت مندر کی عمارت کی طرف بڑھ رہے ہیں" — اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں گوپی رام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ! — انہیں پورے احترام سے یہاں لے آؤ" — گوپی رام نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اور ذہن میں پیدا ہونے والے مختلف خدشات یکلخت مٹ گئے تھے۔

وہ آدمی گوپی رام کی ہدایت ملتے ہی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ اور گوپی رام نے کرسی پر بیٹھ کر سامنے رکھی ہوئی میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

بٹن دبتے ہی سامنے کی دیوار درمیان سے پھٹ کر مخالف سمتوں میں غائب ہو گئی۔ اب سامنے ایک اور بڑا سا کمرہ نظر آنے لگا۔ اس کمرے میں ایک بڑی سی مشین موجود تھی جو باقاعدہ چل رہی تھی۔ اور سامنے والی دیوار پر ایک بڑی سی سکرین روشن تھی جس کے چار حصے تھے اور چاروں حصوں پر مختلف مناظر نظر آ رہے تھے۔

گوپی رام نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک اور بٹن دبایا تو سکرین ایک جھماکے سے ایک ہی حصے میں تبدیل ہو گئی۔ اور پھر اس پر ایک چھوٹی سی راہداری کا منظر ابھر آیا۔ اس راہداری میں الیشور داس بڑے اطمینان سے چلتا ہوا آ رہا تھا۔ راہداری کے اختتام پر لوہے کا ایک بڑا سا دروازہ تھا جو



الیشور داس کے قریب پہنچتے ہی خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور الیشور داس دروازہ پار کر کے اندر آ گیا۔ اندر چار مسلح افراد اس کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ انہوں نے الیشور داس کو جھک کر سلام کیا اور پھر ان میں سے ایک نے بڑے مؤدبانہ انداز میں الیشور داس سے کچھ کہا۔ الیشور داس نے سر ہلا دیا۔ اور ان میں سے دو الیشور داس کے آگے اور دو پیچھے باقاعدہ فوجی انداز میں چلنے لگے۔

گوپی رام نے مسکراتے ہوئے بٹن آف کر دیئے۔ اور ساتھ ہی کمرے کی دیوار بھی برابر ہوتی چلی گئی۔ اسے معلوم تھا کہ چند ہی لمحوں بعد الیشور داس اس کمرے میں موجود ہوگا۔ اس لئے وہ کرسی سے اٹھ کر الیشور داس کے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اس کی توقع کے عین مطابق چند ہی لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور الیشور داس مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"خوش آمدید باس! — آپ نے اتنی دیر کہاں لگا دی — ؟ میں تو پریشان ہو گیا تھا" — گوپی رام نے مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"راستے میں جیپ خراب ہو گئی تھی — اس لئے دیر ہو گئی" — الیشور داس نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ! — پھر تو واقعی بڑی تکلیف ہوئی ہو گی — آئیے تشریف رکھئے" — گوپی رام نے بڑی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور الیشور داس کرسی پر بڑے اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"سنو گوپی رام! — سب سے پہلے میں تمہارے ذمہ ایک کام لگانا چاہتا ہوں" — الیشور داس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"حکم فرمایئے باس" — گوپی رام نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھو گوپی رام! ۔۔۔ حملہ آوروں کے متعلق میں بے شک مطمئن ہوں ۔۔۔ جب تک ان کی لاشیں میرے سامنے نہ آئیں ۔۔۔ مجھے ان کی موت کا یقین نہیں آسکتا ۔۔۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کارخانے کے مرکزی سسٹم کی دیکھ بھال اچھی طرح کی جائے" ۔۔۔ الیشور داس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ باس! ۔۔۔ آپ ایسی بات کیسے کہہ رہے ہیں جبکہ آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ کارخانے کا دفاعی نظام اس قدر موثر ہے کہ اس میں کسی قسم کی لیک کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہو سکتی" ۔۔۔ گوپی رام نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں دفاعی نظام کی بات نہیں کر رہا ۔۔۔ مرکزی سسٹم کی بات کر رہا ہوں" ۔۔۔ الیشور داس نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ آپ کا مطلب ہے کہ ہم میں سے کوئی غداری نہ کرے۔ باس! ۔۔۔ آج آپ کو کیا ہو گیا ہے ۔۔۔ ؟ آپ جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا" ۔۔۔ گوپی رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہو چکا ہے گوپی رام! ۔۔۔ مرکزی سسٹم میں ایک وائرلیس بم رکھا جا چکا ہے ۔۔۔ میرے پاس اس کی مصدقہ خبر موجود ہے" ۔۔۔ الیشور داس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ! ۔۔۔ مرکزی سسٹم میں وائرلیس بم ۔۔۔ ؟" گوپی رام کا چہرہ دہشت سے یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔

"ہاں! ۔۔۔ دیکھو اگر میں اپنی آنکھیں کھلی نہ رکھوں تو اب تک پورا کارخانہ اڑ چکا ہوتا ۔۔۔ یہ دیکھو وائرلیس کنٹرول مشین ۔۔۔ جو میں نے اپنے قبضے



لے لی ہے تاکہ بم پھاڑا نہ جا سکے" ۔۔۔ الیشور داس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی بٹن نما مشین باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔ کارخانے میں کوئی غیر متعلق آدمی آ ہی نہیں سکتا ۔۔۔ پھر یہ بم" ۔۔۔ گوپی رام کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے کوئی انہونی بات کا اسے یقین دلایا جا رہا ہو۔

"ہونے کو سب کچھ ہو سکتا ہے ۔۔۔ ہم جب جیپ پر آ رہے تھے ہماری جیپ پر فائرنگ کی گئی جس سے جیپ کا انجن خراب ہو گیا ۔۔۔ پھر ہم نے دو آدمیوں کو پکڑ لیا ۔۔۔ وہ گھاس کے میدان میں چھپے ہوئے تھے ۔۔۔ وہ دونوں مقامی تھے۔ ان کی زبردست پٹائی کے بعد ان سے معلومات ملیں کہ انہوں نے کارخانے کے اندر کام کرنے والے ایک آدمی دین کو دس ہزار ڈالر کی آفر دے کر وائرلیس بم مرکزی سسٹم میں رکھوا دیا ہے اور اب وہ حملہ آوروں کے انچارج کی آمد کے انتظار میں وہاں رکے ہوئے تھے تاکہ اپنے ہاتھوں سے وائرلیس مشین آن کر کے کارخانے کو تباہ کر دیں ۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ مجھے دیر ہو گئی" ۔۔۔ الیشور داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ مشین مجھے دکھائیے" ۔۔۔ گوپی رام نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور الیشور داس نے مشین اس کے ہاتھ میں پکڑا دی۔

گوپی رام نے مشین کو غور سے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر تشویش کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"واقعی باس! ۔۔۔ یہ مشین وائرلیس آپریشن ہے ۔۔۔ اور اس کی رینج بارہ سو ہے کہ بم فٹ ہے ۔۔۔ یہ تو بے حد خطرناک مسئلہ ہے"۔

گوپی رام کا لہجہ تشویش سے پُر تھا۔

"تم ایسا کرو کہ میرے ساتھ چلو ___ میں فوری طور پر یہ بم لیبارٹری سے برآمد کرانا چاہتا ہوں" ___ ایشور داس نے مشین اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آئیے میرے پاس آئیے! ___ یہ معاملہ واقعی بے حد خطرناک ہے" ___ گوپی رام کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں ___ مشین دیکھنے کے بعد انہیں شاید یقین آگیا تھا کہ ایشور داس سچ بول رہا ہے۔

اور پھر وہ دونوں کمرے سے نکل کر راہداری میں آئے اور پھر مختلف کمروں سے نکلنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں آگئے۔ گوپی رام نے دروازہ بند کر کے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر نصب ایک بٹن دبا دیا تو کمرہ کسی لفٹ کی طرح تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔

جب کمرے کی حرکت رکی تو گوپی رام نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

اب وہ ایک اور راہداری میں موجود تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر چار مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ ایشور داس اور گوپی رام کو آتے دیکھ کر وہ اٹینشن ہو گئے۔

گوپی رام نے آگے بڑھ کر اپنا دایاں ہاتھ دروازے کے عین درمیان میں ایک مخصوص جگہ پر رکھ کر اُسے زور سے دبایا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور گوپی رام اور ایشور داس دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے دروازہ پار کر گئے۔

دروازے کی دوسری طرف ایک اور چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جس کے گرد نیلے رنگ کی شعاعیں لہرا



طرح چمک رہی تھیں۔

گوپی رام نے دروازے کے قریب رکتے ہی سائیڈ کی دیوار کی جڑ کو پیر سے دبایا۔ دوسرے لمحے دیوار میں ایک خانہ سا ظاہر ہوا جس میں ایک ٹیلیفون سیٹ پڑا ہوا تھا۔ گوپی رام نے تیزی سے اس ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر اس نے مختلف نمبر ڈائل پر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ___ چیف آپریشن روم" ___ دوسری طرف سے ایک مشینی سی آواز ابھری۔

"گوپی رام سپیکنگ ___ بڑا دروازہ کھولو ___ میں اور چیف باس ایشور داس اندر آنا چاہتے ہیں" ___ گوپی رام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"شناخت بتایئے" ___ دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

"مہادیو چکر" ___ گوپی رام نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے باس" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور گوپی رام نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے جیسے ہی ہاتھ کھینچا دیوار میں موجود خانہ برابر ہو گیا۔

اب وہ دونوں دروازے کی طرف متوجہ تھے۔ نیلے رنگ کی شعاعیں یکلخت بجھ گئیں اور دروازے کے اوپر جلنے والا سرخ رنگ کا بلب بھی بجھ گیا اور پھر دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"آئیے باس" ___ گوپی رام نے کہا اور دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

"سنو گوپی رام ___ اندر جا کر بم کے متعلق کسی کو نہ بتانا ___ ورنہ سب لوگ دہشت زدہ ہو جائیں گے ___ میں خود ہی تلاش کر لوں گا" ___ ایشور داس نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"بہتر باس! ___ ٹھیک ہے" ___ گوپی رام نے سر ہلاتے ہوئے

کہا اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے دروازہ پار کر گئے اور ایک بہت بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ جہاں عجیب و غریب قسم کی جدید ترین مشینری نصب تھی۔

ہال میں تقریباً بیس کے قریب افراد سفید کوٹ پہنے مشینوں کے مختلف حصوں کو آپریٹ کر رہے تھے۔ ایک طرف ایک بڑی سی میز موجود تھی جس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا۔ وہ ان دونوں کو دیکھتے ہی ان کی طرف لپکا۔

"تشریف لائیے باس! ---- دیکھیے کام بالکل ٹھیک ہو رہا ہے" ---- ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاؤس جی! ---- آپ کی موجودگی میں کام غلط بھی ہو سکتا ہے ---- چیف باس معائنے کے لئے آئے ہیں" ---- گوپی رام نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ادھیڑ عمر آدمی جس کا نام کاؤس جی تھا، نے ہاتھ اٹھا کر بڑے مؤدبانہ انداز میں الیشور داس کو سلام کیا۔

الیشور داس نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ اس کی تیز نظریں پورے ہال کا جائزہ لے رہی تھیں اور پھر اس کی نظریں دائیں کونے میں موجود ایک بہت بڑی مشین پر جم گئیں۔ اس مشین پر مختلف رنگوں کے بے شمار بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے۔ یہ خودکار پاور پلانٹ تھا جس کی مدد سے یہ سب مشینیں چل رہی تھیں اور پھر عمران جو الیشور داس کے روپ میں تھا اس پاور پلانٹ کی طرف چل پڑا۔

"کیا یہ بالکل درست طور پر کام کر رہا ہے" ---- عمران نے کاؤس جی سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اس کا لہجہ الیشور داس



جیسا ہی تھا۔

"یس باس! ---- بالکل صحیح کام کر رہا ہے ---- اس کی نگہداشت سب سے زیادہ کرتے ہیں" ---- کاؤس جی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا پاور پلانٹ کے قریب پہنچ گیا۔ وہ اسے ہر پہلو کی طرف سے دیکھتا رہا۔ اور پھر اس کی نظریں مشین کی بائیں سمت ایک خانے پر جم گئیں۔ یہ خانہ چھوٹا سا تھا اور اس میں سے بجلی کی ایک موٹی سی تار نکل کر دوسری مشینوں میں جا رہی تھی۔ اس کے علاوہ اور کوئی جگہ ایسی نہ تھی جس میں کوئی معمولی سا پن بھی داخل کیا جا سکتا۔

ابھی عمران غور سے پاور پلانٹ کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک کاؤس جی اور گوپی رام چونک پڑے۔ ہال میں ایک تیز سیٹی کی آواز گونجنے لگی اور پھر کاؤس جی تیزی سے مڑا اور اپنی میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب کہ گوپی رام بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔

عمران ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا۔ مگر دوسرے لمحے اس کا جیب میں موجود ہاتھ تیزی سے باہر نکلا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس موٹی تار کے نیچے ایک چھوٹا سا کیپسول عمران نے ڈال دیا اور پھر اس نے تار کو پکڑ کر ادھر ادھر ہلایا جیسے وہ اس کی مضبوطی کا اندازہ کر رہا ہو۔ تار کے نیچے رخنہ اتنا بن گیا تھا کہ وہ کیپسول اس رخنے میں غائب ہو گیا۔ اب وہ کسی صورت بھی نظر نہ آ رہا تھا۔ اور عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔ اسے معلوم تھا کہ کیپسول تار کی پشت پر موجود ہو گا اور پاور پلانٹ کے اندر حصے میں جا کر رکاوٹ نہیں بنے گا۔ اس لئے جب تک وہ نہ چاہے

اس وقت تک اس کیپسول کے متعلق کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا۔ دوسرے لمحے عمران چونک کر مڑا۔ کیونکہ اس کے کانوں میں جمنا داس کا نام پڑا تھا۔

"ہاں ہاں !۔۔۔ میں گوپی رام بول رہا ہوں ۔۔۔ جمنا داس سے بات کراؤ" ۔۔۔ گوپی رام ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا ٹیک پر کھڑا تھا اور عمران نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا۔ مگر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ جیب سے باہر آتا، اچانک عمران کے پیروں تلے سے زمین یکدم غائب ہو گئی اور عمران اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتا ہوا نیچے گہرائی میں گرتا چلا گیا۔

دوسرے لمحے جس جگہ عمران کھڑا تھا وہ جگہ برابر ہو گئی۔ صرف عمران ہی غائب تھا۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہوا تھا کہ گوپی رام کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"یہ ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔ گوپی رام نے حیرت سے ہکلاتے ہوئے کاؤس جی سے مخاطب ہو کر کہا جو بڑے اطمینان سے میز کی سائیڈ پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"میں نے الیشور داس کے روپ میں اس آدمی کو نیچے تہہ خانے میں قید کر دیا ہے" ۔۔۔ کاؤس جی نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"الیشور داس کے روپ میں" ۔۔۔ ؟ گوپی رام نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

"آپ کچھ بھی کہیں جناب !۔۔۔ یہ آدمی الیشور داس نہیں ہو سکتا۔ الیشور داس میرا بچپن کا دوست اور کلاس فیلو ہے ۔۔۔ یہاں کا انچارج



بھی اس نے مجھے خاص طور پر بیرون ملک سے بلوا کر یہاں تعینات کیا تھا۔ یہ درست ہے کہ کارخانہ قائم ہونے کے بعد وہ کبھی یہاں نہیں آیا ۔۔۔ لیکن اب یہاں آ کر اس نے مجھ سے جس لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اس سے میں سخت پریشان تھی ۔۔۔ پہلے تو میں سمجھا تھا کہ شاید اپنے عہدے اور آپ کی موجودگی کی وجہ سے وہ ایسا کر رہا ہے لیکن اس کی آنکھوں میں شناسائی کی ہلکی سی چمک تک موجود نہ تھی ۔۔۔ اور پھر وہ جس انداز میں پاور پلانٹ کا معائنہ کر رہا تھا اس سے بھی میں مشکوک ہو گیا ۔۔۔ اور ادھر ہیڈ کوارٹر سے ایمرجنسی کال آنے پر میں اور زیادہ مشکوک ہو گیا۔ چنانچہ میں نے مرکزی سسٹم کے بچاؤ کے لئے آپ کی اجازت کے بغیر اسے نیچے تہہ خانے میں قید کر دیا ہے ۔۔۔ وہاں سے وہ میری اجازت کے بغیر کسی صورت نہیں نکل سکتا ۔۔۔ اگر وہ واقعی الیشور داس ہے تو میں اس سے معافی مانگ لوں گا ۔۔۔ اور میری دوستی کے ناطے وہ مجھے معاف کر دے گا ۔۔۔ لیکن اگر وہ جعلی آدمی ہے تو پھر ۔۔۔" کاؤس جی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کاؤس جی !۔۔۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ۔۔۔ تم جانتے ہو کہ کارخانے میں داخلے کا تمام تر نظام کمپیوٹر کنٹرول ہے اور تیسرا بیج کے بغیر کوئی شخص اندر داخل نہیں ہو سکتا ۔۔۔ اور ہر شخص کا بیج مخصوص ہے ۔۔۔ پھر یہ پاس نقلی کیسے ہو سکتے ہیں ۔۔۔ وہ کمپیوٹر چیکنگ سے گزر کر اندر آئے ہیں" ۔۔۔ گوپی رام نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر ۔۔۔" کاؤس جی نے بری طرح پریشان ہوتے

ہوئے کہا۔ اس کا رنگ یکدم زرد پڑ گیا تھا۔ اس کے تمام کارروائی محض اپنے قیاسات پر کر ڈالی تھی۔

اور سنو! ــــ چیف باس نے کھوج لگا لیا ہے کہ مرکزی سسٹم میں وائرلیس آپریٹنگ بم رکھ دیا گیا ہے ــــ وہ اس بم کو نکالنے کے لئے یہاں آئے تھے ــــ اور اب تمہاری اس حرکت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ غدار جس کی ہمیں تلاش تھی۔ تمہارے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا ــــ اور اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ بم تمہارے سوا اور کوئی رکھ بھی نہیں سکتا ــــ تم اپنے آپ کو گرفتار سمجھو۔ ــــ ہینڈز اپ" ــــ گوپی رام نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ریوالور چمک رہا تھا۔

"جب ــــ باس ــــ" کاوس جی دہشت زدہ انداز میں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر میں سے ایک بار پھر تیز سیٹی کی آواز گونجی۔

"تم ادھر آؤ" ــــ گوپی رام نے ایک مشین کے سامنے کھڑے ہوئے دو آدمیوں میں سے ایک کو مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔ وہ سب حیرت سے کھڑے اس عجیب و غریب کارروائی کو دیکھ رہے تھے۔

"یس سر" ــــ اس شخص نے آگے بڑھ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ پستول تھامو ــــ اور کاوس جی اگر بھاگنے یا ہلنے کی کوشش کرے تو بے شک گولی مار دینا" ــــ گوپی رام نے ایک کے ہاتھ میں پستول تھماتے ہوئے کہا۔ ــــ "اور سنو! ــــ تمہیں کاوس جی کی جگہ یہاں کا انچارج بنایا جاتا ہے۔"

"ٹھیک ہے سر" ــــ اس شخص نے جواب دیا اور پھر اس نے مستعدی



سے پستول کاوس جی کے سینے کی طرف تان لیا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھر آئی تھی۔ یہ شاید انچارج بننے کی خوشی تھی۔

ٹرانسمیٹر کی تیز سیٹی ابھی تک گونج رہی تھی۔ گوپی رام نے تیزی سے اس کا بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔ اور جمنا داس کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ــــ ہیلو جمنا داس فرام ہیڈ کوارٹر کالنگ اوور" ــــ جمنا داس کے لہجے میں عجیب سی گھبراہٹ تھی۔

"یس ــــ گوپی رام سپیکنگ اوور" ــــ گوپی رام نے جواب دیا۔

"گوپی رام! ــــ کارخانے کی کیا پوزیشن ہے ــــ چیف باس کی بجائے ایک نقلی آدمی اندر داخل ہوا ہے۔ اوور" ــــ جمنا داس نے چیختے ہوئے کہا۔

"نقلی آدمی اندر داخل ہوا ہے ــــ کیا کہہ رہے ہو تم۔ اوور" ــــ گوپی رام نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اس کے جسم میں اچانک ہزاروں وولٹیج کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ــــ ایشور داس کی جیپ پر راستے میں حملہ ہوا ہے اور ان لوگوں نے جیپ کو بم مار کر تباہ کر دیا ــــ انہوں نے چیف باس کو بے ہوش کر لیا اور کارخانے کا پتہ پوچھا ــــ اور پھر ان میں سے ایک آدمی نے چیف باس کا میک اپ کیا اور چیف باس کو لے کر کارخانے کی طرف چلے گئے ــــ جیپ میں موجود ارجن سنگھ زخمی حالت میں وہیں پڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا ــــ چونکہ وہ شدید زخمی تھا اس لئے وہ چیف باس کی کوئی مدد نہ کر سکا۔ ان کے جانے کے بعد وہ اسی زخمی حالت میں رینگتا ہوا

واپس ہیڈ کوارٹر اب پہنچا ہے اور اس نے یہ اطلاع دی ہے ۔۔۔ میں نے ہیڈ کوارٹر کی فورس کارخانے کے ہنگامی دروازے کی طرف بھیج دی ہے تاکہ چیف باس کو ان کی گرفت سے چھڑایا جا سکے ۔۔۔ اس لئے میں پہلے اطلاع دے رہا ہوں کہ اگر کوئی آدمی الیشور داس کے روپ میں کارخانے میں داخل بھی ہوا ہے تو وہ یقیناً نقلی آدمی ہو گا ۔ اوور " ۔۔۔ جھمنا داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ! ۔۔۔ یہ تو تم نے انتہائی حیرت انگیز خبر سنائی ہے ۔۔۔ کارخانے میں چیف باس داخل ہوئے ہیں ۔۔۔ اور وہ سیدھے کر مرکزی سسٹم روم میں آ گئے ہیں ۔۔۔ انہوں نے تو نئی ہی کہانی سنائی ہے ۔۔۔ بہر حال تم فکر نہ کرو ۔۔۔ یہاں کے انچارج کاؤس جی کی حاضر دماغی کی وجہ سے اسے قید کر لیا گیا ہے ۔۔۔ تم فوراً چیف باس کو ٹریس کرو اور پھر مجھے اطلاع دو ۔۔۔ میں اس آدمی کو اس وقت تک قید میں رکھواؤں گا ۔ اوور " گوپی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کوئی نقصان تو نہیں ہوا ۔ اوور " ۔۔۔ جھمنا داس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" نہیں ! ۔۔۔ کوئی نقصان نہیں ہوا ۔ اوور " ۔۔۔ گوپی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے ! ۔۔۔ جیسے ہی چیف باس کا پتہ چلے گا ۔۔۔ میں تمہیں اطلاع کر دوں گا ۔ اوور اینڈ آل " ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور گوپی رام نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس نے جھپٹ کر ریوالور اس آدمی سے لے لیا جسے اس نے کاؤس جی کی جگہ انچارج بنایا تھا۔



" جاؤ واپس اپنے کام پر ۔۔۔ کاؤس جی ہمارے محسن ہیں " ۔۔۔ گوپی رام نے ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے اس آدمی سے سخت لہجے میں کہا اور وہ آدمی سر لٹکائے واپس اپنی مشین کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" میں شرمندہ ہوں کاؤس جی ! ۔۔۔ پوزیشن ہی ایسی بن گئی تھی ۔۔۔ آپ نے کارخانے کو بچا لیا ہے " ۔۔۔ گوپی رام نے کاؤس جی سے مخاطب ہو کر شرمندہ لہجے میں کہا۔

" کوئی بات نہیں جناب ! ۔۔۔ آپ بھی اپنی جگہ سچے تھے " ۔۔۔ کاؤس جی نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

" اگر آپ بروقت کارروائی نہ کرتے تو نجانے یہ شخص کیا کرتا ۔۔۔ ظاہر ہے وہ کسی خطرناک ارادے سے ہی یہاں آیا تھا ۔۔۔ ویسے آپ ہر چیز ایک بار پھر چیک کر لیں ۔۔۔ تاکہ میرا اطمینان ہو جائے کہ اس نے کوئی گڑبڑ تو نہیں کی ۔۔۔ پھر میں نے جا کر اسے مزید قابو میں کرنا ہے " ۔۔۔ گوپی رام نے بے چین لہجے میں کہا۔

" ہر چیز ٹھیک چل رہی ہے ۔۔۔ اس لئے کسی گڑبڑ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔۔۔ ویسے وہ اس قید خانے میں ہے جہاں سے وہ نکل نہیں سکتا ۔ آپ بے فکر رہیں " ۔۔۔ کاؤس جی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

" نہیں ! ۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے پاس کوئی خطرناک چیز ہو ۔ اور وہ اسے استعمال کر دے ۔۔۔ میں اسے فوری طور پر بیہوش کر کے اس کی مکمل تلاشی لینا چاہتا ہوں " ۔۔۔ گوپی رام نے کہا۔

" یہ بھی ہو سکتا ہے ۔۔۔ ٹھہریئے " ۔۔۔ کاؤس جی نے کہا اور پھر

وہ میز کی پشت پر موجود ایک بڑی سی الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس نے الماری کے پٹ کھولے اور الماری کے اندر ایک ٹرانسمیٹر نما بڑی سی مشین نصب تھی۔ اور اس پر بے شمار بٹن لگے ہوئے تھے۔

کاؤس جی نے مشین کے مختلف بٹن دباتے تو مشین کے درمیان میں لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔

دوسرے لمحے سکرین پر ایک چھوٹے سے کمرے کا اندرونی منظر ابھر آیا۔ یہ کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے بالکل عاری تھا۔ اس کے درمیان میں فرش پر ایک شخص بڑی بے ڈھنگی سی حالت میں پڑا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ بیہوش ہو ۔۔۔ یا ۔۔۔ مر چکا ہو۔ سائیڈ سے وہ بالکل الیٹورڈاس ہی لگ رہا تھا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ تو اوپر سے گرنے کی وجہ سے پہلے ہی بیہوش ہو چکا ہے ۔۔۔ بہرحال میں گیس چھوڑ کر اس کی بیہوشی کو مزید یقینی اور طویل بنا دیتا ہوں" ۔۔۔ کاؤس جی نے کہا اور پھر اس نے مشین کے اوپر سکرین کے نیچے لگے ہوئے ایک چھوٹے سے چکر کو دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔

چکر کے نیچے بنے ہوئے ڈائل پر سرخ رنگ کی سوئی تیزی سے بائیں طرف بڑھتی چلی گئی۔

جیسے جیسے سوئی آگے بڑھ رہی تھی، سکرین پر نظر آنے والے کمرے میں دودھیا رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا جا رہا تھا۔

جب سوئی درمیان میں پہنچی تو کاؤس جی نے ہاتھ روک لیا۔ اب سکرین پر صرف دھواں ہی دھواں نظر آ رہا تھا۔ کاؤس جی نے ایک لمحے



کے لیے رک کر چکر کو دوبارہ الٹا گھمانا شروع کر دیا اور سوئی آہستہ آہستہ واپس اپنی پہلی جگہ پر آتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود دودھیا رنگ کا دھواں بھی غائب ہوتا چلا گیا۔

جب سوئی واپس اپنی جگہ پر پہنچی تو کمرہ بالکل صاف نظر آ رہا تھا اور کمرے کے فرش پر پڑا ہوا الیٹورڈاس پہلے کی طرح ہی پڑا ہوا تھا۔

"لیجئے باس! ۔۔۔ اب یہ یقینی طور پر بیہوش ہو چکا ہے ۔۔۔ اور اس کی بیہوشی اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی ۔۔۔ جب تک اسے پی۔ مارک الیون کا انجکشن نہ لگایا جائے گا" ۔۔۔ کاؤس جی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ۔۔۔ ویری گڈ" ۔۔۔ گوپی رام نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر کاؤس جی سے باقاعدہ مصافحہ کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ایشور داس کو یقین تھا کہ باوجود کامیاب ترین میک اپ کے گوپی رام جلد ہی عمران کو ایشور داس کے روپ میں پہچان لے گا اور ظاہر ہے پہچاننے کے بعد عمران کا زندہ سلامت بچ کر نکل آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کے لبوں پر طنزیہ اور زہریلی مسکراہٹ تھی۔

عمران کے مندر میں جانے کے بعد وہ سب چند لمحے تو وہاں کھڑے رہے اور عمران کے اندر جانے کا ردعمل دیکھتے رہے، اور پھر ناٹران نے سب سے پہلے زبان کھولی۔

"جوزف اور جوانا ۔۔۔ باس کے آنے تک یہ ایشور داس اب تمہاری حفاظت میں رہے گا ۔۔۔ اسے زندہ بھی رکھنا ہے اور بھاگنے بھی نہیں دینا۔ سمجھے" ۔۔۔ ناٹران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیسے بھاگ جائے گا ۔۔۔ اس کی تو روح بھی ہماری گرفت سے



نہیں نکل سکتی" ۔۔۔ جوانا نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر ناٹران نے باقی سب افراد کو اس مندر کے گرد سو گز کے حلقے سے پرے پرے پھیل کر محاصرہ کر لینے کی ہدایات جاری کرنی شروع کر دیں۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے تو ہر طرف سے بیک وقت حملہ کیا جا سکے۔ ناٹران کے ذہن میں ایک اور خیال بھی تھا کہ ہو سکتا ہے کہ تباہ شدہ جیپ کا ملبہ اور گھاس پر بکھری ہوئی لاشیں کسی کی نظروں میں آ جائیں اور اس طرح ایشور داس کے ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع مل جائے اور وہ آدمی لیکر یہاں پر چڑھ دوڑیں۔ اکٹھا ہونے کی صورت میں وہ صحیح مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ یہ سب کچھ سوچ کر اس نے انہیں مندر کے گرد پھیل جانے کی ہدایت کر دی۔

اور پھر ناٹران کی ہدایت کے مطابق وہ سب مندر کے گرد پھیلتے چلے گئے۔

جوانا اور جوزف، ایشور داس کو لئے ایک طرف موجود چھوٹے سے ٹیلے کی آڑ میں جا کر بیٹھ گئے۔ جبکہ ناٹران اور فنیسل جان نے مندر کے دروازے کے بالکل بالمقابل ایک درخت کی آڑ سنبھال لی اور کیپٹن شکیل اور صفدر مندر کے عقب میں چلے گئے تھے۔

جوزف اور جوانا نے ایشور داس کو درمیان میں بٹھایا اور خود بڑے اطمینان سے اس کے قریب بیٹھ گئے۔

"سن او مچھر ۔۔۔ بھاگنے کا دل میں خیال تک نہ لانا ۔۔۔ ورنہ میں تمہارے جسم کے تمام جوڑ اور ہڈیاں توڑ کر پھینک دونگا" ۔۔۔ جوانا نے انتہائی کرخت لہجے میں ایشور داس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے بھاگ کر کہاں جانا ہے" ــــــ الیشورداس نے مُردہ سے لہجے میں جواب دیا۔ لیکن اس کی تیز نظریں اِدھر اُدھر کا برابر جائزہ لے رہی تھیں۔ اور اس کے دماغ میں ایک زلزلہ سا آیا ہوا تھا۔ عمران کو اس کے روپ میں اندر گئے ہوئے دس منٹ سے زائد ہو گئے تھے اور ابھی تک کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تھا۔ اس لئے لمحہ بہ لمحہ اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ پر لگا کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے۔ اور ہیڈ کوارٹر اور کارخانہ دونوں بچا لے کیونکہ اس کا دل اس تصور سے ہی لرزنے لگتا تھا کہ اتنا عظیم الشان کارخانہ اگر تباہ ہو گیا تو پھر کیا ہو گا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل کر ہی غلطی کی تھی۔ اگر وہ ہیڈ کوارٹر میں رہتا اور پہلے سرنگ صاف کروا لیتا تو کم از کم یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی۔

وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا اور پھر وقت آہستہ آہستہ گزرتا چلا گیا ہر طرف سکوت سا طاری تھا۔ الیشورداس کنکھیوں سے گھاس کے میدان کی طرف دیکھتا کہ شاید وہاں سے کوئی مدد آ جائے۔ لیکن دُور دُور تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

بیٹھے بیٹھے اچانک الیشورداس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح چمک اٹھا اور وہ مزید اس خیال پر غور کرنے لگا۔ اسے یہ تو معلوم تھا کہ ان میں سے کسی کے پاس سٹین گن یا بندوق نہیں ہے۔ اگر ہوئے بھی تو زیادہ سے زیادہ پستول ہوں گے۔ اس لئے اگر وہ اچانک گھاس کے میدان کی طرف دوڑ لگا دے تو ہلکے جسم کا ہونے کی وجہ سے وہ ان سے زیادہ تیز دوڑ سکتا ہے اور وہ اسے نہ پکڑ سکیں گے اور اگر ایک بار وہ گھاس کے میدان میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جائے تو پھر اس کا تلاش کرنا



ناممکن ہوگا۔

لیکن مسئلہ صرف اتنا تھا کہ گھاس کا میدان کافی دُور تھا۔ کم از کم دو فرلانگ دُور ــــ اور وہ سوچ رہا تھا کہ اتنا فاصلہ وہ اتنی رفتار سے طے کر سکتا ہے کہ وہ دونوں پوری کوشش کے باوجود اسے نہ پکڑ سکیں۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر وہ پکڑا گیا تو یہ دونوں خوفناک حبشی واقعی اس کی ہڈیوں کا چورہ کر کے رکھ دیں گے۔

وہ یہی سوچتا رہا اور گھاس کے میدان تک فاصلے کا اندازہ کرتا رہا۔ کبھی اس کی ہمت بندھ جاتی اور کبھی وہ حوصلہ ہار دیتا۔ لیکن پھر اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ یہ ایک آخری چانس ہے۔ اگر وہ بچ نکلا تو نہ صرف اپنی جان بچا لے گا بلکہ اپنے ملک کے ان عظیم منصوبوں کو بھی بچا لے گا اور ان حملہ آوروں سے انتقام بھی لے سکے گا۔ اور اگر وہ پکڑا گیا تو زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ یہ لوگ اسے مار ڈالیں گے جبکہ اگر اس نے یہ آخری چانس نہ لیا تب بھی یہ لوگ اسے زندہ تو چھوڑنے سے رہے اور کارخانہ اور ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد اس کے زندہ رہنے کا کوئی فائدہ بھی نہ تھا۔ وہ کس منہ سے اعلیٰ حکام کا سامنا کرے گا۔ موت بہرحال آنی تھی۔ اس لئے کیوں نہ آخری چانس بھی لے کر دیکھ لیا جائے۔

چنانچہ یہ خیال آتے ہی اس نے گھاس کے میدان کی طرف بھاگنے کا ارادہ پختہ کر لیا۔

جوزف اور جوانا دونوں اطمینان سے آلتی پالتی مارے بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ الیشورداس گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا ارادے ہیں الیشورداس" ــــ میں تمہارے چہرے پر کشمکش کے

آثار دیکھ رہا ہوں" ـــــ جوزف نے الیثورداس سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ شائد کافی دیر سے الیثورداس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

"کک ـــ کوئی بات نہیں ـــ مجھے پیشاب کی حاجت محسوس ہو رہی ہے ـــ میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں کیسے کہوں ـــ ہو سکتا ہے کہ تم اسے میری کوئی چال سمجھو" ـــــ الیثورداس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں بات بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پیشاب کی حاجت ہو رہی ہے تو کر لو پیشاب" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور الیثورداس ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ جوزف اور جوانا بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"میں ذرا دس قدم دُور جا کر کر لوں" ـــــ الیثورداس نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں! ـــ یہیں قریب ہی کر لو ـــ اور سنو! ـــ بھاگنے کی کوشش نہ کرنا ـــ میں ریس میں گھوڑے کو بھی مات دے دیتا ہوں۔ تم تو پھر بوڑھے آدمی ہو" ـــــ جوزف نے الیثورداس کو تنبیہہ کرتے ہوئے کہا اور الیثورداس سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور چار قدم چل کر وہ ایک بار پھر ان کی طرف مڑا۔ جیسے پوچھ رہا ہو کہ یہیں کر لوں۔

"ہاں ہاں! ـــ یہیں کر لو" ـــــ جوزف نے کہا۔ وہ دونوں خاموش کھڑے تھے لیکن ان کے اعصاب نامعلوم طور پر تنے ہوئے تھے۔

"مجھے اس کی نیت درست نہیں لگتی ـــ جوانا ہوشیار رہنا" ـــــ جوزف نے جوانا سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔



"یہ جائے گا کہاں" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ دونوں اچھل پڑے۔ کیونکہ الیثورداس اچانک گھاس کے میدان کی طرف بھاگ پڑا تھا۔

اور پھر وہ دونوں بھی چیختے ہوئے اس کے پیچھے بھاگ پڑے۔ الیثورداس کی ٹانگوں میں تو جیسے بجلیاں لگ گئی تھیں اور وہ اتنی تیزی سے بھاگ رہا تھا جیسے وہ لمحہ بہ لمحہ پیچھے نکلنے کا ارادہ ہو۔ مگر جوزف اس کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا تھا۔

جوزف کی رفتار بھی لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی چلی جا رہی تھی۔ البتہ جوانا باوجود کوشش کے جوزف سے چند قدم پیچھے ہی تھا۔

گھاس کا میدان تو ابھی بہت دُور تھا اور الیثورداس کا سانس اب اکھڑنے لگا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے اس کا دل پھٹ جائے گا۔ وہ اتنی رفتار سے آج تک کبھی نہ بھاگا تھا۔ لیکن موت کا خوف اُسے بھاگنے پر مجبور کئے ہوئے تھا۔ لیکن اس کے باوجود اُسے احساس تھا کہ فاصلہ لمحہ بہ لمحہ کم ہوتا جا رہا ہے اور اب تو جوزف کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز کے دھماکے اُسے اپنے کانوں کے اندر گونجتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ اس نے اپنی آخری قوت مجتمع کی اور رفتار اور زیادہ بڑھا دی۔ لیکن اس سے صرف اتنا ہوا کہ چند لمحوں کے لئے فاصلہ بڑھ گیا۔ لیکن پھر فاصلہ کم ہوتا چلا گیا۔ جوزف اس کی توقع کے خلاف اپنے بھاری جسم کے باوجود بے حد پھرتیلا تھا۔ البتہ جوانا کی رفتار جوزف سے کم تھی اور اب تو ان دونوں کے درمیان کافی فاصلہ پیدا ہوتا جا رہا تھا البتہ الیثورداس اور جوزف کے درمیان فاصلہ لمحہ بہ لمحہ کم ہوتا جا رہا تھا اور اتنی

لمحے اچانک الیشورد اس کے پیر کو بھاگتے بھاگتے ٹھوکر لگی اور وہ [illegible] اڑتا ہوا منہ کے بل زمین پر جا گرا۔

جوزف چونکہ عین الیشورد اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا اس لئے وہ بھی بروقت نہ سنبھل سکا اور نیچے گرے ہوئے الیشورد اس کے جسم سے ٹکرا کر منہ کے بل زمین پر گرتا چلا گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنا چہرہ زمین سے ٹکرانے سے بچا لیا۔ لیکن چند لمحوں کے لئے اسے یہی محسوس ہوا جیسے آسمان اور زمین دونوں لٹو کی طرح علیحدہ علیحدہ گھومنا شروع ہو گئے ہوں۔ آنکھوں کے سامنے نیلی پیلی چنگاریاں سی بکھرتی چلی گئیں۔ بازو اور کہنیاں اور چھاتی سے نچلا جسم زمین سے بڑی طرح رگڑ کھا گیا تھا۔

ادھر الیشورد اس اچانک گرنے کی وجہ سے اپنا چہرہ بھی نہ بچا سکا اور اس کا چہرہ زمین سے بڑی طرح رگڑ کھا کر زخمی ہو گیا۔ اور وہ بے سدھ ہو کر وہیں زمین پر ہی پڑا رہ گیا۔ اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا اس پر نیم غشی کی سی حالت طاری تھی۔

جب تک جوانا بھاگتا ہوا وہاں پہنچا، جوزف اچھل کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا اور جوانا بھی اس کے قریب آ کر رک گیا۔ وہ بھی بری طرح ہانپ رہا تھا۔

"تت ۔۔۔ تم زخمی تو نہیں ہوئے جوزف" ۔۔۔۔ جوانا نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ بچ گیا ہوں" ۔۔۔۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ الیشورد اس پہلو کے بل زمین پر پڑا بری طرح ہانپتا چلا جا رہا تھا۔



اس کے چہرے کی کھال زمین سے رگڑ کھا جانے کی وجہ سے جگہ جگہ سے چھل گئی تھی اور اس میں سے خون رسنے لگا تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں کا نور چلا گیا ہو۔

"تو تمہیں پیشاب کی حاجت ہو رہی تھی ۔۔۔۔ میں تمہاری حاجت ابھی پوری کرتا ہوں" ۔۔۔۔ جوانا نے آگے بڑھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں زمین پر پڑے ہوئے الیشورد اس سے کہا اور پھر اس نے جھک کر ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی اور اسے ایک جھٹکے سے یوں فضا میں اٹھا لیا جیسے مردہ چھپکلی کو چمٹی سے اٹھایا جاتا ہے۔

الیشورد اس کا جسم بالکل ڈھیلا تھا۔ بس اس کا سینہ مسلسل پھول اور پچک رہا تھا۔ جوانا کی گرفت سے اس کی آنکھوں میں ہلکا سا تحرک ہوا اور چہرہ اور زیادہ بگڑنے لگا اور سینے کے پھولنے میں زیادہ تیزی پیدا ہو گئی شروع ہو گئی تھی۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے معاف کر دو" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد الیشورد اس کے حلق سے منمناتی ہوئی سی آواز نکلی۔

"معافی ! ۔۔۔۔ تم نے ہمیں جس طرح بھگایا ہے اسی طرح معافی تم سے دور بھاگ چکی ہے" ۔۔۔۔ جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور الیشورد اس کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ پڑا اور اس کے کئی دانت اچھل کر اس کے منہ سے باہر جا پڑے۔ اس کا گال ایک ہی تھپڑ نے یوں پھاڑ دیا تھا جیسے گال کو تعمیر کرنے والی مشین میں ڈال دیا گیا ہو۔ الیشورد اس کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور اس کا پورا جسم جوانا کے ہاتھ میں پھڑک کر رہ گیا اور

پھر ساکت ہو گیا۔

"ارے کہیں مار تو نہیں دیا" ـــــــ؟ جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"یہ مرنے والی ہڈی نہیں ہے ـــــ خوامخواہ ریلیں لگوا دی" ـــــ جوانا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور السیورداس کو زمین پر پھینک دیا۔ اور پھر جوزف نے آگے بڑھ کر زمین پر بیہوش پڑے السیورداس کو اٹھا کر اپنے کندھوں پر لاد لیا۔ اس کے بعد ان دونوں نے واپس چلنا شروع کر دیا۔ لیکن ابھی انہوں نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک انہیں اپنے پیچھے کچھ لوگوں کے دوڑنے کا احساس ہوا اور وہ دونوں بیک وقت تیزی سے مڑے۔ دوسرے لمحے ان کے جسموں کے قریب سے گولیاں شائیں شائیں کی آواز سے آگے نکل گئیں اگر وہ مڑتے نہ تو یقیناً گولیاں ان کے جسم میں گھس چکی ہوتیں۔ دوسرے لمحے وہ دونوں تیزی سے زمین پر گر کر قلابازیاں کھانے لگے۔ کیونکہ سامنے سے چار افراد ہاتھوں میں ریوالور اٹھائے گھاس کے میدان سے نکل کر انکی طرف بڑھے چلے آرہے تھے۔ وہ مسلسل فائر کرتے ہوئے آرہے تھے۔ چونکہ زمین بالکل صاف اور ہموار تھی اس لئے ان کے گولیوں سے بچنے کا ایک طریقہ تھا کہ وہ مسلسل قلابازیاں کھاتے چلے جائیں۔ مگر گولیوں سے بچ نکلنا اب اتفاق یا خوش قسمتی پر ہی منحصر رہ گیا تھا۔ دوسرے لمحے جوزف نے چیخ ماری اور وہ بل کھا کر سیدھا ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے گولی اس کے دل میں گھس گئی ہو۔

"ارے جوزف" ـــــ جوانا نے چونک کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے وہ پہلو کے بل گرا۔ گولی اس کے بازو میں گھستی چلی گئی تھی۔ اور پھر اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کا جسم بھی بل کھا کر سیدھا ہوتا چلا گیا۔ دوسری گولی اسکے سینے میں گھس گئی تھی۔ اور گھاس کے میدان سے نکل کر آنے والے چاروں افراد ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ السیورداس بھی ان کے ساتھ ہی زمین پر پڑا ہوا تھا۔



"ارے چیف باس" ـــــ ان میں سے ایک نے چیخ کر کہا اور پھر وہ چاروں تیزی سے السیورداس پر جھکتے چلے گئے۔ ریوالور انہوں نے جیبوں میں ڈال لئے تھے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ السیورداس کو زمین سے اٹھاتے اچانک قریب ہی پڑا ہوا جوزف کسی گیند کی طرح اچھلا اور ان چاروں سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔ وہ چونکہ چاروں ہی اکٹھے ہو کر السیورداس پر جھکے ہوئے تھے اس لئے جوزف کے دھکے کی وجہ سے وہ چاروں ہی زمین پر جا گرے۔ مگر جتنی تیزی سے جوزف اٹھا۔ اس سے کہیں زیادہ تیزی سے وہ چاروں بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ اور پھر ان چاروں نے بیک وقت جیبوں میں ہاتھ ڈالے۔ مگر جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے ان پر چھلانگ لگا دی۔ مگر اس بار وہ سنبھلے ہوئے تھے اس لئے تین آدمی تیزی سے ہٹے اور جوزف کی چھلانگ کی زد میں آنے سے بچ گئے۔ البتہ ایک آدمی جوزف کے ہتھے چڑھ گیا اور جوزف نے انتہائی پھرتی سے اسے باقی تینوں کی طرف اچھال دیا اور وہ آدمی ایک کو لیتا ہوا زمین سے جا ٹکرایا۔ جبکہ باقی دو ریوالور نکالنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر جوزف پر گولیوں کی بوچھاڑ پڑنے لگی۔ اور جوزف وہ ایک لمحے کے لئے لڑکھڑایا اور دوسرے لمحے کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔

جمنا داس اپنے خاص کمرے میں بیٹھا سرنگ کی مرمت اور صفائی کے متعلق تفصیلی لائحہ عمل تیار کرنے میں مصروف تھا تاکہ جیسے ہی چیف باس الشوروا من کارخانے سے واپس آئے وہ اس پلان کے مطابق سرنگ کی صفائی اور مرمت کا کام شروع کرا دے۔

اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جمنا داس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔ کیونکہ ارجن سنگھ شدید زخمی حالت میں دو آدمیوں کے سہارے سے چلتا ہوا کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ ارجن سنگھ کا سر اور چہرہ خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ وہ بڑی مشکل سے آنکھیں جھپکا رہا تھا۔ اس کی حالت سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ چند لمحوں کا ہی مہمان ہے اور اب تک وہ صرف اپنی بے پناہ قوت ارادی کی وجہ سے ہی زندہ ہے۔

"اوہ ارجن سنگھ یہ کیا ہوا" ——— جمنا داس نے اچھل کر کہا



پڑتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید ترین حیرت تھی۔

"سب ——— باس کو وہ پکڑ کر لے گئے ہیں ——— کارخانے کی طرف"۔ ارجن سنگھ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس کو پکڑ کر لے گئے ہیں ——— کون لے گئے ہیں ——— ؟"

جمنا داس نے حیرت سے چیختے ہوئے پوچھا۔

"وہ گھاس کے میدان میں چھپے ہوئے تھے ——— حبشی اور ان کے ساتھی ——— انہوں نے جیپ پر اچانک حملہ کر دیا پھر انہوں نے جیپ پر بم مار دیا ——— سب ہلاک ہو گئے ——— میں باہر نکل گیا تھا لیکن جیپ کے تباہ ہونے سے اس کا ایک ٹکڑا میرے سر پر لگا اور میں بیہوش ہو گیا ——— پھر مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ چیف باس ہمد اٹھا رہے ہیں ——— اور پھر میرے دیکھتے دیکھتے ان میں سے ایک نے چیف باس کا میک اپ کیا ——— ان کا لباس بدلا اور پھر وہ چیف باس کو اپنے ہمراہ کارخانے کی طرف لے گئے ——— میں ان کے جانے کے بعد بڑی مشکل سے رینگتا ہوا یہاں تک پہنچا ہوں" ——— ارجن سنگھ نے اٹک اٹک کر بڑی مشکل سے تفصیل بتائی۔

"حبشی اور اس کے ساتھی ——— مگر وہ لوگ تو سرنگ میں دب کر ہی دفن ہو گئے تھے ——— پھر وہ گھاس کے میدان میں کہاں سے پہنچ گئے۔ ؟"

جمنا داس کا ذہن حیرت کے جھٹکوں سے چکر کھانے لگا تھا۔

"وہ ——— وہ ——— وہی لوگ ہیں ——— جنہوں نے جیگلا ڈر پر حملہ کیا تھا ——— وہ اب کارخانہ تباہ کرنے جا رہے ہیں" ——— ارجن سنگھ نے بڑی مشکل سے آنکھیں جھپکاتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس کا سر

ایک طرف کو ڈھلک گیا۔

"یہ بیہوش ہو گیا ہے باس! ۔۔۔ اس کی حالت بے حد خراب ہے" اُسے بازوؤں سے تھامتے ہوئے ایک آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اسے فوراً ہسپتال لے جاؤ ۔۔۔ جلدی کرو" جمنا داس نے چونک کر کہا اور ان دونوں آدمیوں نے بیہوش ارجن سنگھ کو اٹھایا اور تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

"یہ سب کیسے ہو گیا ۔۔۔ یہ وہ لوگ تو سرنگ میں دب کر ہلاک ہو گئے تھے ۔۔۔ پھر کیسے باہر آ گئے ۔۔۔ اور وہ بھی زندہ سلامت" جمنا داس کا چہرہ ابھی تک حیرت کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔

مگر دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونکا اور پھر کمرے میں موجود الماری کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

اس نے پھرتی سے الماری کھولی اور اس میں سے ایک خانہ کے کونے میں لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے خانہ تیزی سے گھوما اور پھر اس کے پیچھے سے ایک بڑا سا منفرد ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکل آیا۔ جمنا داس نے تیزی سے اس کے مختلف بٹن دباتے اور پھر سائیڈ پر لگا ہوا ایک مائیک نکال کر ہاتھ میں تھام لیا۔ بٹنوں کے دبنے سے ٹرانسمیٹر میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

چند لمحوں بعد سیٹی کی آواز خود بخود بند ہو گئی اور اس کی جگہ ایک انسانی آواز برآمد ہوئی۔

"یس ۔۔۔ لنگنگ کمپیوٹر کالنگ سسٹم اوور" ۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ بالکل مشینی سا تھا۔



"مجھے زیرو سپیشل فریکوئنسی پر بات کرنی ہے ۔۔۔ اٹ از ایمرجنسی اوور" اس نے باوقار لہجے میں کہا۔

"زیرو سپیشل فریکوئنسی کے لئے مخصوص کوڈ دہرائیے۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

"مہاویر چکر ۔۔۔ مشن واٹر سپلائی۔ اوور" ۔۔۔ جمنا داس نے کارخانے کا مخصوص کوڈ دہراتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ زیرو سپیشل فریکوئنسی پہ آپ کس سے بات کرنا چاہتے ہیں اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"مشن کے سربراہ گوپی رام سے ۔۔۔ مگر جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ اوور" جمنا داس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ انتظار فرمایئے ۔۔۔ جب لنک ہو جائے گا آپ کو وش کر دی جائے گی۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خود بخود آف ہو گیا اور جمنا داس ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ صرف چیف باس ایشور داس کو ہی وہ مخصوص فریکوئنسی معلوم تھی جس سے وہ کارخانے میں براہ راست بات کر سکتا تھا۔ باقی سب کے لئے لنک کمپیوٹر کالنگ سسٹم رکھا گیا تھا۔

واپس مڑ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا بٹن دبایا تو دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"یس ۔۔۔ سوہن رام سپیکنگ۔"

"سوہن رام! ۔۔۔ والا ورسنگھ کو میرے پاس بھیجو۔ فوراً" ۔۔۔ جمنا داس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور انٹرکام کا بٹن دبا کر آف کر دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ ہیڈکوارٹر کے سکیورٹی سیل کا نائب انچارج تھا۔ جب کہ چیف سکیورٹی سیل ارجن سنگھ تھا جو پہلے ہی زخمی ہو چکا تھا۔

"ولاور سنگھ! ۔۔۔ ارجن سنگھ کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے" ۔۔۔ جھنا داس نے نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس باس" ۔۔۔ ولاور سنگھ نے مختصر سا جواب دیا۔

"اچھا سنو! ۔۔۔ چیف باس کو اغوا کر کے کارخانے کی طرف لے جایا گیا ہے ۔۔۔ اور ارجن سنگھ کی رپورٹ کے مطابق ایک مجرم نے چیف باس کا میک اپ کیا تھا ۔۔۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ مجرم چیف باس کے روپ میں کارخانہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا ۔۔۔ اور اصل چیف باس کو کارخانے سے باہر ہی رکھیں گے" ۔۔۔ جھنا داس نے ولاور سنگھ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ۔۔۔ میں سمجھ گیا" ۔۔۔ ولاور سنگھ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ لوگ چار یا پانچ کی تعداد میں ہیں ۔۔۔ اور وہ یقیناً کارخانے کے ہنگامی دروازے کے ارد گرد موجود ہوں گے۔ چونکہ وہ کھلی جگہ ہے اس لئے دور سے ہی یہ لوگ نظر آ سکتے ہیں ۔۔۔ تم اپنے ساتھ تین چار مسلح افراد لے جاؤ اور کوشش کرو کہ انہیں اچانک قابو میں کر کے یا ہلاک کر کے چیف باس کو چھڑوا کر یہاں لے آؤ ۔۔۔ لیکن سب کچھ انتہائی ہوشیاری سے ہونا چاہئے ۔۔۔ اگر تم ویسے ہی ان پر چڑھ دوڑے تو ہو سکتا ہے کہ وہ چیف باس کو ہی ہلاک کر دیں" ۔۔۔ جھنا داس نے ولاور سنگھ کو سمجھاتے



ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس! ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ ہمیں گوریلا کارروائی کرنی ہو گی" ۔۔۔ ولاور سنگھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ اور سنو! ۔۔۔ زیادہ چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ۔۔۔ بس مشن جس طرح بھی ہو سکے چیف باس کو واپس لے آنا ہے" ۔۔۔ جھنا داس نے کہا۔

"او کے باس" ۔۔۔ ولاور سنگھ نے جواب دیا۔

"اب جاؤ ۔۔۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے کامیابی کی رپورٹ دو" ۔۔۔ جھنا داس نے کہا اور ولاور سنگھ سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

ولاور سنگھ کو گئے ہوئے پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی۔ اور جھنا داس تیزی سے مڑا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن کھینچ کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"ہیلو ۔۔۔ جھنا داس فرام ہیڈکوارٹر سپیکنگ ۔ اوور" ۔۔۔ جھنا داس نے کہا۔

"پی اے ٹو سپیشل فریکوئنسی پر آپ گرانڈ ماسٹر سے بات کرنا چاہتے تھے ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہاں! ۔۔۔ میں نے بات کرنی ہے ۔ اوور" ۔۔۔ جھنا داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو بات کیجئے ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز گونجنے لگی۔ اور جھنا داس دوسری طرف سے سلسلہ

جلنے کا انتظار کرنے لگا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے پھر
تھوڑی دیر بعد اچانک سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور ٹرانسمیٹر پر سبز رنگ کا بلب
جل اٹھا۔ اس کا مطلب تھا کہ رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

"ہیلو۔ ہیلو ۔۔۔ جھنا داس کرام ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ جھنا داس
نے بے چینی اور گھبراہٹ سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"یس گوپی رام سپیکنگ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے گوپی رام کی آواز
سنائی دی۔

"گوپی رام! ۔۔۔ کارخانے کی کیا پوزیشن ہے ۔۔۔ ؟ چیف باس
کی جگہ ایک نقلی آدمی اندر داخل ہوا ہے۔ اوور" ۔۔۔ جھنا داس نے تقریباً
چیختے ہوئے کہا۔

"نقلی آدمی اندر داخل ہوا ہے ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ اوور" ۔۔۔ ؟
گوپی رام کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ۔۔۔ الیشور داس کی جیپ پر راستے میں حملہ ہوا
اور حملہ آوروں نے جیپ کو بم مار کر تباہ کر دیا ۔۔۔ انہوں نے چیف باس
پر تشدد کیا اور کارخانے کا پتہ پوچھا ۔۔۔ اور پھر ان میں سے ایک نے
وہیں چیف باس کا میک اپ کیا اور چیف باس کو لے کر کارخانے کی طرف
چلے گئے ۔۔۔ جیپ میں موجود ادمن سنگھ زخمی حالت میں وہیں پڑا یہ
سب کچھ دیکھ رہا تھا ۔۔۔ چونکہ وہ شدید زخمی تھا اس لئے وہ چیف باس
کی کوئی مدد نہ کر سکا ۔۔۔ ان کے جانے کے بعد وہ زخمی حالت میں رینگتا
ہوا واپس ہیڈ کوارٹر اب پہنچا ہے اور اس نے یہ اطلاع دی ہے ۔۔۔ میں
نے ہیڈ کوارٹر کی فورس کارخانے کے ہنگامی دروازے کی طرف بھیج دی



ہے تاکہ چیف باس کو ان کی گرفت سے چھڑایا جا سکے ۔۔۔ اس لئے میں
پہلے اطلاع دے رہا ہوں اگر کوئی آدمی الیشور داس کے روپ میں کارخانے
میں داخل ہوا ہے ۔۔۔ تو وہ یقیناً نقلی آدمی ہو گا۔ اوور" ۔۔۔ جھنا داس
نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ تم نے حیرت انگیز خبر سنائی ہے ۔۔۔ کارخانے میں چیف
باس داخل ہوئے ہیں ۔۔۔ اور وہ مجھے لے کر مرکزی سسٹم روم میں آئے ہیں
انہوں نے تو یہی کہانی سنائی تھی ۔۔۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ یہاں کے
انچارج کانڈس ٹی کی حاضر دماغی کی وجہ سے اسے قید کر لیا گیا ہے ۔۔۔ تم
فوراً چیف باس کو ٹریس کرو ۔۔۔ اور پھر مجھے اطلاع دو ۔۔۔ میں اس
آدمی کو اس وقت تک قید میں رکھوں گا۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے
گوپی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی نقصان تو نہیں ہوا۔ اوور ۔۔۔۔ ؟ جھنا داس نے بے چین لہجے
میں پوچھا۔

"نہیں! ۔۔۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اوور ۔۔۔ دوسری طرف سے
گوپی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے! ۔۔۔ جیسے ہی چیف باس کا پتہ چلے گا ۔۔۔ میں تمہیں
اطلاع کر دوں گا۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ جھنا داس نے اطمینان کا طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف
کر دیا اور پھر اسے واپس گھما کر الماری بند کر دی۔ اب اس کے چہرے
پر پہلے کی نسبت اطمینان کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ وہ دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ
گیا۔ اب اسے ودادن سنگھ کی واپسی کا انتظار تھا۔ وہ بار بار چونک کر دروازے

کی طرف دیکھتا۔ کبھی میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھاتا۔ لیکن پھر ہاتھ روک لیتا۔

اسی طرح انتظار کرتے ہوئے اسے تقریباً آدھ گھنٹہ گزر گیا۔ اچانک انٹرکام کی زوں زوں کی مخصوص آواز ابھری اور جمنا داس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس —" جمنا داس نے تیز لہجے میں کہا۔

"بھوجن رام سپیکنگ باس — دلاور سنگھ اور اس کے ساتھی واپس آ گئے ہیں — وہ چیف باس کو اپنے ہمراہ لے آئے ہیں — چیف باس بے حد زخمی ہیں" — بھوجن رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زخمی ہیں — کیا شدید زخمی ہیں" — جمنا داس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"اتنے زیادہ شدید زخمی بھی نہیں ہیں — بہرحال وہ آپ کے کمرے میں پہنچنے ہی والے ہیں میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"۔ بھوجن رام نے جواب دیا۔

"تھینک یو" — جمنا داس نے کہا اور انٹرکام کا رسیور ایک جھٹکے سے رکھ دیا۔ اب اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دلاور سنگھ ایک اور آدمی کے ہمراہ اندر داخل ہوا۔ دلاور سنگھ کے کاندھے پر ایشور داس لدا ہوا تھا اس نے بڑی احتیاط سے اسے صوفے پر لٹا دیا اور جمنا داس دوڑ کر ایشور داس کی طرف بڑھا۔

ایشور داس کا چہرہ زخمی تھا۔ ایک گال قیمہ بنا ہوا تھا۔ منہ سے کئی دانت غائب تھے اور وہ بے ہوش تھا۔



"ڈاکٹر کو بلاؤ جلدی — باس کی حالت تشویشناک ہے — جلدی کرو" — جمنا داس نے چیخ کر دلاور سنگھ سے کہا اور دلاور سنگھ کے اشارے پر اس کا ساتھی بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

جمنا داس بار بار ایشور داس کی نبض چیک کر رہا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی سفید کوٹ پہنے ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر ہاتھ میں بیگ سنبھالے بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا — چیف باس کو کیا ہوا" — ڈاکٹر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"دیکھیے کیا ہوا" — جمنا داس نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر تیزی سے صوفے پر پڑے ہوئے ایشور داس پر جھکتا چلا گیا۔

چند لمحے چیکنگ کرنے کے بعد ڈاکٹر نے بیگ کھول کر سرنج نکالی اور پھر اس نے یکے بعد دیگرے ایشور داس کو دو انجکشن لگائے اور پھر وہ چہرے کے زخموں کی بینڈیج میں مصروف ہو گیا۔ جمنا داس اور دلاور سنگھ خاموش کھڑے سب کارروائی دیکھتے رہے۔ بینڈیج سے فارغ ہو کر جب ڈاکٹر نے بیگ بند کیا تو جمنا داس نے اس سے مخاطب ہو کر کہا

"کیا پوزیشن ہے ڈاکٹر" — جمنا داس کے لہجے میں پریشانی نمایاں تھی۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں — چیف باس جلد ٹھیک ہو جائیں گے — میں نے انجکشن لگا دیئے ہیں — یہ آدھے گھنٹے کے اندر ہوش میں آ جائیں گے" — ڈاکٹر نے مطمئن لہجے میں کہا اور جمنا داس نے سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر بھی اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ ڈاکٹر بیگ

لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

جمنا داس، دلاور سنگھ کی طرف مڑا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا ہوا ـــــ؟ چیف باس کہاں سے ملے ـــ؟" جمنا داس نے پوچھا۔

"میں تین آدمیوں کے ہمراہ وہاں گیا تھا ـــ احتیاطی تدابیر کی بنیاد پر میں نے زیادہ آدمی ساتھ لینے مناسب نہ سمجھے تھے ـــ ہم گھاس کے میدان کے آخر میں پہنچے ہی تھے کہ ہم نے دور سے چیف باس کو بھاگ کر گھاس کے میدان کی طرف بڑھتے دیکھا ـــ وہ بے تحاشا بھاگ رہے تھے اور ان کے پیچھے دو گرانڈیل حبشی بھاگ رہے تھے ـــ ہم چونکہ کافی فاصلے پر تھے ـــ اور ہمارے پاس سٹین گنیں نہ تھیں۔ کیونکہ وہ گھاس میں چھپ نہ سکتی تھیں ـــ اس لئے ہم فوری طور پر چیف باس کی مدد نہ کر سکے ـــ اور پھر چیف باس اچانک زمین پر گر گئے اور دوسرے لمحے ایک حبشی بھی گر گیا ـــ دوسرے حبشی نے چیف باس کو گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور زور سے ایک تھپڑ دے مارا ـــ پھر اس نے چیف باس کو زمین پر پھینک دیا ـــ دوسرا حبشی جو گرا تھا فوراً اٹھ کر چیف باس کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور واپس مڑ گئے۔ اس وقت ہم نے حملہ کیا اور ان دونوں پر ریوالوروں سے فائرنگ کر دی۔ ان دونوں نے زمین پر گر کر گولیوں سے بچنے کے لئے قلابازیاں کھانی شروع کر دیں ـــ چیف باس کو بھی انہوں نے پھینک دیا تھا۔ پھر ان میں سے ایک گر گیا ـــ بعد ازاں دوسرا بھی گرا۔ اور ہم بھاگ کر چیف باس کی طرف بڑھے ـــ مگر اسی لمحے پہلے حبشی نے اچانک ہم



پر فائر کھول کر دیا ـــ اس نے تو باقاعدہ ہمیں دھوکہ دینے کے لئے ایسا کیا تھا۔ اس کی گولی سے ہم گر گئے ـــ لیکن پھر ہم نے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد اسے گولی مار کر ڈھیر کر دیا۔ اسی لمحے دور سے ہمیں ان کے ساتھی بھی دوڑ کر اسی طرف آتے دکھائی دیئے تو ہم نے چیف باس کو اٹھایا اور واپسی کے لئے دوڑ لگا دی ـــ کیونکہ ہم چیف باس کی وجہ سے ان سے الجھنا نہ چاہتے تھے ـــ گھاس کے میدان میں داخل ہونے کے بعد وہ ہمیں تلاش نہ کر سکے اور ہم چیف باس کو لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے ـــ یہاں آتے ہی میں نے آٹھ افراد کو باہر جا کر ان لوگوں سے نپٹنے کا حکم دے دیا ہے ـــ" دلاور سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کارکردگی بہت شاندار رہی ہے دلاور سنگھ ـــ باس جب ہوش میں آئیں گے تو بے حد خوش ہوں گے ـــ اب تم جا سکتے ہو" ـــ جمنا داس نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور دلاور سنگھ سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

جمنا داس اب چیف باس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔

ناٹران اور فیصل جان کارخانے کے عقبی دروازے کے سامنے ایک درخت کی آڑ میں چھپے ہوئے تھے۔ ان کی تیز نظریں ہر طرف کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ ٹیلا ان سے تھوڑے فاصلے پر تھا جس کے پیچھے جوزف اور جوانا کے ساتھ الیشوروا س موجود تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ جوانا اور جوزف الیشوروا س کو لئے پیچھے کی طرف مڑے۔ الیشوروا س آگے آگے تھا جبکہ وہ دونوں پیچھے تھے۔

"یہ کہاں جا رہا ہے ۔۔۔۔ کہیں بھاگ ہی نہ جائے" ۔۔۔۔ ناٹران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بھاگ کر کہاں جائے گا" ۔۔۔۔ فیصل جان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ناٹران اس کی بات کا جواب دیتا الیشوروا س



واقعی بھاگ پڑا۔ جوزف اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔

"اوہ! ۔۔۔ وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا" ۔۔۔۔ ناٹران نے پریشان لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔ چونکہ فاصلہ کافی تھا اس لئے وہ فوری طور پر ان کی مدد بھی نہ کر سکتے تھے۔

"کیا میں ان کے پیچھے جاؤں" ۔۔۔۔ فیصل جان نے پوچھا۔

"نہیں! ۔۔۔ جوزف بہت تیز بھاگ رہا ہے ۔۔۔ وہ اسے جلد ہی پکڑ لے گا" ۔۔۔۔ ناٹران نے جواب دیا کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ جوزف کی رفتار الیشوروا س سے زیادہ تیز تھی۔ مگر الیشوروا س کو بھی جیسے پر لگ گئے تھے۔

اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے الیشوروا س اور جوزف دونوں زمین پر گر پڑے۔ وہ گیس کے میدان سے کافی قریب پہنچ چکے تھے۔ لیکن میدان میں رہنے والی کارروائی ابھی ان کے سامنے ہی ہوئی۔

مگر جیسے ہی جوزف، الیشوروا س کو اٹھا کر واپس مڑا، ناٹران اور فیصل جان دونوں یک لخت اچھل پڑے۔ کیونکہ انہوں نے گیس کے میدان سے چار افراد کو ریوالوروں سے فائرنگ کرتے ان کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی فیصلہ کرتے، انہوں نے جوزف کو گولیاں کھا کر نیچے گرتے اور بعد ازاں جوانا کو بھی گرتے دیکھا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ کیا ہو گیا" ۔۔۔۔ ناٹران نے کہا اور پھر وہ جیب سے ریوالور نکال کر بے تحاشا ان کی طرف بھاگ پڑا۔ اس نے ہوائی فائر بھی کیا۔ فیصل جان بھی اس کے پیچھے تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ موقع پر پہنچتے

انہوں نے ان چاروں کو اسٹور روم سے اٹھا کر گھاس کے میدان کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔

صفدر اور کیپٹن شکیل بھی فائرنگ کی آوازیں سن کر دروازے کے عقب سے نکل آئے تھے اور اب وہ بھی ان کے پیچھے ہی بھاگتے ہوئے آ رہے تھے۔

جب فیصل جان اور ناٹران اس جگہ پہنچے جہاں جنگ ہوئی تھی تو ان کے قدم خود بخود رکتے چلے گئے۔ جوانا اور جوزف دونوں خون میں لت پت ہوئے پڑے تھے۔

"فیصل! — ان کا پیچھا کرو — میں انہیں دیکھتا ہوں" — ناٹران نے چیخ کر فیصل جان سے کہا اور فیصل تیزی سے گھاس کے میدان کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

ناٹران نے تیزی سے جوزف اور جوانا دونوں کو سیدھا کیا اور انہیں چیک کرنے لگا۔ اتنی دیر میں صفدر اور کیپٹن شکیل بھی وہاں آ پہنچے ان کے چہروں پر شدید تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا ہوا — کیا ہوا — ؟" صفدر نے جوزف اور جوانا پر جھکتے ہوئے کہا۔

"انہیں گولیاں لگی ہیں" — ناٹران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ پھر اس نے خون روکنے کے لئے اپنی پتلون کے پائنچے پھاڑ پھاڑ کر زخموں پر باندھنے شروع کر دیئے۔

جوزف کو تین گولیاں لگی تھیں جن میں سے دو پیٹ میں اور ایک کاندھے کے قریب۔ جبکہ جوانا کو دو گولیاں لگی تھیں۔ ایک بازو پر اور دوسری سینے



کے قریب۔

"ان کی حالت بے حد خراب ہے — انہیں فوراً کسی ہسپتال پہنچانا ہوگا ورنہ — " ناٹران نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر دیر نہیں ہونی چاہئے" — صفدر اور کیپٹن شکیل نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اب انہیں اٹھا کر اتنی دور شہر کیسے لے جایا جائے گا — ؟" ... نے مزید تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن! — تم جوزف کو اٹھاؤ — میں جوانا کو اٹھاتا ہوں" — صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر یہ تو بے حد بھاری بھرکم ہیں — ایک آدمی انہیں کیسے اٹھا سکے گا" — ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے فیصل جان بھی واپس آ گیا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"ہاں! — وہ گھاس کے میدان ہی کہیں غائب ہو گئے ہیں" — فیصل جان نے کہا۔

"چھوڑو انہیں — ایسا کرو کہ تم کیپٹن شکیل کے ساتھ مل کر جوانا کو اٹھاؤ اور میں صفدر کے ساتھ مل کر جوزف کو اٹھاتا ہوں — ہمیں انہیں فوراً ڈاکٹر ... کے ہسپتال پہنچانا ہے" — ناٹران نے فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر ان چاروں نے مل کر ان دونوں کو اٹھایا اور تیزی سے جھیل ... کی طرف بڑھتے چلے گئے جدھر سے سڑک قریب ترین پڑتی تھی۔ ... بوجھ بٹ جانے کی وجہ سے اب انہیں اتنی مشکل پیش نہ آ رہی تھی۔ ... لمبی لمبی گھاس میں چلتے ہوئے وہ ایک چھوٹا سا میدان پار کر کے

پیچھے ہو جاؤ ۔۔۔۔ پیچھے ہو جاؤ ۔۔۔۔ دفعتاً نا ٹران نے چیختے ہوئے

جھیل کی شمالی سمت میں بڑھتے چلے گئے۔ وہ سب انتہائی تیزی سے لمبی لمبی گھاس میں لیٹ گئے۔ کیونکہ

شمالی سمت میں ایک بڑا سا قطعہ ایسا تھا جس میں گھنے درخت موجود تھے۔ میدان سے آگے اور ۔۔۔۔ ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے

تھے۔ اس قطعہ کو پار کرنے کے بعد وہ اس سڑک پر پہنچ گئے جو بی کالا ۔۔۔۔ کے میدان سے اسی حصے کی طرف بڑھتے ہوئے نظر آئے

کی طرف جاتی تھی۔ مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے

اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ نا ٹران نے ۔۔۔۔ آ رہے تھے۔

اور جوزف کو پچھلی نشست اور دو نشستوں کے درمیان خالی جگہ پر لٹا دیا ۔۔۔۔ سیدھا کھڑے ہوئے نکلے ہیں" ۔۔۔۔ نا ٹران نے تبصرہ کرتے

"فیصل! ۔۔۔۔ تم انہیں لے جاؤ ۔۔۔۔ ہم واپس جاتے ہیں" ۔۔۔۔ نا ٹران

نے فیصل جان سے کہا اور فیصل سر ہلاتا ہوا اگلی نشست پر بیٹھ گیا۔ "یقیناً ۔۔۔۔ اور انہیں ہماری ہی تلاش ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے

"انہیں کیا ہو گیا ہے جناب! ۔۔۔۔ انہیں شاید گولیاں لگی ہیں" ۔۔۔۔ بیٹھتے ہوئے کہا۔

ڈرائیور جو قریب کھڑا غور سے ساری صورت حال کا جائزہ لے رہا تھا ۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ انہیں بے ہوش کر لیا گیا ہے" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل

آخر کار بول پڑا۔ برداشت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔۔ مجرموں سے مقابلے میں زخمی ہوئے ہیں ۔۔۔۔ ہم ادھر نہیں کیپٹن! ۔۔۔۔ انہیں نکل جانے دو ۔۔۔۔ اس طرح

انٹر نیشنل سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں" ۔۔۔۔ فیصل جان نے فوراً ۔۔۔۔ ان کو یقین ہو جائے گا کہ ہم زخمیوں کو لے کر یہاں سے جا چکے

ٹھکانے لگنے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور انٹر نیشنل اور سیکرٹ سروس کا ۔۔۔۔ ورنہ شاید کتنے افراد مزید آ جائیں" ۔۔۔۔ نا ٹران نے لفظی

الفاظ سن کر ڈرائیور فوراً ہی مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اس کی تائید

"بہتر جناب! ۔۔۔۔ چلیے جناب" ۔۔۔۔ ڈرائیور نے جلدی سے ڈرائیونگ ۔۔۔۔ ہلا دیئے۔

سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ٹیکسی ایک جھٹکے سے آگے بڑھ ۔۔۔۔ انہوں نے مسلح افراد کو گھاس کے میدان میں داخل ہوتے اور پھر

اور پھر سڑک پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی گئی۔ ۔۔۔۔ آگے بڑھتے ہوئے ان کے بالکل قریب سے گزرتے ہوئے

جب ٹیکسی آگے بڑھ کر ان کی نظروں سے دور ہو گئی تو نا ٹران، صفدر ۔۔۔۔ نکل گئے۔ جب وہ نا ٹران، صفدر اور کیپٹن شکیل کے قریب سے

اور کیپٹن شکیل واپس مڑے اور دوبارہ کاٹھانے کے ہنگامی دروازے کی ۔۔۔۔ تو ان تینوں نے اپنے سانس تک روک لئے تھے تاکہ انہیں کسی قسم

طرف بڑھتے چلے گئے۔

کا شبہ تک ہو۔

وہ آٹھوں بالکل خاموشی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ لیکن ان کی آنکھیں اِدھر اُدھر کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ انتہائی محتاط مگر تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ آٹھوں کافی آگے نکل گئے تو ناٹران، صفدر اور کیپٹن شکیل بڑی احتیاط سے اٹھے اور چوکنے انداز میں چلتے ہوئے دوبارہ کارخانے کے ہنگامی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تینوں لمبی لمبی گھاس میں چل رہے تھے۔

گھاس کا میدان پار کر کے وہ تینوں جیسے ہی کارخانے کے ہنگامی دروازے والے مندر کی عمارت کے قریب پہنچے تو انہیں اچانک احساس ہوا کہ وہ چاروں طرف سے کسی نادیدہ جال کی گرفت میں آگئے ہیں۔ انہوں نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا ــــــ لیکن ہر طرف سناٹا اور ویرانی تھی۔ آس پاس ــــــ یا دور دور تک کوئی آدمی دکھائی نہ دے رہا تھا۔

"خوابِ آور کی حساسیت ہوگئی ہے" ــــــ ناٹران نے بڑا سا منہ بنا کر کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ ان کے قدم اپنی جگہ پر جام سے ہو گئے تھے۔ وہ اپنے جسم کو حرکت دینے سے قاصر تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے انہیں پتھر کے مجسموں میں تبدیل کر دیا گیا ہو۔

"ارے یہ کیا ہو گیا ــــــ؟" تینوں بیک وقت چیخے۔

"میرا خیال ہے کہ ہم پر کسی مفلوج کر دینے والی شعاعوں کا اٹیک کیا گیا ہے" ــــــ صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ان کے جسم گردن تک



حرکت کرنے سے قاصر تھے۔ البتہ سر کو وہ جس طرح چاہتے موڑ لیتے۔ زبان بھی بالکل درست انداز میں کام کر رہی تھی۔

اسی لمحے مندر کے دروازے سے چار مسلح افراد باہر نکلے۔ ان کا رُخ ان تینوں کی طرف تھا۔ وہ سٹین گنوں سے مسلح تھے۔

"کہو ــــــ کیسی حالت ہے تمہاری ــــــ؟ بڑے آئے تھے حملہ کرنے۔" ایک آدمی نے قریب آ کر بڑے طنزیہ لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تم نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے" ــــــ؟ ناٹران نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"فیزیکل ریز کا اٹیک ہے ــــــ تم ہماری ریز میں آگئے تھے؟" ــــــ اسی آدمی نے کہا اور ان تینوں نے بے ساختہ طویل سانس لئے۔ واقعی وہ بے خیالی میں مندر سے سوگز کے فاصلے کا خیال نہ رکھ سکے تھے اور اس کے قریب پہنچ گئے تھے۔ پھر تین افراد نے آگے بڑھ کر انہیں اپنے کندھوں پر یوں لاد لیا جیسے پتھر کے مجسموں کو اٹھاتے ہیں اور وہ تینوں بے بسی سے کندھوں پر لدے مندر کے دروازے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ بے بسی بھی ایسی جس کا کوئی مداوا نہ تھا۔

عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکالنے کی کوشش کی تھی کہ اچانک اس کے پیروں تلے سے زمین نکلتی چلی گئی اور اسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اسے اندھے کنوئیں میں دھکیل دیا ہو۔ وہ اتنی تیزی سے نیچے گرا تھا کہ نہ ہی فوری طور پر وہ اپنے جسم کو سنبھال سکا اور نہ ہی اس کے ہوش و حواس قائم رہ سکے۔

اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک دھماکے سے نیچے سخت فرش پر گرتا چلا گیا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی تمام ہڈیاں فرش سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو گئی ہوں۔ درد کی ایک تیز لہر اس کے پورے جسم میں بجلی کی رو کی طرح دوڑتی چلی گئی اور پھر اس کے حواس پر تاریکی کا سیاہ پردہ پڑتا چلا گیا۔ وہ اچانک اس بلندی سے سخت فرش پر گرنے کی وجہ سے بیہوش ہو گیا تھا۔

اس کے بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ کافی دیر تک آنکھوں کو حرکت دیئے بغیر بے حس و حرکت پڑا رہا اور پھر آہستہ آہستہ اس کے شعور



میں زندگی کی لہریں دوڑتی چلی گئیں۔ اور اسے یاد آ گیا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اٹھ کر بیٹھنا چاہا مگر دوسرے لمحے وہ طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کا جسم ایک لمبے اور چوڑے تختے پر چمڑے کی مضبوط بیلٹوں سے بندھا ہوا تھا۔ وہ صرف اپنا سر ہی ہلا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے سر ہلا کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ اس کے ساتھ ہی اسی طرح کے تین تختوں پر ناٹران، صفدر اور تنویر بھی اسی شکل میں بندھے ہوئے پڑے تھے۔ وہ سب ایک کافی بڑے ہال میں موجود تھے جس کا کسی بھی طرف سے کوئی دروازہ نظر نہ آ رہا تھا۔ اور چھت خاصی اونچی تھی۔

"عمران صاحب! ہوش آ گیا آپ کو" ۔۔۔ اچانک ناٹران کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"مگر صاحب کو نئے چہرے اگر کے بننے والے ہیں" ۔۔۔ عمران کا لہجہ [illegible] کی طرح تھا۔ ظاہر ہے ہوش میں آنے کے بعد اس کی یادداشت بھی لوٹ آئی تھی۔

"اب سب کچھ فضول ہے ۔ آپ کا میک اپ صاف کیا جا چکا ہے اور آپ اس وقت اپنی اصلی شکل میں ہیں ۔۔۔ دوسری بات یہ کہ اصل بلیو رو اس ہم سے فرار ہو کر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ چکا ہے" ۔۔۔ ناٹران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور تم لوگ فرار ہو کر یہاں پہنچ گئے ۔۔۔ کیا یہ کوئی جدید قسم کا قبرستان ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔ البتہ اس بار وہ اپنے اصل لہجے میں بول رہا تھا۔

"عمران صاحب! — الیشور داس، جوزف اور جوانا کی تحویل میں تھا کہ وہ اچانک بھاگ پڑا — یہ دونوں اس کے پیچھے بھاگے — میں اور ٹینسل جان — اور کیپٹن شکیل اور صفدر علیحدہ علیحدہ گروپوں کی صورت میں تھے۔ ہم بھی ان کے پیچھے بھاگے — مگر جوزف اور جوانا نے الیشور داس کو پکڑ لیا — لیکن اسی لمحے گھاس کے میدان سے الیشور داس کے آدمیوں نے ان دونوں پر فائر کھول دیا ... وہ دونوں چونکہ کھلے مقام پر تھے اس لئے شدید زخمی ہو کر گر پڑے اور پھر ہمارے پہنچنے تک وہ ان دونوں کو چھوڑ کر الیشور داس کو اٹھا کر گھاس کے میدان میں غائب ہو گئے — جوزف اور جوانا دونوں کی حالت بے حد خراب تھی — ان کے پیٹ اور سینے میں گولیاں لگی تھیں — اس لئے ہم سب مل کر انہیں اٹھا کر سڑک پر لے گئے اور میں نے ان دونوں کو ٹیکسی میں سوار کر کے ٹینسل جان کو ان کے ہمراہ بھیج دیا — تاکہ انہیں فوری طور پر طبی امداد مہیا ہو سکے — اس کے بعد ہم تینوں واپس آ رہے تھے کہ ہم بے خیالی میں مندر کی عمارت کے قریب آ گئے سوگری کی باؤنڈری کے اندر — جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم پر کوئی نامعلوم شعاعیں ڈال کر ہمیں مفلوج کر دیا گیا۔ صرف ہمارے سر ہل سکتے تھے اور ہم بول سکتے تھے۔ پھر مندر سے مسلح افراد نکلے اور ہمیں کاندھوں پر اٹھا کر یہاں لے آئے — آپ کو ابھی تھوڑی دیر قبل ہی یہاں لایا گیا ہے" — ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو میرا اندازہ درست ہے کہ آپ کو بد قسم کے قبرستان میں لایا گیا ہے ظاہر ہے کاندھوں پر اٹھا کر تو قبرستان ہی لے جایا جا سکتا ہے" — عمران نے یوں خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اس کا اندازہ درست نکلنے پر اسے



بہت قیمتی انعام مل گیا ہو۔

پھر اس سے پہلے کہ ناٹران یا کوئی دوسرا اس کی بات کا جواب دیتا، سامنے کی دیوار درمیان سے ہٹتی چلی گئی اور گوپی رام چار مسلح افراد کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ گوپی رام کے چہرے پر بڑی پراسرار سی مسکراہٹ نمایاں تھی۔

"تمہیں ہوش آ گیا عمران! — ویسے تم نے چکر تو خوب چلایا تھا۔ لیکن تمہاری بدقسمتی کہ کاکوس جی نے تمہیں پہچان لیا تھا — تمہیں اب یہ علم ہو سکتا تھا کہ کاکوس جی الیشور داس صاحب کے بچپن کے دوست تھے۔" گوپی رام نے عمران کے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کاکوس جی صاحب انتقال فرما گئے ہیں — بڑا افسوس ہوا — بیچارہ بڑا ہی نیک آدمی تھا" — عمران نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اسے کاکوس جی کے انتقال پر گہرا صدمہ پہنچا ہو۔

"انتقال کر گئے — کیا مطلب — وہ تو زندہ ہیں — کیا اب تم میرے سامنے یہ ڈھونگ رچاؤ گے کہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" — گوپی رام نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بھئی ناراض کیوں ہوتے ہو گوپی رام صاحب! — تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ کاکوس جی الیشور داس کے بچپن کے دوست تھے — اب اتنی اردو تو مجھے بھی آتی ہے کہ تھے اور ہیں میں فرق سمجھ سکوں" — عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو عمران! — میں انتہائی ٹھنڈی طبیعت کا آدمی ہوں — اس لئے ٹوپی رام وغیرہ کے الفاظ کہہ کر تم مجھے مشتعل نہیں کر سکتے" — گوپی رام

لے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں مشتعل کرنے کے لئے میں نے کوئی سگریٹ سلگانا ہے ـــــ جبکہ میں تو نان سموکر ہوں ـــــ دنیا کی یہی ایک نعمت ہے جس سے میں محروم ہوں ـــــ قبلہ اباجان نے ایک بار سگریٹ کا ٹوٹا پیتا دیکھ کر وہ ٹھکائی کی تھی کہ چالیس روز تک ہڈیاں سینکتا رہا تھا ـــــ پھر میں نے سوچا کہ ٹوٹا پینے پر اگر اتنی ٹھکائی ہو سکتی ہے تو سالم سگریٹ پینے پر تو انہوں نے ہڈیاں باہر نکال کر ریزہ ریزہ کر دینی ہیں ـــــ اور قسمت کھوری رام صاحب! ـــــ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ مجھے اپنی ہڈیوں کا بڑا فکر رہتا ہے ـــــ ہڈیوں کے بغیر پارلیش تو ہوتے ہی نہیں" ـــــ عمران کی زبان حسب عادت جب چل نکلی تو پھر اس کا ٹھہرانا ناممکن ہی تھا۔

"تم خواہ مخواہ اپنے آپ کو جوکر بنانے کی کوشش کر رہے ہو ـــــ مجھے تمہاری ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ـــــ اور یہ بھی بھول جاؤ کہ میں تمہیں چیف باس کی طرح کسی سے لڑانے کا موقع دوں گا ـــــ میں اپنے ساتھ پانچ آدمی لے آیا ہوں ـــــ تم یہیں گھٹنوں پر بندھے بندھے ہی چھلنی کر دیئے جاؤ گے ـــــ اور پھر مزید تسلی کے لئے میں نے تمہاری لاشوں کو جلانے کا پروگرام بنایا ہے" ـــــ گوپی رام نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ وہ یوں بات کر رہا تھا جیسے وہ انسانوں کو مارنے اور جلانے کی بجائے لکڑیاں جلانے کا پروگرام بنا رہا ہو۔

"واہ ـــ واہ! ـــــ کیا تسلی ہے کہ لاشوں کو جلا رہے ہو ـــــ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہمیں زندہ ہی جلا دو ـــــ تاکہ ہمیں کم از کم مرنے سے پہلے اس بات کا صحیح طور پر اندازہ ہو سکے کہ جسے زندہ جلایا جاتا ہے اس کے احساسات



ہوتے ہیں" ـــــ عمران نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا جیسے وہ انسانوں کی بجائے آتشدان جلانے کی بات کر رہا ہو۔

"ہاں! ـــــ ایسا بھی ہو سکتا ہے ـــــ خواہ مخواہ آٹھ دس گولیاں بھی کیوں ضائع کی جائیں" ـــــ گوپی رام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب! ـــــ مجھے آج پتہ چلا کہ بچت کسے کہتے ہیں ـــــ یہ جو بتیاں بچت کرو بچت کرو" چیختی رہتی ہیں اس کا مطلب بھی آج ہوا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو عمران! ـــــ میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ تم نے بہرحال مرنا تو ہے ہی ـــــ تم صرف اتنا بتا دو کہ تم مجھے مرکزی سسٹم والے اتنے میں کیوں لے گئے تھے ـــــ تمہارا کیا پروگرام تھا" ـــــ گوپی رام نے موضوع بدلتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس پروگرام کا تمہیں پتہ تو اس وقت چلے گا ـــــ جب تم ہمیں جلا کر ہماری راکھ مرکزی سسٹم پر جا کر ڈالو گے ـــــ فی الحال تمہیں اس پروگرام کا اندازہ بھی نہیں ہو سکتا" ـــــ عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے تمہاری مکمل تلاشی لی ہے ـــــ تمہاری جیبوں سے ایسی چیزیں نکلی ہیں ـــــ جن میں سے بہت سی چیزیں میری اور کاؤس جی کی سمجھ سے بھی بالاتر تھیں ـــــ اس لئے میں نے وہ سب چیزیں ضبط کر کے چیف باس کے پاس بھجوا دی ہیں تاکہ وہ ان اشیاء پر ریسرچ کر سکے ـــــ لیکن میرے خیال میں ان میں کوئی بھی ایسا ہتھیار نہ تھا جس سے تم کارخانے سے باہر نکل کر کارخانے کو کوئی نقصان پہنچا سکتے ـــــ اس لئے تمہارا جو منصوبہ بھی تھا وہ بہرحال پورا نہیں ہوا ـــــ اس لئے اب تم زندہ جلنے کے لئے تیار

ہو جاؤ" ـــــ گوپی رام نے خود ہی سوال کر کے خود ہی اس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو چھٹی ہوئی ـــ خواہ مخواہ کی پوچھ گچھ سے جان چھوٹی ـــ لیکن مجھے یہاں لکڑیوں کا ڈھیر نظر نہیں آ رہا ـــ ہمیں جلاؤ گے کیسے" ـــ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"لکڑیوں کا ڈھیر ـــ تمہاری مذاق کی حس واقعی بہت اچھی ہے ـــ ہمارے پاس ایک بہت بڑی الیکٹرک بھٹی ہے ـــ ہم اس تختے سمیت تمہیں اس میں دھکیل دیں گے اور مسئلہ ختم" ـــ گوپی رام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر چیف آشوتوش کو کیسے اس بات کا ثبوت دو گے کہ تم نے واقعی ہمیں جلا دیا ہے ـــ جو تم جانتے ہو کہ وہ ہمیں کئی بار مار چکا ہے لیکن پھر بھی ہم اس کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے ہیں؟" ـــ عمران نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ واقعی باس کو ایسی صورت میں یقین دلانا مشکل ہو جائے گا۔ ٹھیک ہے تمہیں گولیوں سے چھلنی کر کے تمہاری لاشیں چیف باس کو بھجوا دیتا ہوں ـــ وہ اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد خود ہی یہ فیصلہ کریگا کہ تمہاری لاشوں کا کیا کیا جائے" ـــ گوپی رام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہیں بچت کا ایک اور طریقہ بتاتا ہوں ـــ اس سے تمہاری صرف ایک دو گولیاں ہی ضائع ہوں گی ـــ باقی بچ جائیں گی ـــ ایسا کرو کہ مجھ پر پہلے فائر کا حکم دیدو ـــ پھر دیکھنا کہ یہ تینوں خود بخود ہی ختم ہو جائیں گے" ـــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خود بخود ختم ہو جائیں گے ـــ کیا مطلب ـــ میں سمجھا نہیں"



گوپی رام نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ایک تو یہ مطلب پوچھنے والی بیماری متعدی ہو چکی ہے ـــ ہر شخص ہر وقت مطلب ہی پوچھتا رہتا ہے ـــ یعنی سیدھی سی تو بات ہے تم نے میرے لباس کی تو تلاشی لے لی ہے ـــ لیکن میرے جسم کی اندرونی تلاشی تو نہیں لی ـــ اب تمہیں کیا پتہ کہ میں نے اپنی قربانی دینے کے بعد قربانی لینے والوں کے لئے کیا بندوبست کر رکھا ہے ـــ جیسے ہی میرے خون کی روانی رکے گی ـــ میرے جسم کے اندر موجود انتہائی طاقتور ایٹم بم پھٹ پڑے گا ـــ اور پھر نہ صرف یہ لوگ ختم ہو جائیں گے ـــ بلکہ تمہارا کارخانہ بھی اپنی بنیادوں پر ہلا دیا جائے گا ـــ کیوں کیسا طریقہ ہے بچت کا" ـــ ؟ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ تم اب نیا چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو ـــ ایسا کوئی بم آج تک ایجاد نہیں ہوا جو خون کی روانی بند ہونے سے پھٹ پڑے ـــ اور کمپیوٹر اور ایکس ریز بھی اسے تلاش نہ کر سکیں ـــ تم جب راہداری سے گزر کر آئے ہو وہاں تمہارے جسم کے اندر کی مکمل چیکنگ کی گئی تھی" ـــ گوپی رام نے جواب دیا۔

"تمہاری ایکسریز اور تمہارا کمپیوٹر تو ان چیزوں کا پتہ نہیں چلا سکے جو میں نے خصوصی جیکٹ کی جیبوں میں بھری ہوئی تھیں ـــ مسٹر گوپی رام! دنیا بہت آگے جا چکی ہے ـــ اور تم ابھی وہی فرسودہ حفاظتی نظام نصب کئے اپنے آپ کو خوش فہمی میں مبتلا کئے ہوئے ہو ـــ بہرحال آزمائش شرط ہے ـــ آزمائش کر لینے میں آخر حرج ہی کیا ہے ـــ چلاؤ گولی اور پھر دیکھو تماشہ ـــ مگر افسوس ہے تم تماشہ دیکھنے کے لئے زندہ بھی

نذر ہو گئے ___ اس لئے یہ بھی مجبوری ہے" ___ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اتنا خلوص بھرا تھا کہ گوپی رام کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات واضح طور پر جھلکنا شروع ہو گئے تھے عمران نے اپنی مجبوری دلیل سے اس کا اعتماد متزلزل کر ہی دیا تھا۔

"ٹھیک ہے ___ جو ہو گا دیکھا جائے گا ___ میں تمہاری ان چالوں میں آنے والا نہیں ہوں" ___ گوپی رام نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا اور پھر اس نے دو مسلح آدمیوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

اس کا اشارہ ملتے ہی دونوں مسلح آدمی تیزی سے آگے بڑھے اور پھر انہوں نے ہاتھوں میں تھامی ہوئی مشین گنیں سیدھی کر لیں۔ ظاہر ہے ان کا رخ عمران کی طرف ہی تھا۔

"اچھا گوپی رام صاحب ___ خدا حافظ ___ چلو اچھا ہے کہ تمہاری اور ہماری روحیں اکٹھی ہی سفر کریں گی ___ وہاں ایک دوسرے سے مزید حال چال پوچھ لیں گے" ___ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر اس نے یوں آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ ذہنی طور پر مرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو گیا ہو۔

نائران۔ صفدر اور کیپٹن شکیل خاموش پڑے یہ سب تماشہ دیکھ رہے تھے لیکن ان کے دل بری طرح دھڑک رہے تھے۔ عمران نے بظاہر تو زبردست نفسیاتی ڈاج دینے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اب اس کا فیصلہ چند ہی لمحوں میں ہو جانا تھا کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ وہ تینوں تو اسی طرح مفلوج پڑے ہوئے تھے اس لئے وہ سوائے سوچنے کے اور کچھ کر بھی نہ سکتے تھے۔

گوپی رام نے اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا۔ اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی



تھیں جو بڑے مطمئن انداز میں آنکھیں بند کئے پڑا ہوا تھا۔ مشین گن برداروں کی انگلیاں ٹریگروں پر بے چینی سے حرکت کر رہی تھیں۔

"ٹھہرو! ___ پیچھے ہٹ جاؤ ___ میں کار گاڑنے کا رسک نہیں لے سکتا ___ اسے کھلے میدان میں بھی دور مار رائفل سے مارا جا سکتا ہے"۔ اچانک گوپی رام نے تیز لہجے میں مشین گن برداروں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ دونوں تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

نائران۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کے حلق سے اطمینان کے طویل سانس نکل گئے۔ عمران ایک بار پھر ڈاج دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"تم واقعی ضرورت سے زیادہ ذہین ہو گوپی رام ___ کاش تم اپنے ارادے پر عمل کر ڈالتے تو مجھے اپنی موت پر کوئی افسوس نہ ہوتا" ___ عمران نے آنکھیں کھول کر بڑے ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری بات پر اب بھی یقین نہیں ہے ___ لیکن اس کے باوجود میں رسک نہیں لے سکتا ___ اس لئے میں نے اپنا فیصلہ بدل لیا ہے ___ لیکن اس سے تم یہ نہ سمجھو کہ تم بچ جاؤ گے ___ میں تمہیں کھلے میدان میں ڈال کر گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ___ گوپی رام نے تیز لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو میں تمہیں سمجھدار کہہ رہا ہوں ___ بہرحال میری تو خواہش یہی ہے کہ جو کچھ کرنا ہے ___ یہیں کر ڈالو" ___ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان چاروں کو گھسیٹ کر باہر کھلے میدان میں لے چلو ___ اور پانچ افراد بھی دور مار رائفلوں کے ساتھ وہاں پہنچ جائیں ___ میں چیف باس سے

بات کر کے ابھی آتا ہوں" ـــــ گوپی رام نے مسلح افراد سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

اور وہ چاروں تیزی سے آگے بڑھے اور پھر انہوں نے ان تختوں کو جن کے نیچے باقاعدہ چھوٹے چھوٹے پہیے لگے ہوئے تھے، دھکیلنا شروع کر دیا اور وہ انہیں دھکیلتے ہوئے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح بے بسی سے بندھے ہوئے تختوں پر پڑے تھے۔ ناٹران کا خیال تھا کہ عمران ان چمڑے کی بیلٹوں کو کاٹ چکا ہو گا اس لئے جیسے ہی یہ لوگ قریب آئیں گے، عمران سچویشن بدل لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن عمران تو یوں اطمینان سے تختے پر پڑا ہوا تھا جیسے وہ خود بھی یہی چاہتا ہو کر کارخانے سے باہر نکل آئے۔



فیصل جان ٹیکسی کی اگلی نشست پر بیٹھا ڈرائیور کو ہدایات دے رہا تھا اور ڈرائیور اس کے کہنے کے مطابق مختلف سڑکوں پر ٹیکسی تیزی سے دوڑاتا چلا جا رہا تھا جب ٹیکسی ایک کھلی لیکن سنسان سڑک پر پہنچی تو اچانک فیصل جان نے ٹیکسی ایک طرف روکنے کے لئے کہا اور ڈرائیور نے چونک کر بریک پر پیر رکھ دیئے اور ٹیکسی سڑک کے کنارے پر رکتی چلی گئی۔ پھر ڈرائیور نے جیسے ہی گیئر نیوٹرل کیا، فیصل جان کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ڈرائیور کی کنپٹی پر ایک زوردار ہاتھ پڑا اور وہ سٹیئرنگ پر ہی ڈھیر ہوتا چلا گیا۔

فیصل جان تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر اس نے دوسری طرف آ کر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور سٹیئرنگ پر بیہوش پڑے ہوئے ڈرائیور کو دھکیل کر اپنے والی نشست پر کر دیا اور پھر خود تیزی سے سٹیئرنگ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ وہ

دراصل ڈرائیور کو ڈاکٹر برنارڈ کے کلینک تک نہ لے جانا چاہتا تھا تاکہ بعد میں اسے ٹریس نہ کیا جا سکے۔ اس لئے اس نے ڈرائیور کو بیہوش کر دیا تھا اور اسے ساتھ والی سیٹ پر اس لئے دھکیلا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ ہی رکھنا چاہتا تھا تاکہ وہ ہوش میں آ کر پولیس کو پیچھے نہ لگا دے۔

ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی اگلے موڑ پر دائیں طرف مڑتی چلی گئی اور پھر وہ اور سرکولر روڈ سے گھومتی ہوئی ایک بڑی عمارت کے گیٹ میں داخل ہوتی چلی گئی۔ یہ ڈاکٹر برنارڈ کا کلینک تھا جس کا تعلق ایکسٹو کی فائل سروس سے تھا۔ اس کا ہسپتال جدید ترین آلات سے مزین تھا۔

اور پھر جب ڈاکٹر برنارڈ کو اطلاع ملی کہ فیصل جان دو زخمیوں کو لیکر آیا ہے تو فوری طور پر جوزف اور جوانا کو آپریشن روم میں پہنچا دیا گیا۔

فیصل جان نے پہلے سے داخل شدہ ایکسٹو کے ممبران کا حال متعلقہ وارڈ انچارج سے معلوم کیا اور جب اسے پتہ چلا کہ اب وہ تقریباً رو بصحت ہیں تو اسے تسلی ہو گئی۔ لیکن وہ اس وقت تک آپریشن روم کے باہر ہی ٹہلتا رہا جب تک ڈاکٹر برنارڈ نے باہر آ کر اسے یہ نہیں بتایا کہ گولیاں نکال لی گئی ہیں اور اب وہ دونوں خطرے سے باہر ہیں۔

فیصل جان، ڈاکٹر کو ان کا خاص خیال رکھنے کی ہدایت دے کر واپس ٹیکسی میں آیا۔ ٹیکسی ڈرائیور ابھی تک بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کی کنپٹی ضرورت سے زیادہ ہی زخمی ہو گئی تھی۔

فیصل جان نے دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور پھر ٹیکسی تیزی سے کلینک کی عمارت سے باہر نکال کر واپس جھیل کی طرف تیزی سے بڑھتا چلا گیا۔ وہ اب جلد از جلد عمران تک پہنچنا چاہتا تھا۔ خاصی تیز رفتاری سے



ٹیکسی دوڑانے کے باوجود اسے واپس جھیل تک پہنچنے میں پندرہ منٹ لگ ہی گئے۔

فیصل جان نے ٹیکسی جھیل سے تھوڑی دور ایک طرف روکی اور پھر اتر کر تیزی سے اس سمت بڑھتا چلا گیا، جدھر مندر کی عمارت تھی۔ جب وہ تیز تیز قدم اٹھاتا گھاس کے میدان کو عبور کرتا ہوا کھلے میدان کے قریب پہنچا تو اچانک بری طرح چونکا۔ اس کے سامنے کھلے میدان میں ایک عجیب منظر تھا۔ گھاس کے میدان سے تھوڑی دور چار تختے زمین پر کھڑے ہوئے تھے۔ ان تختوں کے پیچھے پیچھے لگے ہوئے تھے اور مندر کے قریب پانچ مسلح افراد ہاتھوں میں دور مار رائفلیں اٹھائے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ وہ شاید کسی کے منتظر تھے۔ تختوں پر عمران۔ ناٹران۔ صفدر اور کیپٹن شکیل چمڑے کی مضبوط بیلٹوں سے بندھے ہوئے پڑے تھے۔

فیصل جان ساری پوزیشن ایک لمحے میں ہی سمجھ گیا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھلے میدان میں لا کر شوٹ کیا جا رہا ہے۔ شوٹ کرنے والوں کے ہاتھوں میں دور مار رائفلیں تھیں۔ اس لئے وہ تو وہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ اگر ضرورت محسوس کرتے تو فیصل جان کو بھی شوٹ کر سکتے تھے۔ لیکن فیصل جان کے پاس ایک چھوٹا سا ریوالور تھا جس کی رینج اتنی نہ تھی کہ وہ اس کی مدد سے یہیں گھاس میں بیٹھے بیٹھے ان مسلح افراد کا خاتمہ کر سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی جیب میں بم بھی موجود تھے لیکن فاصلہ اتنا زیادہ تھا کہ وہ مسلح افراد پر یہ بم بھی استعمال نہ کر سکتا تھا۔ ایک لمحے کے لئے اسے یہ خیال آیا کہ وہ چکر کاٹ

کر ان لوگوں کی پشت پر سے ہوتا ہوا ان کے قریب جا کر ان پر فائر کھول دے لیکن پھر اس نے اپنا یہ ارادہ ترک کر دیا۔ کیونکہ مسلح افراد کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ انہیں جس آدمی کا انتظار ہے وہ کسی بھی وقت مندر کی عمارت سے برآمد ہو سکتا ہے اور شاید اس کے آنے پر ہی فائر کھول دیں جب کہ فیصل جان کو لمبا چکر کاٹنے کے لئے کافی وقت درکار تھا۔ لیکن کوئی ایسی ترکیب سمجھ میں نہ آ رہی تھی جس سے وہ اپنے ساتھیوں کو بچا سکتا۔ کیونکہ گھاس سے باہر نکلتے ہی وہ ان مسلح افراد کے سامنے آ جاتا اور پھر وہ خودکار رائفل کی مدد سے ایک لمحے میں اُسے مار گرانے میں کامیاب ہو جاتے۔ لیکن صورت حال ایسی تھی کہ اُسے چند لمحوں میں ہی کچھ نہ کچھ کرنا تھا! — کیا کرنا تھا یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

ابھی وہ گھاس میں چھپا ہوا ترکیبیں ہی سوچ رہا تھا کہ اچانک مندر کی عمارت سے ایک نوجوان تیزی سے اُبھر آیا۔ اس نے آتے ہی مسلح افراد کے ساتھ کوئی بات کی اور پھر اس نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مرڈر سکواڈ کا سربراہ ہو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کی سزا پر عمل درآمد کرنے آیا ہو۔

فیصل جان کے دل کی دھڑکنیں یکدم تیز ہو گئیں۔ اس کے ساتھی اس کے سامنے موت کے منہ میں جانے والے تھے لیکن وہ بے بسی سے سوائے تماشہ دیکھنے کے اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔

دو بار رائفلوں سے مسلح افراد نے نوجوان کا اشارہ پاتے ہی رائفلیں اپنے کندھوں سے نکال لیں اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر چاند ماری کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو گئے۔ اسی لمحے اچانک فیصل جان کے



ذہن میں ایک ترکیب آ گئی۔ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر دوڑتا ہوا کھلے میدان میں آ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے تھے۔

"ٹھہرو! — ٹھہرو! — چیف باس کا اہم پیغام ہے" — فیصل جان ہاتھ اٹھائے چیختا ہوا رائفل برداروں کی طرف بھاگتا چلا جا رہا تھا۔

مندر سے نکلنے والا نوجوان جو یقیناً کارخانے کا انچارج گوپی رام تھا حیرت سے ٹھٹھک کر اُسے دیکھنے لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ خود بخود نیچے کر لیا تھا۔ رائفل بردار بھی رائفلیں بلند کر کے اُسے غور سے دیکھ رہے تھے۔

پھر جیسے ہی فیصل جان عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچا اچانک گوپی رام نے چیخ کر کہا۔

"وہیں رک جاؤ — کون ہو تم —؟ خبردار اگر تم نے حرکت کی تو گولی مار دوں گا"

اور فیصل جان ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہ اس وقت عمران کے تختے کے بالکل قریب تھا۔

"فیصل جان! — ذرا سا اور آگے ہو کر مجھے ڈھانپ لو — اور انہیں کچھ دیر کے لئے الجھا لو" — عمران نے تیز مگر دھیمے لہجے میں کہا۔ اور فیصل جان تیزی سے اپنی جگہ بدل کر عمران اور گوپی رام اور اس کے ساتھیوں کے سامنے آ گیا۔ اور عمران نے جو اپنے دونوں ہاتھ — ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے پہلے ہی آزاد کرا چکا تھا، تیزی سے آگے کر کے اپنے باقی جسم پر بندھی ہوئی بیلٹیں بھی کاٹنی شروع کر دیں۔

"کون ہو تم —؟ کیا تم بھی ان کے ساتھی ہو" — گوپی رام نے اُدھر سے چیخ کر پوچھا۔

"میں سیکرٹ سروس کا سیکنڈ انچیف گوتم ہوں ـــ مجھے فوری طور پر مہاویر چکیہ کے سربراہ الیشور داس سے ملنا ہے ـــ میں حکومت کی طرف سے ان کے لئے اہم ترین پیغام لایا ہوں ـــ کیا تم الیشور داس ہو" ـــ؟ فیصل جان نے بھی چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کا سیکنڈ انچیف ـــ نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو ـــ میں سیکرٹ سروس کے اعلیٰ حکام کو جانتا ہوں" ـــ گوپی رام نے جواب میں چیختے ہوئے کہا۔

"میری جیب میں سپیشل شناختی کارڈ موجود ہے ـــ میں تمہیں مطمئن کر سکتا ہوں" ـــ فیصل جان نے بلند آواز سے مگر انتہائی پُراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے بیوقوف سمجھتے ہو ـــ تمہارا حلیہ بتا رہا ہے کہ تم بھی الفا کے ساتھی ہو ـــ تمہارے کپڑوں پر بھی سیمنٹ کے واضح نشانات موجود ہیں جیسے کہ ان کے کپڑوں پر ہیں" ـــ گوپی رام [illegible] واقعی خاصا ذہین واقع ہوا تھا۔ یہ بات تو فیصل جان کے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی۔

"تم پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم الیشور داس ہو ـــ یا ـــ نہیں" ـــ؟ فیصل جان نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

اتنی دیر میں عمران اپنے جسم سے تمام بیلٹیں کاٹ کر اپنے آپ کو آزاد کرا لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ وہ آہستگی سے تختے سے نیچے اتر گیا۔ لیکن اب وہ ادھر اُدھر نہ جا سکتا تھا۔ کیونکہ اس طرح وہ فیصل جان کی آڑ سے نکل جاتا اور پھر اسے چیک کر لیا جاتا۔

مگر نیچے اترتے ہی عمران نے بڑی پھرتی سے اپنے ایک بوٹ کے



تسمے کھولے اور پھر تیزی سے بوٹ اتار کر اس نے بوٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر انگلیوں کو ٹیڑھا کر کے اس کی سائیڈوں میں گھمایا۔ دوسرے لمحے ایک ہلکی سی کلک کی آواز آئی اور بوٹ کی نوک سے ایک پتلا سا راڈ باہر نکل آیا اور اس کے ساتھ ہی ایڑی والے اندرونی حصے سے ایک چھوٹا سا لٹو بھی ابھر کر باہر آ گیا۔ یہ لٹو کسی چمکدار دھات کا بنا ہوا تھا۔ اس نے تیزی سے لٹو کو دائیں طرف گھمایا تو راڈ کچھ اور نوک سے باہر نکلتا چلا آیا۔ گوپی رام اور فیصل جان میں سوال و جواب جاری تھے کہ عمران اچانک ہاتھ میں وہ بوٹ تھامے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے فیصل جان کو ایک طرف دھکیلا۔

"ارے تم آزاد ہو گئے ـــ فائر" ـــ گوپی رام نے عمران کو اچانک کھڑے ہوتے دیکھ کر انتہائی گھبراہٹ میں چیختے ہوئے کہا

رائفل بردار جو گوپی رام اور فیصل جان کے درمیان ہونے والی بات چیت کی وجہ سے ڈھیلے ہوتے کھڑے تھے۔ چونک کر سیدھے ہوتے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان کی رائفلیں ان کے کندھوں پر پہنچتیں، عمران نے بوٹ کی نوک کا رخ رائفل برداروں اور گوپی کی طرف کر کے دوسرے ہاتھ سے پوری قوت سے ایڑی والی جگہ سے ابھرے ہوئے لٹو کو دبا دیا۔ لٹو کے دبتے ہی بوٹ کی نوک سے نکلے ہوئے راڈ کے سرے پر سرخ رنگ کی شعاع سی چمکی اور دوسرے لمحے گوپی رام رائفل برداروں سمیت یوں اچھل کر پیچھے جا گرا جیسے کسی انسانی قوت نے انہیں اٹھا کر دور پھینک دیا ہو۔

عمران ان کے گرتے ہی تیزی سے آگے دوڑا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سب دوبارہ اٹھنے میں کامیاب ہوتے۔ عمران نے ایک بار پھر

لڑھکو دیا یا۔ سرخ رنگ کی شعاع ایک بار پھر راڈ کے سرے پر چمکی اور اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے رائفل بردار اور گوپی رام اچھل کر تین چار فٹ دور جا گرے۔ رائفلیں تو ان کے ہاتھ سے نکل کر پہلے ہی ایک طرف جا گری تھیں۔ اور اب وہ خالی ہاتھ تھے۔

فیصل جان نے بھی عمران کے ساتھ ہی حرکت کی تھی اور اس نے دوڑتے ہوئے جیب میں سے ریوالور نکالا اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ آگے بڑھ کر اتنے فاصلے پر پہنچ چکا تھا کہ جہاں سے زمین پر گرے ہوئے رائفل بردار اس کی زد میں آجاتے اور دوسرے لمحے فضا ریوالور کے دھماکوں سے گونج اٹھی۔ فیصل جان ـــــ ایک ہی راؤنڈ میں چار مسلح افراد کو شکار کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

گوپی رام اور پانچواں مسلح شخص اٹھ کر تیزی سے مندر کے دروازے کی طرف بھاگے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ مندر کے دروازے میں داخل ہونے میں کامیاب ہوتے۔ عمران نے ایک بار پھر لائٹ کو پوری قوت سے پکے بعد دیگرے دو بار دبا دیا اور وہ دونوں اچھل کر یوں مندر کی دیوار سے ٹکرائے جیسے گیند کو پوری قوت سے دیوار پر مارا جاتا ہے اور پھر وہ دونوں ہی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرے اور ان کے جسم زمین پر ہی لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ اسی لمحے فیصل جان کے ریوالور سے دھماکہ ہوا اور پانچواں مسلح شخص ایک بار یوں زمین پر سے اچھلا جیسے اس کے جسم میں سپرنگ نکل آئے ہوں لیکن دوسرے لمحے وہ زمین پر گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔

"گوپی رام کو مت مارنا" ـــــ عمران نے فیصل جان سے چیخ کر کہا۔ اور فیصل جان جو گوپی رام پر گولی چلانے ہی والا تھا ٹھٹھک کر رک گیا۔



گوپی رام زمین پر پڑا ابھی تک لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ شاید دیوار سے پوری قوت سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کا ذہن کنٹرول میں نہ آ رہا تھا۔

عمران اور فیصل جان دوڑتے ہوئے اب مندر کی عمارت کے قریب پہنچ چکے تھے کہ اچانک عمران نے ہاتھ اٹھا کر فیصل جان کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ وہ خود بھی اچانک رک گیا تھا۔

"یہیں رک جاؤ ـــــ آگے گئے تو ان کے ٹارگٹ میں آجائیں گے۔ تم دوسری طرف سے جا کر اس پر فائر کرتا ہوں" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا چکر کاٹ کر مندر کی عمارت کی پشت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

گوپی رام اب کسی حد تک سنبھل گیا تھا اور اب وہ اٹھنے کی کوششوں میں مصروف تھا۔

"ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ گوپی رام ـــــ ورنہ گولی مار دوں گا" ـــــ فیصل جان نے گوپی رام کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

گوپی رام چند ہی لمحوں میں اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کا چہرہ دیوار سے ٹکرا کر خاصا زخمی ہو چکا تھا۔ وہ بڑی کینہ توز نظروں سے فیصل جان کی طرف دیکھ رہا تھا اور پھر اچانک اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا جیسے وہ عمران کو تلاش کر رہا ہو۔ لیکن عمران اس وقت عمارت کی عقبی سمت میں پہنچ چکا تھا اس لئے وہ اس کی نظروں میں نہ آسکا۔

گوپی رام اب مندر کے دروازے کے قریب ہی موجود تھا۔ اس نے آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے اور پھر اچانک اس نے انتہائی پھرتی سے عمارت کے دروازے میں چھلانگ لگا دی۔ مگر عمران اتنی دیر میں اس کی

پشت پر پہنچ چکا تھا اور عین اسی لمحے جب گوپی رام کے قدموں نے زمین چھوڑی، عمران نے اس کی پشت پر لیٹس فائر کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گوپی رام بجائے دروازے کے اندر جانے کے فضا میں کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا بالکل فیصل جان کے قدموں میں آگرا۔ چونکہ اس کا جسم پہلے ہی فضا میں تھا اس لئے لیٹس فائر نے اُسے کافی دور تک اچھال دیا تھا ورنہ شاید وہ ایک فائر سے اتنی دور نہ آگرتا۔

جیسے ہی گوپی رام فیصل جان کے سامنے آگرا، فیصل جان عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے گوپی رام اس کے مضبوط ہاتھوں میں جکڑا ہوا فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ فیصل جان نے اسے بجلی کی سی تیزی سے فضا میں بلند کر کے پوری قوت سے اُسے دوبارہ زمین پر دے مارا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے دھوبی کپڑے کو تختے پر مارتے ہیں۔ گوپی رام کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔

فیصل جان نے جھک کر گوپی رام کو ایک بار پھر اٹھایا اور اُسے ایک بار پھر زمین پر دے مارا اور بس اس بار گوپی رام کا جسم یکدم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ سر کے بل زمین پر گرا تھا اس لئے سر پر لگنے والی چوٹ کی وجہ سے بیہوش ہو گیا تھا۔

اسی دوران عمران ایک بار پھر چکر کاٹ کر واپس فیصل جان کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"یہ مر تو نہیں گیا"۔۔۔۔ عمران نے قریب پہنچتے ہی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب! ۔۔۔ صرف بیہوش ہے"۔۔۔۔ فیصل جان نے مؤدبانہ



لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اسے اٹھا کر گاڑی میں لے چلو"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے ان تختوں کی طرف بڑھا جن پر نائٹران ہمنڈر اور کیپٹن شکیل ابھی تک بندھے ہوئے پڑے تھے۔

"بہت خوب عمران صاحب! ۔۔۔ آپ نے لوٹ سے شکار مار لیا"۔۔۔۔ نائٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاں کھوپڑی کام نہ کرے ۔۔۔ وہاں جوتا ہی کام آتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ تیزی سے ان کی بیلٹیں کھولنے میں مصروف ہو گیا۔

"عمران صاحب خطرہ"۔۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ مندر کی عمارت سے چار مسلح افراد باہر نکل رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں سٹین گنیں تھیں۔ عمران تیزی سے جھکا اور اس نے نیچے زمین پر رکھے ہوئے لیٹ کر اٹھا کر انتہائی پھرتی سے زمین پر ہی لیٹ کر اس سے لیٹس فائر کرنے کی کوشش کی لیکن ان کے فائرنگ کرنے سے پہلے ہی سٹین گنوں سے مسلح افراد نے ان سٹین گنوں کے فائر کھول دیئے اور پھر گولیوں کی زبردست تڑتڑاہٹ میں عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں کئی دہکتے ہوئے انگارے گھستے چلے گئے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی کی دبیز چادر پھیلتی چلی گئی۔

فیصل جان گوپی رام کو اٹھائے تیزی سے گھاس کے میدان کی طرف دوڑتا چلا جا رہا تھا۔ گھاس کے میدان میں داخل ہونے کے بعد اس نے گوپی رام کو لمبی لمبی گھاس کے اندر رکھا اور پھر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا ہی تھا کہ اچانک مشین گنوں کی زور دار تڑتڑاہٹ سنائی دی اور فیصل جان اچھل کر وہیں گھاس کے میدان کے کنارے پر ہی لیٹ گیا اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر سانپ کی سی تیزی سے رینگتا ہوا وہ آخری سرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

آخری سرے پر پہنچ کر جب اس نے میدان کی صورت حال دیکھی تو اس کی آنکھیں نفرت اور وحشت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں مشین گنوں سے مسلح چار افراد بے تحاشا دوڑتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے۔ عمران زمین پر گرا ہوا تھا اور اس کے جسم سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔ نائران بھی تختے سے نیچے گرا



ہوا تھا اور بے حس و حرکت پڑا تھا جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل ابھی تختوں پر ہی موجود تھے۔ لیکن ان کے پیروں سے بھی خون دھار کی صورت میں نیچے گر رہا تھا۔ مشین گنوں کی بے تحاشہ اور اچانک فائرنگ نے ان سب کو شکار بنا لیا تھا اور انہیں شکار کرنے والے چاروں مسلح افراد فاتحانہ نعرے مارتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے چلے آ رہے تھے۔

فیصل جان نے تیزی سے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھوں میں ایک طاقتور بم موجود تھا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس نے فاصلے کا اندازہ لگاتے ہوئے ہاتھ کو بجلی کی سی تیزی سے گھما کر بم بھاگ کر آنے والے چاروں کی طرف پھینک دیا۔ اس نے بم اس انداز میں پھینکا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے کافی فاصلے پر جا کر گرے تاکہ بم کے اثرات سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو مزید نقصان نہ پہنچے۔ اب یہ عمران اور ان کے ساتھیوں کی خوش قسمتی ہی تھی کہ مشین گن بردار ابھی تک ان سے کافی فاصلے پر تھے۔ بم عین ان چاروں کے قدموں کے آگے جا کر گرا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور فضا میں دھماکے کے ساتھ ساتھ ان چاروں کی چیخیں بھی سنائی دیں۔ ہر طرف گرد سی پھیل گئی۔

چند لمحوں بعد جب گرد چھٹی تو فیصل جان نے یہ دیکھ کر اطمینان کی ایک طویل سانس لی کیونکہ چاروں مشین گن برداروں کے ٹکڑے ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے۔ طاقتور بم نے ان چاروں کے جسموں کے پرخچے اڑا دیئے تھے۔

فیصل جان تیزی سے بھاگتا ہوا عمران اور اس کے ساتھیوں کی

طرف بڑھا اور پھر اس کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گئے اس نے سب سے پہلے عمران کی حالت چیک کی۔ عمران کے تین گولیاں لگی تھیں جن میں سے ایک بازو میں دوسری ران میں اور تیسری اس کے کاندھے سے ذرا نیچے لگی تھی۔ تینوں گولیاں جسم میں گھس کر دوسری طرف نکل گئی تھیں اور زخموں سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔

فیصل جان نے بڑی پھرتی سے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک چپٹا سا باکس باہر نکال لیا۔ اس نے باکس کھول کر اس میں سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال لی جس میں سنہرے رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور اس میں سنہرے رنگ کے محلول کے قطرے اس نے عمران کے زخموں پر انڈیلنے شروع کر دیئے۔ جیسے ہی محلول کے قطرے زخموں پر پڑے ان میں سے دھواں سا نکلنے لگا اور عمران کا جسم یوں جھٹکے کھانے لگا جیسے اسے کوڑوں سے پیٹا جا رہا ہو۔ مگر فیصل جان تیزی سے اپنا کام کرتا چلا گیا۔ محلول کے قطروں نے زخموں پر ایک جھلی سی تان دی اور زخموں میں سے نکلنے والا خون بند ہو گیا۔

اسی لمحے عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے شدید تکلیف کے آثار نمایاں ہوئے مگر دوسرے لمحے اس کا چہرہ سپاٹ ہوتا چلا گیا۔

"آپ بچ گئے ہیں۔ آپ کی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی" ــــ فیصل جان نے کہا اور پھر وہ تیزی سے نائران کی طرف بڑھا جو ٹیڑھا میڑھا ہو کر زمین پر گرا ہوا تھا۔ فیصل جان نے اسے سیدھا کیا تو اس کی ران پر دو



زخم موجود تھے۔ یہاں بھی گولیاں گوشت پھاڑ کر دوسری طرف نکل گئی تھیں البتہ ہڈی محفوظ تھی۔

فیصل جان نے تیزی سے وہی سنہرے رنگ کا محلول نائران کے زخموں پر بھی ٹپکایا تو نائران کے جسم نے بھی جھٹکے کھانے شروع کر دیئے پھر اس نے بھی آنکھیں کھول دیں۔

فیصل جان اس کے آنکھیں کھولتے ہی تیزی سے صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا۔ ان کے پیروں کے تلووں میں گولیوں کے سوراخ تھے باقی جسم محفوظ تھا۔ فیصل جان نے وہی محلول ان دونوں کے پیروں کے زخموں پر ڈالا تو ان کے جسموں نے بھی جھٹکے کھانے شروع کر دیئے۔ پھر جب خون رسنا بالکل ختم ہو گیا تو فیصل جان نے شیشی بند کر کے اسے دوبارہ بکس میں ڈال دیا اور پھر اس نے تیزی سے کیپٹن شکیل اور صفدر کے جسموں سے بندھی ہوئی بیلٹیں کھولنی شروع کر دیں۔

"تمہارا ٹی سیکس الیون فارمولا بڑا کامیاب رہا" ــــ اچانک نائران کی آواز سنائی دی اور اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی تختوں سے اتر کر نیچے کھڑے ہو گئے۔ نائران اور عمران بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے عمران ایک لمحے کے لئے لڑکھڑایا لیکن پھر اس کے قدم جم گئے۔

"آپ بے حد زخمی ہیں جناب"... ــــ فیصل جان نے آگے بڑھ کر عمران کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"وہ گوپی رام کہاں ہے" ــــ عمران نے بڑے مضبوط لہجے میں پوچھا۔ اس کے لہجے سے اندازہ بھی نہ ہوتا تھا کہ وہ اس حد تک زخمی ہے۔

"وہ گھاس میں پڑا ہوا ہے جناب" ــــ فیصل جان نے جواب دیا اور

عمران گھاس کے میدان کی طرف چل پڑا۔ اس کے قدم بار بار لڑکھڑا رہے تھے لیکن عمران کو چونکہ اپنے آپ پر کافی کنٹرول تھا کہ وہ جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیتا۔

ادھر ناٹران، کیپٹن شکیل اور صفدر ایک دوسرے کا سہارا لے کر بڑی مشکل سے آگے بڑھ رہے تھے۔ فیصل جان ان تینوں کو سہارا دے کر چل رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب میدان سے نکل کر گھاس کے میدان میں پہنچ گئے۔ جہاں گوپی رام ابھی تک بیہوش پڑا ہوا تھا۔

"اس کی تلاشی لو فیصل جان ___ مکمل تلاشی" ___ عمران نے وہیں گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ناٹران، کیپٹن شکیل اور صفدر بھی وہیں گھاس پر بیٹھ گئے۔ اور پھر فیصل جان نے زمین پر بیہوش پڑے ہوئے گوپی رام کی تلاشی لینا شروع کر دی۔

گوپی رام کی ایک جیب سے صرف تیر والا مخصوص بیج نکلا۔ اس کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی قابل ذکر چیز نہ تھی۔

"فیصل جان ___ تمہارا قد و قامت گوپی رام سے ملتا جلتا ہے۔ تم جلدی سے اس کا میک اپ کر لو ___ تم نے اس کی آواز اور لہجہ بھی سنا ہوا ہے ___ اس کا میک اپ کر کے تم واپس کارخانے کے اندر جاؤ اور وہاں سے وہ چیزیں حاصل کر کے آؤ جو اس نے میری جیبوں سے نکالی ہیں ___ خاص طور پر وائرلیس اور ایٹم بم مشین مجھے ہر قیمت پر چاہیے اور جلدی" ___ عمران نے زمین پر لیٹتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب" ___ فیصل جان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے



تیزی سے جیب سے میک اپ باکس نکالا اور اس کے ہاتھ خاصی تیز رفتاری سے چلنے لگے۔

باقی سب لوگ خاموشی سے لیٹے ہوئے اسے میک اپ کرتا دیکھ رہے تھے۔ فیصل جان کو میک اپ کرنے میں خاصی مہارت حاصل تھی۔ کیونکہ اس نے دس منٹ سے بھی قلیل عرصے میں گوپی رام کا مکمل روپ دھار لیا تھا۔

"گڈ شو" ___ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور فیصل جان نے مسرت بھرے انداز میں شکریہ ادا کرتے ہوئے سر ہلا دیا۔ عمران کی طرف سے تعریف اس کے لیے اتنا بڑا انعام تھا کہ اس سے بڑے انعام کا وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ پھر اس نے بڑی پھرتی سے اپنے کپڑے اتارے اور گوپی رام کے کپڑے اتار کر خود پہن لیے۔ اور اپنے کپڑے گوپی رام کو پہنا کر اس نے اس کی جیبوں سے نکلنے والی تمام چیزیں بھی اپنی جیبوں میں منتقل کر لیں۔ البتہ اس نے اس کے لباس کے اندر اپنی مخصوص جیکٹ پہنے رکھی جس کی خفیہ جیبوں میں عجیب و غریب قسم کا سامان بھرا ہوا تھا۔

"میں کیا لگ رہا ہوں" ___ فیصل جان نے گوپی رام کے لہجے میں عمران اور ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وقت ضائع مت کرو ___ جلدی کرو ___ ہم یہیں تمہارا انتظار کریں گے ___ اور سنو ___ گوپی رام اس کارخانے کا انچارج ہے اور یہ تیر نما بیج ہی حفاظت کر رہا۔ اس کی بدولت ہی تم اندر داخل ہو سکو گے" ___ عمران نے سخت لہجے میں فیصل جان کو سمجھاتے ہوئے کہا اور فیصل جان سر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کھلے میدان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس

سمجھ جانے کے بعد عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔

"عمران صاحب!۔۔۔ آپ کی حالت خاصی خراب ہے۔۔۔ اور ہم بھی زخمی ہیں۔۔۔ کیوں نہ ہم یہاں سے کھسک کر سڑک پر پہنچ جائیں اور وہاں سے ڈاکٹر ہزارڈ کے کلینک"۔۔۔ اچانک نائران نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں!۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ صرف کمزوری سی ہے۔۔۔ ویسے پی سیکس انیون محلول نے بروقت کام دکھایا ہے۔۔۔ نہ صرف زخم بند ہو گئے ہیں۔۔۔ بلکہ اس سے تمہارا وہ مخارج پن بھی ختم ہو گیا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں واقعی!۔۔۔ ورنہ ہم تو زندہ لاشیں بن کر رہ گئے تھے"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"صفدر!۔۔۔ تم اور کیپٹن شکیل نائران کے ساتھ کلینک چلے جاؤ۔ میں فیصل جان کے آنے تک یہیں رہوں گا"۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں عمران صاحب!۔۔۔ ہمارے تو صرف پیر ہی زخمی ہیں۔ زیادہ زخم تو آپ کو آئے ہیں۔۔۔ ہم آپ کو یہاں اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتے"۔ صفدر نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا، اچانک وہ سب چونک پڑے کیونکہ انہیں اپنی پشت پر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔

"اوہ!۔۔۔ ہمیں گھیرا جا رہا ہے"۔۔۔ عمران نے چونک کر اٹھتے



ہوئے کہا اور باقی لوگ بھی تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

دوڑتے ہوئے قدم چند ہی لمحوں بعد نزدیک آ گئے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران وغیرہ ان سے بچاؤ کے متعلق کچھ سوچتے، اچانک دس بارہ افراد ہاتھوں میں سٹین گنیں سنبھالے ان سب کے سروں پر پہنچ گئے۔

"کھڑے ہو جاؤ۔۔۔ خبردار اگر حرکت کی۔۔۔ اوہ! یہ تو گوپی رام بیہوش پڑا ہوا ہے"۔۔۔ اچانک ان میں سے ایک نے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اب فیصل جان بھی پھنس گیا تھا۔ عمران کو یہ تصور تک نہ تھا کہ انہیں اس طرح بھی گھیرا جا سکتا ہے۔ ورنہ وہ گوپی رام پر فیصل جان کا میک اپ کرا لیتا۔

"ہمارے ہم شدید زخمی ہیں۔ کھڑے نہیں ہو سکتے"۔۔۔ عمران نے بڑے سہمے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان سب کے ہاتھ پیر باندھ لو"۔۔۔ اسی آدمی نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر پانچ چھ آدمی ان چاروں پر ٹوٹ پڑے۔ ان کی جیبوں کے ساتھ نائیلون کی مضبوط رسیاں لٹکی ہوئی تھیں جن کی مدد سے انہوں نے چند ہی لمحوں میں عمران، نائران، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ہاتھ پیر باندھ لئے گئے۔

"اٹھاؤ انہیں اور ہیڈ کوارٹر لے چلو۔۔۔ اور گوپی رام کو بھی اٹھاؤ"۔ اسی انچارج نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ گوپی رام کو بھی اٹھا کر کندھوں پر ڈال لیا۔

"اللہ کی مرضی ہی ایسی ہے ۔۔۔۔ میں کیا کرسکتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا بک رہے ہو ۔۔۔ خاموش رہو" ۔۔۔ اسی انسپارچ نے عمران کے چہرے پر تھپڑ مارتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"غصہ نہ کھاؤ ۔۔۔۔ ہم چلنے پھرنے سے معذور تھے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے بار برداری کے جانور بھیج دیئے ۔۔۔ اس کا شکر ادا کر رہا تھا" ۔۔۔۔ عمران نے جواب میں بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ ۔۔۔ کاش چیف باس نے ہمیں یہ ہدایت نہ کی ہوتی کہ اگر کوئی زندہ ہو تو اسے مارنا نہیں ۔۔۔۔ ورنہ تمہاری زبان ایک لمحے میں بند ہو جاتی" ۔۔۔۔ انسپارچ نے چیختے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔



وسیع و عریض کمرے میں عمران، ٹائیگر، صفدر اور کیپٹن شکیل رسیوں سے بندھے ہوئے فرش پر لوبیوں کی طرح پڑے ہوئے تھے سامنے کرسیوں پر الیشور داس، گوپی رام اور جگناداس بگڑے ہوئے چہروں کے ساتھ بیٹھے انہیں گھور رہے تھے۔ ان کے انداز سے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ انہیں کچا ہی چبا جائیں گے۔

حملہ آوروں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو باندھ کر کاندھوں پر اٹھایا اور پھر ہیڈکوارٹر کے خفیہ دروازہ میں سے ہوتے ہوئے اس کمرے میں لا کر ڈال دیا تھا۔ پہلے تو گوپی رام کو وہ کہیں اور لے گئے تھے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کمرے کا دروازہ کھلا اور الیشور داس، گوپی رام اور جگناداس اندر داخل ہوئے۔ عمران اور ان کے ساتھیوں کو لے آنے والے مسلح افراد مسلسل کمرے میں موجود رہے تھے۔ اور انہوں نے یوں شین گنیں ان پر تان رکھی تھیں جیسے ذرا سی حرکت کرتے ہی وہ انہیں

گولیوں سے بھون ڈالیں گے۔

الیشور داس اور اس کے ساتھی کمرے میں موجود کرسیوں پر آ کر بیٹھ گئے اور پھر انہوں نے کینہ توز نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"تم لوگوں نے ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے ___ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم لوگ ہمارے لئے اس قدر نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ ورنہ میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر تمہارے جسموں کو گولیوں سے چھلنی کر دیتا" الیشور داس نے بڑے کرخت لہجے میں خاموشی کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے بھی کتنی بار کوشش کر کے نتیجہ دیکھ چکے ہو ___ اب بھی کر دیکھو" ___ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے گوپی رام کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا ہے کہ تمہارے جسم میں کوئی طاقتور بم موجود ہے ___ اور تمہارے مرتے ہی وہ طاقتور بم پھٹ پڑے گا۔ اور اس طرح کارخانہ تباہ ہو جائے گا ___ لیکن تمہارے جسم پر موجود زخموں کے نشانات بتا رہے ہیں کہ تم نے دھوکہ دیا ہے ___ اور یہ بھی سن لو کہ گوپی رام کے ہوش میں آتے ہی ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اس کی جیب سے کارخانے کے اندر جانے والا تیر نما خصوصی ریچ بھی غائب ہے اس سے ہمیں احساس ہوا کہ تمہارا کوئی آدمی گوپی رام کے میک اپ میں کارخانے میں گیا ہے ___ چنانچہ ہم نے فوراً ہی کاؤس جی سے رابطہ قائم کیا جو کہ گوپی رام کی عدم موجودگی میں کارخانے کا انچارج تھا ___ اور پھر ہمارا خدشہ صحیح ثابت ہوا۔ وہاں ایک گوپی رام موجود تھا۔ چنانچہ کاؤس جی کو اسے بیہوش کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچانے کا حکم دے دیا گیا ہے اور تمہارا کل



ملازم کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ کاؤس جی نے تمہارے آدمی کو بیہوش کر کے قابو میں کر لیا ہے اور اب کارخانے کے آدمی اسے لے کر یہاں ہیڈ کوارٹر آ رہے ہیں ___ وہ تھوڑی دیر میں ہمیں تمہارے ساتھ موجود ہوگا ___ لیکن صرف اسی کا انتظار ہے ___ ہم صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ تم نے اسے گوپی رام کے میک اپ میں کارخانے میں کیوں بھیجا تھا" ___ الیشور داس نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ آنے والا ہے تو اسی سے پوچھ لینا ___ وہ بتا دے گا" ___ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ___ میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ اس کے آنے سے پہلے ہی تمہیں ہلاک کر دیا جاتا ___ ان کی زندگی کا ہر لمحہ ہمارے لئے خطرناک ہے" ___ ناراس نے بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مار کے دیکھ لو ___ کارخانے کے ساتھ ساتھ اب تمہارا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو جائے گا" ___ عمران نے جواب دیا۔

"شٹ اپ ___ میں ایسی گیدڑ بھبکیوں میں آنے والا نہیں ہوں۔ میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی ماروں گا" ___ الیشور داس نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور وہ اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"سٹین گن مجھے دو ___ میں ابھی اس کا قصہ ختم کرتا ہوں" ___ الیشور داس نے ایک سٹین گن بردار سے مخاطب ہو کر کہا اور پیچھے کھڑے ہوئے سٹین گن بردار نے تیزی سے سٹین گن الیشور داس کی طرف بڑھا دی۔

لیکن اس سے پہلے کہ الیشور داس سٹین گن سنبھالتا، کمرے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی دوسرے آدمی کو اٹھائے کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ یقیناً فیصل جان تھا۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑا ہوا تھا، وہ بیہوش تھا۔

"اوہ یہ آ گیا ۔۔۔ چلو اچھا ہوا ۔۔۔ اب یہ اکھٹے ہی مریں گے" ۔۔۔ الیشور داس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کاؤس جی نے پیغام دیا ہے باس کہ اسے ہوش میں لانے کے لئے حقرقی نیرو مقرقی کا انجکشن لگانا ہوگا" ۔۔۔ آنے والوں میں سے ایک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اسے ان کے ساتھ ہی ڈال دو ۔۔۔ اور جمنا داس تم اسے انجکشن لگاؤ ۔۔۔ میں پہلے اس کی بوٹیاں اڑاؤں گا تاکہ پتہ چلے کہ یہ دونوں کارخانے میں کیا کرنے گیا تھا" ۔۔۔ الیشور داس نے سٹین گن کو دوبارہ کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ ایک بار پھر سپاٹ ہو گیا تھا اور فیصل جان کو لے آنے والوں نے اسے عمران کے ساتھ ہی فرش پر لٹا دیا۔

"بہتر باس" ۔۔۔ جمنا داس نے کہا اور پھر اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"ہمیں اجازت ہے باس" ۔۔۔ فیصل جان کو لے آنے والوں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔۔۔ تم جا سکتے ہو" ۔۔۔ الیشور داس نے کہا اور وہ سر جھکا کر سلام کرتے ہوئے الٹے پیروں مڑے اور دوسرے لمحے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔



اسی لمحے جمنا داس ہاتھ میں ایک سرنج اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے جھک کر فیصل جان کا بازو پکڑا اور سرنج کی نوک پر لگی ہوئی سوئی اس کے بازو میں گھونپ دی اور پھر اس نے سرنج میں موجود محلول فیصل جان کے جسم میں انجیکٹ کر کے سرنج واپس کھینچ لی۔

چند لمحوں بعد ہی فیصل جان کے جسم میں حرکت ہونا شروع ہو گئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔

"خبردار ۔۔۔ اگر حرکت کی تو گولی مار دوں گا" ۔۔۔ اچانک الیشور داس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سٹین گن فیصل جان کی طرف تانتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

فیصل جان آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ماحول کو دیکھنے لگا۔

"اسے بھی باندھ دو ۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔ الیشور داس نے پیچھے کھڑے ہوئے مسلح افراد سے کہا اور دو مسلح افراد سٹین گنیں رکھ کر بیلٹ سے بندھی ہوئی رسیاں نکال کر تیزی سے فیصل جان کی طرف بڑھے وہ دونوں گھوم کر فیصل جان کی پشت پر آئے اور پھر انہوں نے جھپٹ کر فیصل جان کے دونوں بازو جکڑنے چاہے۔ مگر فیصل جان نے انتہائی پھرتی سے اپنے جسم کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے ان میں سے ایک تو پیچھے جا گرا جب کہ دوسرا فیصل جان کے اوپر سے اڑتا ہوا سامنے بیٹھے الیشور داس سے جا ٹکرایا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا، فیصل جان نے فرش پر بیٹھے بیٹھے چھلانگ لگائی اور وہ قریب کھڑے جمنا داس کو دھکیلتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے اسے اچھال کر

گوپی رام پر دے مارا۔

الیشوروا کی پشت پر موجود دو اور مسلح افراد نے تیزی سے سٹین گنیں سیدھی کیں، مگر اچانک عمران اپنی جگہ سے کسی گیند کی طرح اچھلا اور وہ ان دونوں سے پوری قوت سے ٹکرایا اور انہیں ساتھ لیتا ہوا نیچے جا گرا۔ ان کے ہاتھوں سے سٹین گنیں نیچے جا گری تھیں۔

عمران نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ پشت سے نکل کر پھیلے اور اس نے دونوں بازو اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے الیشوروا کی گردن کے گرد ڈال کر اسے اپنے سینے سے پوری قوت سے جکڑ لیا۔ الیشوروا نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن عمران کی گرفت اتنی سخت تھی کہ وہ بالکل حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔

ادھر صفدر، کیپٹن شکیل اور نائران بھی بندھے ہونے کے باوجود حرکت میں آ گئے اور پھر وہ تیزی سے سمٹتے ہوئے آگے بڑھے اور انہوں نے اپنے کولہے زمین پر ٹکا کر بندھی ہوئی ٹانگیں قینچی کی صورت میں چلائیں اور اس طرح وہ گوپی رام اور دو مسلح افراد کو جو اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے گرانے میں کامیاب ہو گئے۔

ادھر نائران کے ہاتھوں میں ایک سٹین گن آ گئی اور گو اس کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے، لیکن اس نے سٹین گن ایک ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ کی انگلی سے اس کا ٹریگر دبا دیا اور خود تیزی سے گھوم گیا۔ سٹین گن کی تڑتڑاہٹ سے کمرہ گونج اٹھا اور اس کی زد میں دو مسلح افراد آ گئے۔ جن میں سے ایک وہ تھا جو فیصل جان کے ہاتھ باندھنے



کے لئے جھکا تھا اور جھٹکا کھا کر پشت کے بل پیچھے جا گرا تھا۔

ادھر فیصل جان تو بجلی بنا ہوا تھا۔ اس نے جھنداواس کو پوری قوت سے لات مار کر ایک طرف اچھالا اور دوسرے لمحے اس نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن پر چھلانگ لگا دی اور اگر نائران فائر کر کے مسلح آدمی کو نہ مار گراتا تو یقیناً فیصل جان کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوتی، کیونکہ وہ بھی اسی سٹین گن کی طرف جھپٹا تھا لیکن راستے میں ہی سٹین گن کی گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا اور فیصل جان مشین گن اٹھانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"خبردار! — کوئی حرکت نہ کرے ورنہ میں گولیوں سے بھون ڈالوں گا۔" — فیصل جان نے مشین گن اٹھاتے ہی انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کا فوری نتیجہ یہ نکلا کہ گوپی رام، جھنداواس اور باقی تین مسلح افراد اس طرح ساکت ہو گئے جیسے چابی والے کھلونوں کی چابی ختم ہو جاتی ہے۔ الیشوروا اس پہلے ہی عمران کے بازو میں جکڑا بے حس و حرکت کھڑا تھا اور عمران نے بھی فیصل جان کے مشین گن اٹھاتے ہی جھٹکا دے کر الیشوروا کو آگے دھکیل دیا اور الیشوروا اچھل کر منہ کے بل زمین پر جا گرا۔

"اگر یہ حکم نہ مانے تو اسے گولی مار دینا — ایک لمحے کا بھی توقف نہ کرنا" — عمران نے چیخ کر فیصل جان سے کہا اور فیصل جان نے اسے بھی اٹھ کر کھڑے ہونے کا حکم دے دیا۔

"تم سب سامنے دیوار کے ساتھ منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ — جلدی کرو"۔ فیصل جان نے مزید حکم دیا اور سوائے گوپی رام کے باقیوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ البتہ گوپی رام نے تیزی سے مڑ کر فیصل جان پر چھلانگ

لگانے کی کوشش کی۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ فیصل جان تک پہنچتا، فیصل جان نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور گوپی رام چیخ مار کر زمین پر جا گرا۔ اس کے سینے میں مشین گن کا پورا برسٹ گھستا چلا گیا تھا۔ اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔

عمران تیزی سے ناٹران کی طرف بڑھا اور پھر اس نے اپنے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے چند ہی لمحوں میں اس کے کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کاٹ ڈالی اور ناٹران بھی مشین گن پکڑے اچھل کر کھڑا ہو گیا اور عمران کیپٹن شکیل اور صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ان کے ہاتھ بھی آزاد ہو گئے اور انہوں نے بڑی پھرتی سے اپنے پیروں میں بندھی ہوئی رسیاں بھی کھول ڈالیں۔ ان کی رسیاں کاٹنے کے بعد عمران نے اپنے پیروں میں موجود رسیاں بھی کھول لی تھیں۔ اس طرح مقولے سے ہی وقفے میں وہ آزاد ہو چکے تھے اور یہ ان کی ہمت تھی کہ انہوں نے بندھے ہونے کے باوجود پوزیشن کو بدل ڈالا تھا۔

"فیصل جان! ۔۔۔ وہ چیزیں لے آئے ہو ۔۔۔ یا ۔۔۔ پہلے ہی شکار ہو گئے تھے" ۔۔۔ ؟ عمران نے فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ۔۔۔ وہ چیزیں میں نے حاصل کر لی تھیں ۔۔۔ میں واپس آ رہا تھا کہ ٹریپ کر لیا گیا ۔۔۔ یہ لیجئے وہ مشین ۔۔۔ یہ گوپی رام کی میز کی دراز میں پڑی ہوئی تھی" ۔۔۔ فیصل جان نے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر وائرلیس آپریٹ مشین نکالی اور اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران نے جھپٹ کر وہ مشین پکڑ لی۔ اسے ایک نظر دیکھا اور دوسرے



لمحے اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"ہماری طرف منہ کر لو ایشور داس! ۔۔۔ اور دیکھو! تمہارے کارخانے کی تباہی میرے ہاتھ میں ہے" ۔۔۔ عمران نے ایشور داس سے مخاطب ہو کر کہا۔

ایشور داس نے تیزی سے رخ موڑا اور پھر اس کی نظریں عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین پر جم گئیں۔

اسی لمحے جناسں نے بھی بغیر کسی کے کہے خود بخود ہی منہ موڑ لیا اور مشین کو دیکھتے ہی اس کا رنگ زرد پڑتا چلا گیا۔

"یہ ظلم نہ کرنا ۔۔۔ یہ ہمارے لئے بہت بڑی تباہی ہو گی ۔۔۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کارخانے کو کبھی بھی تمہارے ملک کے خلاف استعمال نہ کیا جائے گا" ۔۔۔ ایشور داس نے اچانک گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے جب یہ منصوبہ بنایا تھا اس وقت یہ سوچا تھا کہ تمہارے اس منصوبے سے ہمارے ملک کے دس کروڑ بے گناہ شہریوں پر کیسا ظلم ہو گا ایشور داس"، عمران نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میری سوچ واقعی غلط تھی ۔۔۔ میں معافی مانگتا ہوں ۔۔۔ رحم کرو عمران ۔۔۔ ہم پر رحم کرو" ۔۔۔ ایشور داس کا تمام طنطنہ صابن کی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

"نہیں! ۔۔۔ تم پر اور تمہارے کارخانے پر رحم کرنا اپنے ساتھ ظلم کرنا ہے ۔۔۔ اور سنو! ۔۔۔ میں نے تمہارے کارخانے کے مرکزی سسٹم کے الیکٹرک کنٹرولر مشین میں طاقتور بم داخل کر دیا ہے ۔۔۔ بس اب میرے

جمنا داس کی وجہ سے ۔۔۔ اس کے بعد تمہارے کارخانے کا نام و نشان ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے نابود ہو جائے گا!۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا، اچانک جمنا داس نے چیختے ہوئے عمران پر بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگا دی۔ اس کی یہ چھلانگ اتنی اچانک اور غیر متوقع تھی کہ عمران کے ذہن میں اس کا تصور تک نہ تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک عمران سنبھلا، جمنا داس اس کے ہاتھ سے مشین چھین کر کمرے کے ایک کونے میں اچھال چکا تھا۔

اسی لمحے منصل جان اور ناٹران نے بیک وقت جمنا داس پر فائر کھول دیا، مگر جمنا داس تو بجلی بنا ہوا تھا۔ مشین کو کونے میں اچھالتے ہی اس نے ایک لمحے کا توقف کئے بغیر مشین کے پیچھے اسی کونے میں چھلانگ لگا دی۔ اس طرح وہ مشین گنوں کے پہلے برسٹ سے تو بچ گیا لیکن دوسرے برسٹ سے نہ بچ سکا اور جیسے ہی وہ مشین کے قریب فرش پر گرا، اس پر گولیاں بارش کی طرح برستی چلی گئیں، اور جمنا داس گولیوں کی بارش میں چند لمحے پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح پھڑکا، ہا اور پھر ساکت ہو گیا۔ مشین ابھی تک اس کے قریب پڑی ہوئی تھی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران بھاگ کر مشین پر قبضہ کرتا، جمنا داس کی انگلیوں میں حرکت ہوئی اور اس کا ہاتھ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس کی انگلیاں فرش کی ایک درز میں گھستی چلی گئیں، دوسرے لمحے ایک ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز گونجی اور کمرے کا وہ حصہ جہاں مشین پڑی تھی، تیزی سے غائب ہوتا چلا گیا، اور مشین نیچے کہیں گر پڑی، جب تک عمران پہنچتا، فرش



دوبارہ برابر ہو چکا تھا۔ البتہ وہ مشین غائب تھی، اور جمنا داس بھی موت کی وادی میں پہنچ چکا تھا، مگر اس نے مرتے مرتے بھی اپنا کام کر دکھایا تھا۔

"ہا۔۔ ہا۔۔ ہا۔۔ اب یہ مشین تمہیں زندگی بھر نہیں مل سکتی۔۔۔ اب تم ہمیں مار ڈالو۔۔۔ مگر اب تم ہمارا کارخانہ تباہ نہیں کر سکتے"۔۔۔ اچانک الیشور داس نے پاگلوں کی طرح قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

عمران نے اس کی طرف مڑے بغیر اس درز میں اپنی انگلی ڈالی جس میں جمنا داس نے مرتے مرتے انگلی ڈالی تھی، لیکن باوجود کوشش کے کچھ بھی نہ ہوا۔ یوں لگتا تھا جیسے فرش بالکل ٹھوس ہو۔

"اب یہ کبھی نہیں کھل سکتا۔۔۔ اس کا سسٹم ہی ایسا ہے۔ اب یہ جام ہو چکا ہے۔۔۔ اب تم وہ مشین کسی طور بھی حاصل نہیں کر سکتے"۔۔۔ الیشور داس نے جذباتی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ گے الیشور داس! کہ یہ مشین کیسے حاصل کی جا سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے الیشور داس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا کہ الیشور داس کے قہقہوں کو یکدم بریک لگ گئی۔ اس کا جسم آہستہ آہستہ کانپنے لگ گیا۔ عمران کا لہجہ واقعی ایسا تھا کہ عمران کے ساتھیوں کے جسم میں بھی سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

"نن۔۔ نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں نہیں بتاؤں گا۔۔۔ مجھے معلوم نہیں، جمنا داس کو ہی معلوم تھا"۔۔۔ الیشور داس نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

مگر عمران اسی طرح قدم بہ قدم بڑھتا ہوا الیشور داس کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے اس طرح قریب کھڑے صفدر کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے

آپریشن کے دوران سرجن اوزار لینے کے لئے اپنے مددگار کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے اور صفدر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن عمران کے ہاتھ میں تھما دی۔

الیشوروداس اور اس کے تینوں محافظ ایک ہی قطار میں کھڑے ہوئے تھے۔ عمران نے بڑے سکون سے مشین گن سیدھی کی اور الیشوروداس نے لرزتے ہوئے جسم کے ساتھ آنکھیں بند کر لیں۔ شاید وہ ذہنی طور پر مرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔

عمران نے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے ٹریگر دبا دیا اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی تینوں محافظوں کے حلق سے چیخیں بلند ہوئیں اور وہ فرش پر گر کر ڈھیر ہو گئے۔

الیشوروداس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ اس کا پورا جسم پتے کی طرح لرز رہا تھا۔ وہ سرخ آنکھوں سے محافظوں کو خون میں لت پت تڑپتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور محافظ اس کے سامنے ہی ساکت ہوتے چلے گئے۔ اور پھر الیشوروداس اچانک لرزتے ہوئے جسم سے زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔

"سنو الیشوروداس! میں تمہیں صرف ایک منٹ دیتا ہوں ـــــ میں پانچ تک گنوں گا ـــــ اگر تم نے مشین کے متعلق تفصیلات بتا دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں قتل نہیں کیا جائے گا ـــــ ورنہ میں تمہاری ایک ایک رگ میں گولی مار دوں گا ـــــ اور پھر پورے ہیڈ کوارٹر کو کھود کر مشین نکال لوں گا" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں الیشوروداس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ـــــ مجھے نہیں معلوم" ـــــ الیشوروداس نے اچانک



گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک ـــــ دو ـــــ تین ـــــ" عمران نے سرد لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر گنتی شروع کر دی۔

"مار ڈالو ـــــ مجھے مار ڈالو" ـــــ الیشوروداس اچانک ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں وحشت سے پھیلی ہوئی تھیں۔

"چار ـــــ اور ـــــ پانچ" ـــــ عمران نے ایک لمحے کے لئے رک کر سرد لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹریگر دبا دیا اور کمرہ الیشوروداس کی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ اچھل کر زمین پر گرا تھا۔ گولی اس کے بائیں ہاتھ پر پڑی تھی اور ہاتھ کی تمام انگلیاں اڑ گئی تھیں۔

عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبایا اور اس بار اس کا دایاں ہاتھ کلائی سے ہی جدا ہو گیا۔ ایک بار پھر فائر ہوا اور اس بار دایاں پیر اور دوسرے لمحے بایاں پیر غائب ہو گیا۔

عمران بڑے ٹھنڈے مزاج سے مسلسل مگر رک رک کر فائر کرتا چلا جا رہا تھا اور ہر گولی کے ساتھ الیشوروداس کے حلق سے چیخ نکل جاتی اور اس کے تڑپنے میں اور زیادہ شدت پیدا ہو جاتی۔

"اب دوسرا راؤنڈ شروع ہوگا ـــــ اس بار بھی میں پانچ تک ہی گنوں گا" ـــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی انسان پر گولیاں برسانے کی بجائے نشانہ بازی کی مشق کر رہا ہو۔

"ایک ـــــ دو ـــــ تین" ـــــ عمران نے ایک بار پھر گنتی شروع کر دی۔ جب کہ الیشوروداس بڑے اذیت بھرے انداز

میں فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں اور پیروں سے خون اُبل رہا تھا۔ چہرہ وحشت کی وجہ سے بگڑ گیا تھا۔ رنگ ہلدی طرح بالکل زرد پڑ گیا تھا۔

"چار ـــ اور ـــ پانچ" ـــــ عمران نے گنتی ختم کی ایک بار پھر زنجیر دبانے شروع کر دیئے۔

اس بار گولیوں نے ایشوروداس کے بازو اور پنڈلی کی ہڈیاں توڑ ڈالیں اور پھر ایشوروداس جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

عمران نے آگے بڑھ کر مشین گن کا ہٹ پوری قوت سے بیہوش پڑے ہوئے ایشورداس کے جبڑے پر مارا اور کڑک کی آواز سے اس کا جبڑا ٹوٹتا چلا گیا۔ اور اس نے ایک بار پھر آنکھیں کھول دیں۔

"اب میرا دوسرا چکر شروع ہو گا" ـــــ عمران نے پیچھے ہٹ کر اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ایک ـــ دو ـــ" عمران نے تیسری بار گنتی شروع کر دی تمام کمرے میں موت کا سا سکوت طاری تھا۔ عمران کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے دل دھڑکنے بھول گئے ہوں۔

"تین ـــ چار" ـــــ عمران کی گنتی جاری تھی۔

"شمالی کونے والی تیسری درز میں انگلی ڈالو ـــ خانہ کھل جائے گا" ـــ اچانک ایشوروداس کی ڈوبتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ تیرتی چلی گئی۔

ایشوروداس کے شعور اور لاشعور میں جو جنگ جاری تھی اس کا نتیجہ نکل آیا تھا۔ لاشعور جیت گیا تھا اور ایشوروداس نے تکلیف، خوف اور



وحشت کی انتہا پر پہنچ کر لاشعوری طور پر جواب دے دیا تھا اور عمران جانتا تھا کہ یہ سچ ہے۔

چنانچہ عمران تیزی سے مڑا اور پھر اس نے شمالی دیوار کی تیسری درز میں اپنی چھوٹی انگلی ڈالی۔ دوسرے لمحے ایک کھٹکا ہوا اور پھر کمرے کے فرش کا درمیانی حصہ ایک بار پھر غائب ہو گیا۔ مگر پلک جھپکتے میں فرش دوبارہ نمودار ہوا تو اس پر وہی مشین موجود تھی۔

عمران اس سسٹم کو سمجھ گیا۔ یہ فرش گھوم جاتا تھا اور ہر بار کے لئے اس کا سسٹم علیحدہ تھا۔

اور پھر عمران نے جھپٹ کر وہ مشین اٹھا لی۔

"فیصل جان! ـــ اس کے زخموں پر سنہرا محلول ڈالو ـــ میں اس کی آنکھوں کے سامنے کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا۔

فیصل جان نے تیزی سے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر وہی باکس نکال کر اس میں سے سنہری محلول والی شیشی نکال کر فرش پر بیہوش پڑے ہوئے ایشوروداس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے اس نے محلول اس کے زخموں پر ڈالنا شروع کر دیا۔ اور ایشوروداس کے جسم کو زوردار جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ لیکن جہاں جہاں محلول پڑ رہا تھا وہاں وہاں سے خون نکلنا بند ہوتا جا رہا تھا۔ اور ایشوروداس کی کراہوں سے کمرہ گونجنے لگا۔

"میک اپ باکس نکالو" ـــــ عمران نے فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا اور فیصل جان نے اندرونی جیب سے میک اپ باکس نکال کر

عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران نے مشین گن ایک طرف رکھی اور پھر میک اپ باکس کھول کر اس نے تیزی سے اپنے چہرے پر میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایشور داس کا روپ دھار چکا تھا۔ چونکہ اس نے پہلے سے ہی ایشور داس کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اس لئے اسے کپڑے بدلنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ البتہ اس نے فرش پر پڑے ہوئے ایشور داس کے چہرے پر اپنا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

ایشور داس نے بطور احتجاج ادھر ادھر سر مارنا شروع کیا تو عمران نے اس کی کنپٹی پر مکا جڑ دیا اور ایشور داس ایک ہی مکہ کھا کر بے ہوش ہو گیا تو عمران نے اطمینان سے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب عمران اٹھا تو ایشور داس عمران کے روپ میں ڈھل چکا تھا۔

"فیصل جان! ــــ تمہاری جیکٹ کی تیسری اندرونی جیب میں ایک چھوٹا اور پتلا سا راڈ موجود ہے ــــ وہ مجھے نکال دو"۔۔۔ عمران نے فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور فیصل جان نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس میں وہ راڈ موجود تھا۔ جس کا سنہری رنگ چمک رہا تھا۔ عمران نے راڈ کی پشت کو انگوٹھے کی مدد سے دبا کر دائیں طرف گھما دیا اور پھر وہ راڈ اس نے کمرے کے ایک کونے میں پڑی ہوئی چھوٹی میز کے نیچے ڈال دیا۔

"ایشور داس کو اٹھا کر کندھے پر ڈالو ــــ اب ہم نے اس



ہیڈ کوارٹر سے نکلنا ہے ۔۔۔ اور فیصل! ــــ تم نے گوپی رام کے میک اپ میں اور میں نے ایشور داس کے میک اپ میں نائران، صفدر اور کیپٹن شکیل کو کور کرتے ہوئے چلنا ہے" ــــ عمران نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور نائران، صفدر اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیئے اس کے بعد کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ایشور داس کو اٹھا کر کندھے پر لاد لیا۔

اسی لمحے عمران نے مردہ پڑے ہوئے اصل گوپی رام اور جمنا داس کے چہروں پر گولیاں برسانی شروع کر دیں تاکہ ان کی شناخت نہ ہو سکے۔

اور پھر وہ ایک قافلے کی صورت میں دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ آگے آگے نائران، صفدر اور کیپٹن شکیل تھے جب کہ ان کے پیچھے فیصل جان اور عمران مشین گنوں سے انہیں کور کئے ہوئے بڑھ رہے تھے۔

کیپٹن شکیل نے ہینڈل دبا کر ساؤنڈ پروف کمرے کا دروازہ کھولا تو دروازے کے باہر موجود مشین گن بردار تیزی سے چوکنے ہو گئے۔ وہ تمام باہر پہرے پر تھے لیکن کمرہ چونکہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا۔ اس لئے اندر ہونے والی کارروائی کی انہیں بھنک تک نہ مل سکی۔

جب عمران اور فیصل جان باہر آئے تو دونوں پہریداروں نے ادب سے سر جھکا دیئے۔

"میرے واپس آنے تک اندر کوئی نہ جائے"ــــ عمران نے ایشور داس کے لہجے میں ان دونوں پہرے داروں سے مخاطب ہو کر کہا اور انہوں نے ادب سے سر جھکا دیئے۔ عمران نے کمرے کا دروازہ

خود ہی بند کر دیا۔

اور پھر یہ قافلہ ہیڈ کوارٹر کے خفیہ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا چونکہ انہیں ہوش کے عالم میں اٹھا کر اندر لے آیا گیا تھا اس لئے وہ راستہ جانتے تھے۔ اور انہیں پوچھنے کی ضرورت نہ پڑی۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد یہ قافلہ خفیہ گیٹ کھول کر ہیڈ کوارٹر سے باہر آنے میں کامیاب ہو گیا۔

"آگے بڑھتے چلو ۔۔۔۔ ہم نے جھیل سے کافی فاصلے پر جانا ہے قدم تیز اٹھاؤ ۔۔۔۔ کسی بھی لمحے صورت حال بدل سکتی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے باہر نکلتے ہی کہا اور پھر سب کے قدم تیز ہو گئے۔ اور آگے بڑھتے چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب جھیل سے کافی دور بڑی سڑک کے کنارے موجود درختوں کے ذخیرے کے آخری سرے پر پہنچ گئے۔

"الیشور داس کو نیچے لٹا دو" ۔۔۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل نے اُسے زمین پر ڈال دیا۔

"اس کا میک اپ صاف کر دو" ۔۔۔۔ عمران نے دوسری ہدایت کی اور فیصل جان نے ایک بار پھر جیب سے میک اپ باکس نکالا اور میک اپ ریموور سے میک اپ صاف کرنے لگا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ ۔۔۔۔ میں اسے ہیڈ کوارٹر اور کارخانے کی تباہی کا منظر دکھانا چاہتا ہوں ۔۔۔۔ مہاویر چکر کے سربراہ مسٹر الیشور داس کو" ۔۔۔۔ عمران نے نرم سے لہجے میں کہا اور فیصل جان نے آگے بڑھ کر الیشور داس کی ناک اور منہ بیک وقت دونوں ہاتھوں



سے بند کر دیئے۔

چند لمحوں بعد ہی الیشور داس کے جسم میں حرکت ہوئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم دوبارہ پھڑکنے لگا۔

"دیکھو الیشور داس! ۔۔۔۔ اب اپنے ہیڈ کوارٹر اور کارخانے کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھو" ۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں الیشور داس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور الیشور داس کے زرد چہرے پر ہلکی سی سرخی نظر آئی اور اس کی کراہوں میں اضافہ ہو گیا۔

عمران نے بڑے اطمینان سے جیب سے مشین نکالی اور پھر اس نے ایک کونے میں لگی ہوئی اس کی ناب کو ذرا سا گھمایا۔ جب مشین کے اوپر موجود ڈائل پر سرخ رنگ کی سوئی حرکت کرتی ہوئی عین درمیان میں آئی تو عمران نے سانس روک کر ناب کے ساتھ موجود سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔

بٹن دبنے کے پانچ سیکنڈ بعد ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ آتش فشاں پہاڑ کی چوٹی پر اس وقت موجود ہوں۔ اور آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ اور پھر پانچ سیکنڈ بعد ایک اور خوفناک اور کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہو۔ یہ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ وہ سنبھل نہ سکے۔ اور سب بے اختیار اچھل کر زمین پر گر پڑے۔

ان سے تھوڑے فاصلے پر ہی گرد اور آگ کا ایک بہت بڑا سا بادل فضا میں اٹھتا چلا جا رہا تھا۔ یہ کارخانے اور ہیڈ کوارٹر کا ملبہ تھا۔ ان دونوں جگہوں میں موجود انسانوں کے جسموں کے حصے بھی اس ملبے میں شامل تھے۔

"لو دیکھ لو ــــ یہ تمہارا کارخانہ اور تمہارا ہیڈ کوارٹر ــــ جس کے ذریعے تم نے پاکیشیا کے دس کروڑ عوام کو پاگل اور ذہنی طور پر مفلوج بنانے کا منصوبہ بنایا تھا" ــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے ایشور داس سے مخاطب ہو کر کہا۔

مگر ایشور داس کی انتہائی حد تک پھیلی ہوئی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں وہ اس تباہی کو برداشت نہ کر سکا تھا۔

"آؤ بھئی اب کسی ہسپتال چلیں ــــ اب مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود نہ ہو" ــــ عمران نے مشین ایک طرف پھینکتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان پھیلا ہوا تھا۔ وہ اپنے ملک کے خلاف ایک بھیانک منصوبے کو آخر کار تباہ کر دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور پھر وہ سب تیزی سے سڑک کی طرف بڑھنے لگے۔

"عمران صاحب! ــــ آپ تو ایشور داس کے میک اپ میں ہیں اور فیصل جان گوپی رام کے میک اپ میں" ــــ نائران نے کہا۔

"ارے ہاں! ــــ یہ مردود شکلیں اب غائب ہونی چاہئیں" ــــ عمران نے کہا اور اس نے فیصل جان کو میک اپ باکس نکالنے کا اشارہ کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد میک اپ ریموور سے میک اپ صاف کرنے کے بعد وہ بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے سڑک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جب کہ انہیں دور سے پولیس جیپوں کے سائرن سنائی دینے لگے تھے اس قدر خوفناک دھماکوں کے بعد ظاہر ہے پولیس نے ادھر آنا ہی تھا۔ لیکن ہر طرف پھیلی ہوئی کثیف گرد کی وجہ سے وہ پوری طرح مطمئن تھے



کہ پولیس کی نظروں میں آئے بغیر وہ گوپی کالونی سے ہوتے ہوئے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ پورے اطمینان سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کامیابی اور کامرانی سے سرشار ــــ انہوں نے اتنا بڑا اور خوفناک مشن واقعی دو روز میں مکمل کر لیا تھا۔ اس بات پر انہیں خود بھی یقین نہ آ رہا تھا جب کہ واقعی ایسا ہو چکا تھا اور اب انہیں روسیاہ میں بھی مشن مکمل کرنا تھا۔ ایسا مشن جو اس سے کہیں زیادہ خوفناک اور جان لیوا تھا کیونکہ اس سے قبل وہ کبھی روسیاہ میں کسی مشن کی تکمیل کے لئے نہ گئے تھے اور پھر وہاں کی سیکرٹ سروس کے۔ جی۔ بی جو دنیا کی طاقتور ترین سیکرٹ سروس سمجھی جاتی تھی۔ اس کے۔ جی۔ بی سے اس کے اپنے ملک میں ٹکرا کر مشن کی تکمیل بظاہر ناممکن نظر آتی تھی۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ بہر حال انہوں نے یہ جنگ لڑنی ہے اور نہ صرف لڑنی ہے بلکہ جیتنی بھی ہے چاہے انہیں اپنے خون کا آخری قطرہ تک کیوں نہ اس اجنبی سرزمین پر بہانا پڑے۔ پاکیشیا کے دس کروڑ بے گناہ اور معصوم عوام کو بچانے کے لئے وہ موت سے بھی ٹکرانے کی ہمت رکھتے تھے۔ اس موت سے جو انہیں یقینی نظر آ رہی تھی۔ لیکن یہ کارواں تھا ان دیوانوں اور جیالوں کا ــــ جن سے موت بھی ٹکراتے ہوئے گھبراتی تھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

# ڈائمنڈ پاؤڈر

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

**ڈائمنڈ پاؤڈر** ایسا پاؤڈر جس کے چند ذروں سے انتہائی قیمتی ترین ہیرے تیار کئے جاسکتے تھے۔

**ڈائمنڈ پاؤڈر** جس کے چند ذروں سے بنائے گئے ہیروں نے قیمتی پتھروں کی بین الاقوامی مارکیٹ میں طوفان برپا کر دیا۔

**ڈائمنڈ پاؤڈر** جس سے بھرے ہوئے ڈبے کے حصول کے لئے انتہائی خوفناک اور طاقتور ریڈ سنڈیکیٹ میدان میں اتر آیا۔

**ڈائمنڈ پاؤڈر** جس کے حصول کے لئے عمران بھی میدان عمل میں کود پڑا۔ کیوں ——؟ کیا عمران کا مقصد دولت کا حصول تھا یا؟

**ریڈ سنڈیکیٹ** انتہائی خوفناک اور طاقتور مجرموں کا سنڈیکیٹ —— جس کے خوف سے عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت مجبوراً واپس اپنے ملک فرار ہونا پڑا۔ کیا عمران اس کا مقابلہ نہ کرسکتا تھا ——؟

**ریڈ سنڈیکیٹ** جس نے آخر کار ڈائمنڈ پاؤڈر حاصل کر لیا لیکن کیا ریڈ سنڈیکیٹ اپنا اصل مقصد حاصل کرسکا —— کیا ڈائمنڈ پاؤڈر سے ہیرے بنائے جاسکے یا نہیں ——؟

**ریڈ سنڈیکیٹ** جو ڈائمنڈ پاؤڈر حاصل کر لینے کے باوجود اس سے فائدہ نہ اٹھا سکا —— کیوں ——؟

- وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں پورا ریڈ سنڈیکیٹ تباہ ہو گیا —— کیسے اور کیوں ——؟
- وہ لمحہ —— جب ریڈ سنڈیکیٹ کو تباہ کر دینے کے باوجود ڈائمنڈ پاؤڈر نقلی ثابت ہوا —— کیا عمران بھی دھوکہ کھا گیا —— یا ——؟

انتہائی دلچسپ تحیر انگیز اور جان لیوا ہنگاموں سے پُر منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

## شہرۂ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

| | |
|---|---|
| زیرو اور زیرو | اول |
| زیرو اور زیرو | دوم |
| سپر ایجنٹ صفدر | اول |
| سپر ایجنٹ صفدر | دوم |
| ایزی مشن | مکمل |
| لائٹ ہاؤس | مکمل |
| سیکرٹ سروس مشن | مکمل |
| فورکارنرز | اول |
| فورکارنرز | دوم |
| سلور ہینڈرز | مکمل |
| ایڈونچر مشن | مکمل |
| گولڈن سینڈ | اول |
| گولڈن سینڈ | دوم |
| ریڈ بائٹ | اول |
| ریڈ بائٹ | دوم |
| جاسوس اعظم | مکمل |
| ریڈ پوائنٹ | مکمل |
| الرٹ کیمپ | اول |
| الرٹ کیمپ | دوم |
| ٹائٹ پلان | اول |
| ٹائٹ پلان | دوم |
| ڈیٹنگ ایجنٹ | اول |
| ڈیٹنگ ایجنٹ | دوم |
| انڈسٹری گروپ | اول |
| انڈسٹری گروپ | دوم |
| بلیک تھنڈرز | مکمل |
| کیمپ فائٹ | مکمل |
| پاکیشیا کلب | مکمل |
| سپریم فائٹر | مکمل |
| جولیا نا ٹاپ ایکشن | مکمل |

## یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان